بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم

شائقین علم صرف کیلئے ایک ایسی کتاب، جوان کوصرف کی ساری کتابوں سے بے نیاز کردے۔

عافیہ

تصنیف لطیف

خلیفۂ وتلمیذ مجدد اعظم اعلیٰ حضرت فقیہ العصر حضور ملک العلماء حضرت علامہ مفتی الشاہ

سید محمد ظفرالدین رضوی فاضل بہاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

باھتمام

خلیفہ حضور مفتی اعظم سراجِ ملت حضرت مولینا الحاج حافظ وقاری **سید سراج اظھر** نوری رضوی صاحب قبلہ

بانی وسربراہ اعلیٰ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم، انجمن برکات رضا ممبئی ۳

ناشرین

بزمِ فیضانِ سید ابوالہاشم، دارالعلوم فیضانِ مفتی اعظم، پھول گلی، ممبئی ۳

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں۔

سلسلۂ اشاعت نمبر:۸۶

نام کتاب : عافیہ

مصنف : خلیفۂ وتلمیذ مجدد اعظم اعلیٰ حضرت فقیہ العصر حضور ملک العلماء حضرت علامہ مفتی الشاہ **سید ظفرالدین رضوی** فاضل بہاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

باہتمام : خلیفۂ حضور مفتی اعظم سراجِ ملت حضرت علامہ الحاج الشاہ حافظ **سید سراج اظہر رضوی نوری**، بانی وسربراہ اعلیٰ دارالعلوم فیضانِ مفتی اعظم، ممبئی۳

کمپوزنگ : طلبۂ دارالعلوم فیضانِ مفتیِ اعظم، پھول گلی ممبئی۳

بموقع : عرسِ حضور ملک العلماء ۱۴۳۷ھ/۲۰۱۶ء

ناشر : بزم فیضانِ سید ابوالہاشم ودارالعلوم فیضانِ مفتی اعظم، پھول گلی، ممبئی۳

سن اشاعت : ۱۴۳۷ھ/ ۲۰۱۶ء

تعداد : ۱۱۰۰

ہدیہ : /روپے

رابطہ : 9869197521 / 022-23454221

dfma786@yahoo.co.in

ملنے کا پتہ:

دارالعلوم فیضانِ مفتی اعظم سید ابوالہاشم اسٹریٹ پھول گلی ممبئی۳

ناز بکڈپو، بھنڈی بازار ممبئی۳

اقراء بکڈپو، محمد علی روڈ ممبئی۳

عرض ناشر

خلیفۂ حضور مفتی اعظم حضور سراجِ ملت علامہ الحاج الشاہ سید سراج اظہر قادری رضوی

'انجمن برکاتِ رضا' سید ابوالہاشم اسٹریٹ، پھول گلی ممبئی کا قیام یہ سوچ کر ہوا تھا، اس کے زیرِ اہتمام دینی علوم وفنون کی اشاعت ہو اور بزرگانِ دین کی گراں قدر کتابیں شائع ہوں۔

الحمدللہ اراکین انجمن کے خلوص ومحبت نے رنگ لایا اور اب تک ۸۰؍ سے زائد دینی وعلمی کتابیں زیورطباعت سے آراستہ ہوکر اہل علم کی منبر پر پہنچیں۔

ان میں سب سے عظیم وضخیم کتاب **'جہان ملک العلماء'** کی ترتیب واشاعت ہے، اس کتاب مستطاب نے ہندوپاک کے اہل علم حلقے میں ایک نیا سنگ میل قائم کیا۔ یہ کتاب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بجانِ عزیز ولد علمی وروحانی امام العصر حضور ملک العلماء علامہ مفتی سید محمد ظفر الدین قادری رضوی فاضل بہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مایۂ ناز ذات گرامی اور ان کی تاریخ ساز گونا گوں خدمات کا تفصیلی تعارف وتحقیق پیش کرتی ہے۔

اب پھر انہیں حضرت ملک العلماء کی ایک اہم علمی ودرسی کتاب فن صرف میں بنام 'عافیہ' حوالۂ پریس کی جارہی ہے، جو تمام مدارس اہلسنّت ہندوپاک کی ایک بڑی درسگاہی ونصابی ضرورت کو پوری کرسکتی ہے۔ حضور ملک العلماء کی نگارش وتصنیف کی غرض وغایت بھی یہی تھی۔ واضح رہے کہ یہ کتاب مصنف کی حیات مبارکہ ہی میں چھپ کر اہل علم سے خراج عقیدت حاصل کرچکی تھی۔ اب پھر اسی کوشش محمود ومسعود کی نشأۃ ثانیہ کرنے کا شرف 'انجمن برکاتِ رضا' اور 'بزم **فیضانِ سید ابوالہاشم**' دارالعلوم فیضانِ مفتی اعظم، پھول گلی ممبئی ۳ حاصل کررہی ہے۔ مدارس اہلسنّت کے ذمہ دار علماء وساتذہ سے گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے اداروں میں اس کتاب کو شامل نصاب کریں۔ جس سے اساتذہ اور طلباء دونوں بڑا کو فائدہ ہوگا۔ ان شاءاللہ تعالیٰ۔

فقیر سید سراج اظہر قادری
بانی وسربراہ اعلیٰ دارالعلوم فیضانِ مفتی اعظم ممبئی ۳

ہدیۂ تبریک

حضرت علامہ مفتی محمد شمس الہدیٰ صاحب قبلہ
شیخ الحدیث وصدر المدرسین دار العلوم فیضانِ مفتی اعظم پھول گلی ممبئی ۳

حضرت ملک العلماء علامہ مفتی سید محمد ظفر الدین قادری رضوی فاضل بہاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عبقری شخصیت، ان کا تبحر علمی اور علوم وفنون میں جامع ہونا، علماء ومشائخ کے مابین روز روشن کی طرح ظاہر وباہر ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلفاء وتلامذہ میں آپ کا معیار بہت بلند تھا، یہی وجہ ہے کہ خطوط میں آپ کو ولدالاعز، قرۃ عینی، جان پدر بلکہ از جان بہتر، جیسے معزز القاب سے ملقب کیا جاتا تھا۔

حضرت ملک العلماء دینی درسگاہوں کے جملہ علوم وفنون میں پوری دسترس اور کامل عبور رکھتے تھے۔ حدیث اور فنون نوادر میں تو آپ کے معاصرین میں کوئی آپ کا ثانی نظر نہیں آتا ہے۔ استاذ الاساتذہ علامہ عبدالرؤف بلیاوی قبلہ، خواجہ علم وفن علامہ خواجہ مظفر حسین رضوی، شمس العلماء علامہ شہاب الدین علیہم الرحمہ، امام النحو علامہ مفتی بلال احمد نوری صاحب قبلہ مدظلہ العالی، محقق عصر مولانا نظام الدین بلیاوی اور متعدد جید علمائے کرام نے آپ کی خدمت بابرکت میں پہنچ کر علم ہیئت، علم توقیت وغیرہ فنون نودر کی تکمیل فرمائی جزاہ اللہ عنا جزاءً موفورا۔

فن صرف کو اسلام میں ان مبادی علوم دینیہ کا درجہ حاصل ہے۔ جن کے بغیر قرآن وحدیث کا صحیح پڑھنا اور سمجھنا ممکن نہیں ہے۔ قرآن وحدیث ہمارا دین ہے اور دین اسلام کا اکثر وبیشتر سرمایہ اسی مبارک زبان میں محفوظ ہے، جن کی فضیلت کو بیان کرتے ہوئے شہنشاہ عرب وعجم فرماتے ہیں: 'انا عربی والقرآن عربی ولسان اهل الجنة عربی' یعنی تین افضل ترین مقدس ومتبرک چیزوں سے خصوصی تعلق ہونے کی بنا پر یہ زبان افضل ترین زبان ہے۔

الحمدللہ متعدد کتابوں کی ورق گردانی سے عافیت دینے والی کتاب ’عافیہ‘ وجہ تسمیہ کے ساتھ اسم بامسمی ہے۔ ’میزان‘ سے لیکر ’فصول اکبری‘ تک جتنے مسائل وقوانین صرف ہیں، تنہا یہ ایک کتاب سب کی جامع ہے۔ قارئین حضرات کو چند صفحات کے مطالعہ سے اس کی افادیت وجامعیت وحسن خوبی کا بخوبی اندازہ لگ جائے گا کہ کس قدر مفید اور کارآمد کتاب ہے اور فن صرف میں اس کا کتنا اعلیٰ اور قیمتی معیار ہے۔ اسلوب بیان نہایت سلیس اور صاف وسہل۔ واضح مثالوں سے قاعدہ کی توضیح وتفہیم، انداز بیان اتنا دلکش کہ سنتے ہی بات ذہن نشیں ہوجائے۔ یہ کتاب حضرت کی ادنی توجہ کا ایک ثمرہ ہے، جو علم صرف میں آپ کے پیش نظر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جامعیت اور نفع بخش ہونے میں اپنی نظیر آپ ہے۔

اس جامع تصنیف کی ترویج واشاعت میں عظیم ومقدس کردار خلیفۂ حضور مفتی اعظم سراجِ ملت حضور سیدنا الحاج علامہ سید سراج اظہر قادری رضوی قبلہ مدظلہ العالی کا ہے، جن کا جذبہ صادق بہ تقاضائے ضرورت ومصلحت اہل سنّت پر فیض رساں ہوتا ہے، اللہ رب العزۃ ان کی حیات خضر کا ظل عاطفت ہمارے سروں پر دراز فرمائے اور ان کے گلشن قادریت کو گوناگوں خوبیوں سے ہمیشہ آباد رکھے۔

مولیٰ تعالیٰ مصنف کی طرح ان کی اس تصنیف لطیف کو بھی شرف قبولیت عطا کرے اور اس کے فیض کو مقبول خاص وعام بنائے۔ **آمین بجاہ سیدالمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وآلیہ واصحابہ اجمعین**

عافیہ: ایک تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

ازقلم: استاذ العلماء علامہ رضوان احمد نوری شریفی، بانی الجامعۃ البرکاتیہ، گھوسی، ضلع مئو۔ یوپی

فن صرف کی اھمیت :

حقیقت یہ ہے کہ صحیح بولنا اور سمجھنا اوزان کلمات کے علم پر موقوف ہے، جب تک کلمات کے اوزان معلوم نہ ہوں گے اس وقت تک نہ تو صحیح بولا جاسکتا ہے اور نہ صحیح سمجھا جاسکتا ہے اور کلمات کے اوزان چونکہ علم صرف ہی سے معلوم ہوتے ہیں اس لئے اس فن کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ یہی وجہ ہیکہ قدیم زمانہ سے مختلف ادوار میں اس فن پر کتابیں لکھی اور پڑھی جاتی رہی ہیں۔ مثلاً علامہ ابن حاجب نے ساتویں صدی ہجری میں 'شافیہ' آٹھویں صدی ہجری میں علامہ سراج الدین عثمان اودھی نے 'میزان الصرف' علامہ سید شریف جرجانی نے 'صرف میر' آٹھویں یا نویں صدی ہجری میں شیخ صفی ردولوی نے 'پنج گنج' غالباً اسی کے آس پاس علامہ شیخ حمزہ بدایونی نے 'منشعب' گیارہویں صدی ہجری میں علامہ قاضی سید اکبر علی نے 'فصول اکبری' اور تیرہویں صدی ہجری میں علامہ مفتی عنایت احمد صاحب رضی اللہ عنہم نے 'علم الصیغہ' تصنیف فرما کر شائقین علم پر احسان فرمایا۔ 'عافیہ' بھی اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔

یہ کتاب مختصر مگر جامع ہے، صرف کے تمام مسائل اور فوائد پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ جتنی مروجہ کتابیں درس میں شامل ہیں ان میں کوئی ایسی کتاب نہیں، جو فن صرف کے تمام مسائل کو حاوی ہو، چنانچہ 'میزان و منشعب' میں ماضی مطلق سے لیکر اسم تفضیل تک کی گردانیں اور ان کے بنانے کے قاعدے، ثلاثی مجرد و مزید فیہ، رباعی مجرد و مزید فیہ ملحق کی گردانیں اور ان کے تحت چند مصادر کا ذکر ہے اور کہیں کہیں کچھ کلمات کی تعلیل بھی ہے۔ 'پنج گنج' میں صحیح و معتل و مہموز کا ذکر ہے اور گردانیں صرف معتل اور مضاعف کی لکھی گئی ہیں اور ضمناً مفصل کے کچھ قواعد بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ابواب کی خاصیات کا ذکر اس میں بھی ہے اور 'فصول اکبری' میں بھی ہے، مگر 'پنج گنج' میں اصطلاحات کی تعریف نہیں کی گئی ہے۔ کہیں کہیں اصطلاحی معانی کی طرف اشارہ ہے اور 'فصول اکبری' میں اکثر اصطلاحی معانی بتائے گئے ہیں اور کہیں کہیں صرف مثالوں پر اکتفا کیا گیا ہے۔ اسی طرح 'علم الصیغہ' میں ثلاثی مجرد کے دو باب 'فَضِلَ اور کَادَ' کا ذکر نہیں، یونہی فعل ماضی کی تمام قسمیں، انکی گردانیں اور ان کے بنانے کے قواعد نہ تو 'پنج گنج' اور نہ 'صرف میر' میں ہے اور نہ ہی 'علم الصیغہ' میں 'فصول اکبری' میں بھی ماضی کی قسموں، ان کے بنانے کے قواعد اور بہت سی باتیں نہیں ہیں۔ مذکورہ باتوں میں سے کچھ کی تفصیل آئندہ صفحات میں بیان کی جائیگی۔

الغرض مذکورہ کتابوں میں ایسی کوئی کتاب نہیں، جس میں از ابتدا تا انتہا ''صرف'' کے تمام مسائل و قواعد یکجا موجود ہوں کہ صرف اسی ایک کتاب کو پڑھ کر تمام مسائل سے واقفیت ہو سکے اور مزید کسی کتاب کی ضرورت نہ پیش آئے۔

میری اس گفتگو سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ میں مذکورہ کتابوں اوران کے مصنفین کی تنقیص بیان کرر ہا ہوں۔حاشا وکلا میرے حاشیۂ خیال میں یہ بات آ ہی نہیں سکتی کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ مذکورہ کتابیں عصری تقاضوں کے مطابق تصنیف کی گئی ہیں۔مثلاً 'میزان ومنشعب' ابتدائی طلبہ کے اذہان کے پیش نظر لکھی گئیں اور صرف میر، پنج گنج وغیرہ میں وہ باتیں ترک کردی گئیں، جن کا ذکر میزان ومنشعب یا کسی دوسری ابتدائی کتاب میں ہو چکا ہے۔اسی طرح فصول اکبری میں بہت سی وہ باتیں جن کا ذکر میزان ومنشعب، 'صرف میر' اور 'پنج گنج' میں ہو چکا ہے، ترک کردی گئیں۔علم الصیغہ میں بھی وہ باتیں، جن کا ذکر مذکورہ کتابوں میں ہو چکا ہے، مکمل طور سے بیان نہیں کی گئیں۔آج سے تقریباً ڈیڑھ سو سال پیشتر وقت کی فراوانی اور مشاغل کی کمی تھی، اس لئے ممکن ہے، کہ کسی نے اس کی ضرورت محسوس نہ کی ہو کہ ایک ایسی کتاب ہونی چاہئے، جو صرف کے تمام مسائل پر مشتمل ہو۔لیکن مصنف علام ملک العلماء کی دور رس نگاہ دیکھ رہی تھی کہ ایک ایسا دور آنے والا ہے، جس میں مشاغل کی فراوانی اور وقت کی تنگی ہوگی اور فارسی زبان کا رواج ختم ہو جائیگا۔اس لئے آپ نے عافیہ تصنیف فرمائی۔جو آسان اور سلیس اردو زبان میں ہے اور از ابتدا تا انتہا صرف کے تمام مسائل کو حاوی ہے۔جو بلا شبہ صرف کی دوسری کتابوں سے بے نیاز کردینے والی ہے غالباً اسی لئے اس کا نام ''عافیہ'' رکھا گیا۔

☆☆☆ عافیہ کی خصوصیات ☆☆☆

۱۔مذکورہ بالا کتابوں میں شافیہ عربی زبان میں اور باقی کتابیں فارسی زبان میں ہیں اور ظاہر ہیکہ مادری زبان میں مسائل وقواعد کا علم بہ نسبت دوسری زبانوں کے آسانی سے حاصل ہوتا ہے۔اسی وجہ سے حضرت مصنف علیہ الرحمہ نے عافیہ کو سلیس اردو زبان میں تصنیف فرمایا، تاکہ مبتدی طلبہ بھی آسانی سے سمجھ سکیں۔ساتھ ہی اس بات کی بھرپور کوشش کی گئی ہے، کہ فن سے متعلق کوئی مناسب اور ضروری بات رہ نہ جائے۔چنانچہ سب سے پہلے حضرت مصنف علیہ الرحمہ نے فن صرف کی تعریف اس کا موضوع اور غرض وغایت کو مختصر الفاظ میں یوں بیان فرمایا ہے۔تحریر فرماتے ہیں:

''جس علم کے ذریعہ اوزانِ کلمات معلوم ہوں اس کو علم صرف کہتے ہیں، غرض اس سے یہ ہے کہ صیغوں کے بولنے اور سمجھنے میں غلطی نہ ہو، موضوع اس کا کلمہ ہے''۔

۲۔مذکورہ کتابوں میں سے صرف شافیہ میں علم صرف کی تعریف کی گئی ہے۔مگر موضوع اور غرض وغایت کا ذکر نہیں ہے۔صرف میر میں تصریف (گردان) کی تعریف تو ہے، مگر علم صرف، اس کی غرض اور موضوع کا ذکر نہیں ہے۔اسی طرح اسم، فعل اور حرف کا ذکر بعض کتابوں میں تو ہے ہی نہیں اور بعض کتاب مثلاً صرف میر میں ہے۔مگر، تعریف نہیں اور علم الصیغہ میں ان کا ذکر تعریف کے ساتھ ہے۔مگر جس مختصر اور آسان انداز میں مصنف علام نے ان کی تعریف کی ہے، ایسا انداز اب تک اردو کی کتابوں میں بھی نظر نہیں آیا۔چنانچہ کلمہ کی تعریف کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:

''جو کلمہ اپنے ذاتی معنی کو نہ بتا سکے اس کو حرف کہتے ہیں جیسے مِنْ، اِلیٰ کہ خود یہ دونوں کلمے اپنے ذاتی معنی ابتدائے غایت اور انتہائے غایت کو نہیں بتاتے، جب تک دوسرا کلمہ اس کے ساتھ نہ ملایا جائے اور اگر اپنے ذاتی معنی

پر دلالت کرے، مگر تینوں زمانے ماضی، حال، استقبال سے کوئی بھی اس میں نہ پایا جائے، تو وہ اسم ہے۔ جیسے (زَیْدٌ عَالِمٌ) جو کلمہ اپنے ذاتی معنی پر دلالت کرنے کے ساتھ کسی زمانہ کو بھی بتائے، اس کو فعل کہتے ہیں جیسے نَصَرَ (اس نے مدد کی زمانہ گذشتہ میں)''۔

عربی زبان کی کتابوں میں ذاتی معنی کی تعبیر ''معنی فی نفسها'' سے کی گئی ہے، اور فارسی زبان کی کتابوں میں معنیٔ مستقل سے کی گئی۔ جس کا سمجھنا مبتدی طلبہ کیلئے آسان نہ تھا۔ مگر مصنف علام نے اس کی تعبیر ذاتی معنی سے کرکے بالکل آسان کردیا۔ مذکورہ بالا عبارت سے بخوبی واضح ہوجاتا ہے کہ آپ کو کسی معنی کو مختصر اور سلیس الفاظ میں بیان کرنے کا کس طرح ملکہ حاصل تھا۔

۳۔ اسی طرح جو باتیں مذکورہ کتابوں میں تو مذکور ہیں، مگر کہیں کہیں صرف اصطلاحی لفظ پر اکتفا کیا گیا ہے، تو آپ نے اس کی تعریف کرتے ہوئے، اس کی وضاحت فرمادی ہے۔ چنانچہ پنج گنج اور فصول اکبری میں خاصیت کا بیان تو ہے، مگر خاصیت کی تعریف نہیں۔ لیکن عافیہ میں اس کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے۔

''خاصیت اس اثر کو کہتے ہیں جو اسی شے پر مرتب ہو خواہ اس کے ساتھ مختص ہو جیسے مغالبہ خاصہ نَصَرَ کا ہے، یا دوسرے میں بھی پایا جائے جیسے تعدیہ کہ افعال وتفعیل وغیرہ میں پایا جاتا ہے''۔

۴۔ پنج گنج اور صرف میر میں صرف خاصیات کی اصطلاحات کا ذکر ہے۔ کہیں کہیں اجمالی طور پر معانی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور فصول اکبری میں اکثر اصطلاحات کے مختصر انداز میں معانی بیان کرتے ہوئے، مثالیں دی گئی ہیں۔ مگر عافیہ میں تمام اصطلاحات کی تعریفات مع امثلہ بیان کی گئی ہیں اور بعض مقامات پر اس بات کو بھی واضح طور پر بیان کردیا گیا، جس کی طرف تبادر ذہنی نہیں ہوتا۔ مثلاً شافیہ اور پنج گنج میں باب افعال کی خاصیت تعدیہ بتا کر مثال پیش کردی ہے اور فصول اکبری میں بھی تعدیہ اور تصییر کا ذکر کرنے کے بعد مثال پر اکتفا کیا ہے۔ مگر عافیہ میں اس کی پوری وضاحت کی گئی ہے چنانچہ تحریر فرماتے ہیں:

''(خاصیت افعال) تعدیہ وتصییر یعنی فعل لازم کو متعدی اور متعدی بیک مفعول کو بدو مفعول اور بدو مفعول کو بسہ مفعول کردینا جیسے خرج زید نکلا زید اخرجتهٗ نکالا میں نے اس کو لزمہ لازم ہوا وہ اس کو، الزمتهٗ لازم کردیا میں نے اس کو عَلِمتُ زیداً فاضلاً جانا میں نے زید کو فاضل اعلمت عمروًا زیداً فاضلاً معلوم کرایا میں نے عمرو کو زید کو فاضل (عمرو کو کہ زید فاضل ہے)۔ حقیقت یہ ہے، کہ جہاں تعدیہ کا ذکر ہوتا ہے، عام طور سے یہی سمجھا جاتا ہے۔ فعل لازم جب باب افعال سے آتا ہے، تو متعدی ہوجاتا ہے۔ اس بات کی طرف ذہن نہیں جاتا ہے، کہ متعدی بیک مفعول باب افعال میں آنے کے بعد متعدی بدو مفعول ہوجاتا ہے اور متعدی بدو مفعول اس باب میں آنے کے بعد متعدی بسہ مفعول ہوجاتا ہے۔ مگر حضرت مصنف علیہ الرحمہ نے اس کو وضاحت سے بیان فرمایا، جس کا ذکر اس فن کی دوسری کتابوں میں نظر نہیں آتا۔

۵۔ علم الصیغہ میں نصر سے مہموز فا کی گردان کے بعد تحریر فرماتے:

'امر ایں باب کہ خذ آمدہ برخلاف قیاس است، قیاس مقتضی آں بود کہ اُو خُـذ می آید بابدال ہمزہ بواو بقاعدہ

اُومِنْ ہم چنیں امر اکَلَ یا کُلُ آمد۔ ودرا مَرَیامُرحذف ہمزتین وابقائے ہردوہم جائزست۔ مُرْ واُؤْمُرْ ہردو آمدٗ۔

مگر عافیہ میں اس کومختصر الفاظ میں بیان کرتے ہوئے خلاف قیاس حذف کی وجہ بھی بیان کی گئی۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں:

''اور کُلُ، خذُ ، مُرُمیں حذف خلاف قیاس ہے۔مطابق قاعدہ او کل، اوخُذ اوراو مر ہونا چاہئے تھامگر کثرت استعمال کی وجہ سے خلاف قیاس حذف کیا گیا''۔

ابھی علم الصیغہ کی مذکورہ بالاعبارت میں یہ بتایا گیا کہ اَمَرَ یامُرُ میں دونوں ہمزہ کے حذف کے ساتھ مر بھی آیا ہے اور دونوں کو باقی رکھتے ہوئے اُومر بھی آیا ہے۔ مگر یہ معلوم نہیں ہورہا ہے، کہ ان میں کون فصیح ہے اور افصح کی کیا صورت ہے اور افصح کیوں ہے؟

لیکن عافیہ میں مختصر الفاظ میں اس کی وضاحت موجود ہے چنانچہ تحریرفرماتے ہیں:

''البتہ خُذُ اور کُلُ یہ التزام محض سماعی خلاف قیاس ہے اور اومر سے مُرُفصیح ہے، مگر وَمُرُ سے وَاْمُرُافصح کہ قرآن شریف میں یوں ہی آیا ہے''۔

اس کی تائید علامہ ابن حاجب کی شافیہ سے بھی ہورہی ہے چنانچہ شافیہ میں ''**والتزموا خذ و کل علی غیر قیاس لکثرة وقالوا مُرُوهو افصح من اُومُراما وَامُر فصح من وَمُرُ**'' ص:۱۰۸؍مگر وَاْمُرُکے افصح ہونے کی وجہ انہوں نے بھی نہیں بتائی، یہ وجہ صرف عافیہ میں ہے۔۹

۶۔پنج گنج میں ہمزہ کے صرف تین قاعدے ہیں علم الصیغہ میں دس قاعدے ہیں۔مگر عافیہ میں تیرہ قاعدے بیان کئے گئے ہیں فصول اکبری میں دس سے کم ہی ہیں صرف میر میں مہموز کی گردان، تو ہے۔مگر قواعد نہیں۔علم الصیغہ میں ہمزہ کا بھی نواں قاعدہ جو بیان کیا گیا، اس کی تین مثالیں سَال وَسَئِمَ اور لَؤمُ پیش کی گئی ہیں۔مگر عافیہ میں یہ قاعدہ واضح انداز میں بیان کرنے کے بعد نو مثالیں پیش کی گئی ہیں اور نو مثالیں اس لئے پیش کی گئی ہیں، کہ اس کی نو صورتیں ہیں چنانچہ تحریرفرماتے ہیں:

''ہمزہ منفردہ متحرک ہو اور ماقبل اس کا بھی متحرک ہو جیسے سَئَالَ، مَاہ، موجل، سَئِمَ، مستهزئين، سُئِل، رُؤُف، مُستهزِؤن، رُؤس یعنی ہمزہ مفتوحہ، ماقبل مفتوح یا مکسور یا مضموم، ہمزہ مکسورہ ماقبل مفتوح یا مکسور یا مضموم، ہمزہ مضموم ماقبل مفتوح یا مکسور یا مضموم ان نوصورتوں میں دوم وسوم میں بقاعدہ۲؍ یا اور واؤ سے بدلا جائے گا اور ششم و ہشتم میں اختلاف ہے۔بعضوں کے نزدیک بین بین قریب اور بعضوں کے نزدیک بین بین بعید ہے باقی میں بالاتفاق بین بین قریب ہے۔یہ بات صرف شافیہ میں موجود ہے چنانچہ تحریرفرماتے ہیں:''**وان کان قبلها متحرک فتسع مفتوحة قبلها الثلث و مکسورة کذلک و مضمومة کذلک نحو سَألُ ومائه ومَوَجَّلَ وَسَئِم و مستهزئين وسئل ورؤفٍ و مستهزؤن ورُؤس نحو موَجّل واوٌ ونحو مائة ياء ونحو مستهزؤن وسئل بين بين المشهور وقيل البعيد والباقی بين بين المشهور**'' (ص۱۰۷،۱۰۸)

۷۔دو سے زائد ہمزہ کا اجتماع ہو جائے تو کس طرح پڑھا جائے اس کا ذکر علم الصیغہ میں نہیں فصول اکبری میں اجمالاً بغیر مثال کے ان الفاظ میں مذکور ہے وإذا اجتمع اکثر من ہمزتین خفف الثانیة والرابعة وحقق الاولیٰ والثالثة والخامسة ص ۵۳۔مگر عافیہ میں اس کی مثال پیش کر کے سمجھایا گیا ہے، چنانچہ فرماتے ہیں:

جب دو ہمزوں سے زیادہ ایک جگہ جمع ہوں تو دوسرے چوتھے میں تخفیف ہوگی اور پہلا، تیسرا پانچواں اپنی حالت پر رہے گا جیسے اَوَأباَ بروزن سَفَرَ جَلٌ کہ اصل میں اَ ءَ ءَ ءُ ءٌ تھا۔

۸۔اسی طرح جب دو ہمزہ دو کلمہ کے ایک جگہ جمع ہوں، تو اس کی کتنی صورتیں ہوتی ہیں۔شافیہ وغیرہ میں ذکر نہیں، اجمالاً فصول اکبری میں ذکر ہے۔مگر عافیہ میں تفصیل کے ساتھ ان تمام صورتوں کو بیان کرنے کے بعد ہر ایک کی وضاحت مثالوں سے کی گئی اور تخفیف وتحقیق کی وجہ بھی بیان کردی گئی ہے۔چنانچہ تحریر فرماتے ہیں:

''جب دو ہمزہ دو کلمہ کے ایک جگہ جمع ہوں، تو دونوں کو ثابت رکھنا اور دونوں میں تخفیف کرنا بطریق منفردہ یا اول میں بطریق انفراد اور ثانی میں بطریق مجتمعه یا لاعلی التعیین ایک کی تخفیف بطریق منفردہ یا مجتمعہ اور دوسرے کو بدستور ثابت رکھنا، بلکہ اگر دونوں متفق الحرکت ہیں اور ہمزہ اولیٰ لام کلمہ ہو تو دو وجہ اور بھی جائز ہیں لاعلی التعیین ایک کو حذف کرنا اور دوسرے کو ثابت رکھنا، یا اول کو ثابت رکھ کر اور دوسرے کو بطرز ساکنہ وفق حرکت ماقبل سے بدلنا بھی جائز ہے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے، کہ یہاں بارہ صورتیں ہیں (اول) ہمزہ ثانیہ مفتوح، ماقبل یعنی ہمزہ اولیٰ مفتوح جیسے جاءَ اَحد (دوم) ہمزہ اولیٰ مضموم جیسے یَدرَءُ اَحد (سوم) ہمزہ اولیٰ مکسور جیسے من تلقاءِ اَحدٍ (چہارم) ہمزہ اولیٰ ساکن جیسے لَم یَدرَءُ اَحدُ (پنجم) ہمزہ ثانیہ مکسور اولیٰ مفتوح جیسے جَاءَ اِبلٌ (ششم) اولیٰ مضموم جیسے یدرءُ اِبلٌ (ہفتم) اولیٰ مکسور جیسے من تلقاءِ اِبلٍ (ہشتم) اولیٰ ساکن جیسے لم یَدرُءُ اِبلٌ (نہم) ہمزہ ثانیہ مضموم اولیٰ مفتوح جیسے جاءَ اُولٰئک (دہم) اولیٰ مضموم جیسے یَدرءُ اولٰئک (یازدہم) ہمزہ اولیٰ مکسور مِن تلقاءِ اولٰئک (دوازدہم) ہمزہ اولیٰ ساکن لم یدرءُ اولٰئک۔

تو ان تمام صورتوں میں دونوں ہمزوں کو ثابت رکھنا بھی جائز ہے۔اس لئے، کہ یہ اجتماع عارضی ہے اور دونوں ہمزوں میں تخفیف بھی جائز ہے۔اس لئے، کہ اگرچہ عارضی ہے۔مگر اجتماع کی وجہ ثقل ضروری ہے اور کسی ایک کی تخصیص محض تحکم ہے۔اس لئے دونوں میں تخفیف کریں گے۔اور لا علی التعیین ایک میں بھی تخفیف جائز ہے۔اس لئے، کہ ثقل اجتماع کی وجہ سے ہے، تو جب کسی ایک میں تخفیف ہوگی، تو ثقل جاتا رہے گا۔مگر ابو عمرو کا مختار تخفیف اولیٰ ہے اور خلیل کے نزدیک پسندیدہ تخفیف ثانیہ ہے اس لئے، کہ اول تک کو کوئی ثقل نہیں تھا دوسرے کی وجہ سے ہوا، تو دوسری ہی میں تخفیف مناسب۔باقی وجوہ تخفیف ماسبق سے واضح ہے۔

۹۔اس کتاب کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ابواب اور ان کی گردانوں کا ذکر کرنے کے بعد مجموعی تعداد پھر انھیں کثیر الاستعمال کی تعداد اور ان کی تفصیل بھی مذکور ہے۔چنانچہ حضرت مصنف علام حضور ملک العلماء علیہ الرحمة والرضوان تحریر فرماتے ہیں:

’’بالجملہ تمام ابواب ۵۱ر ہیں پانچ ثلاثی مجرد مطرد ۳۳ر ثلاثی مجرد شاذ ۱۳ر ثلاثی مزید مطلق باہمزہ وصل ۵ر بے ہمزہ وصل ار رباعی مجرد ار رباعی مزید بے ہمز وصل ۲ر رباعی مزید باہمزہ وصل ۷ر ملحق بر باعی مجرد ۱۴ر ملحق بر باعی مزید مگر ان میں مشہور اور کثیر الاستعمال صرف ۴۰ر ہیں ۶ر ثلاثی مجرد ۷ر ثلاثی مزید باہمزہ وصل ۵ر بے ہمزہ وصل ار رباعی مجرد ار رباعی مزید بے ہمزہ وصل ۲ر باہمزہ وصل ۷ر ملحق بر باعی مجرد ۱۱ر ملحق بر باعی مزید جو ہر قسم کے اول میں ذکر کیئے گئے‘‘۔

۱۰۔ ایک خاص بات یہ بھی ہے، کہ اخیر کتاب میں چند مشکل صیغے کے ساتھ ان کی اصل بھی مکتوب ہے اور تمرین وتشہید کے پیش نظر اور کتابوں کی طرح جوابات نہیں لکھے گئے۔ چنانچہ خود حضرت مصنف علام حضور ملک العلماء علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں:

’’اب جملہ مباحث ضروریہ صرفیہ سے فراغت کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے، کہ بعض مشکل صیغے اخیر میں درج کردیئے جائیں، تاکہ تمرین الطلاب وتشہید الاذہان ہو۔ اگرچہ آخر پنج گنج وخاتمۂ علم الصیغہ میں بھی یہ درج ہے اور وہیں سے میں نقل کرتا ہوں، مگر ازانجا کہ ان دونوں کتابوں میں صیغے مع جواب وتعلیل درج ہیں۔ اس لئے عموماً درس سے خارج رہتے ہیں، کہ معلم اور متعلم دونوں کے خیال میں یہ آتا ہے، کہ جوابات درج ہیں، تو خود طلبہ دیکھ لیں گے۔ اس کے بعد دوسری کتاب شروع کرنے کے بعد ان کی طرف توجہ نہیں رہتی، بنابریں میں نے مناسب خیال کیا کہ نفس صیغے بہ ترتیب مباحث ووضع کلمات لکھدیئے جائیں اور اعانت بالائے اعانت یہ ہو کہ ان صیغوں کے اصول بھی درج ہوں تاکہ ایک توجہ میں طلبہ جواب دے سکیں۔ معلمین کو چاہیے کہ طلبہ جب صیغے بتالیں تو خود انھیں سے تعلیل بھی پوچھیں‘‘۔

الغرض اس کتاب کی افادیت فن صرف کی تمام مذکورہ کتابوں سے زیادہ ہے اس کے پڑھنے اور پڑھانے سے وہ باتیں چند مہینوں میں حاصل ہوسکتی ہیں جو دوسری کتابوں سے سالہا سال کی محنت کے بعد حاصل ہوتی ہیں۔ مدارس عربیہ کے ذمہ داروں کو چاہئے کہ ’عافیہ‘ کو نصاب میں داخل کریں تاکہ طلبہ کو علم صرف کم مدت میں آسانی سے حاصل ہوجائے۔

☆☆☆

(از ’جہانِ ملک العلما‘، ناشر انجمن برکاتِ رضا، پھول گلی)

اصطلاحات

۱۔	حرکت	:	زبر، زیر، پیش میں سے ہر ایک کو حرکت اور اکٹھا تینوں کو حرکات کہتے ہیں۔
۲۔	متحرک	:	حرکت والے حرف کو کہتے ہیں۔
۳۔	فتحہ	:	زبر کو کہتے ہیں۔
۴۔	کسرہ	:	زیر کو کہتے ہیں۔
۵۔	ضمہ	:	پیش کو کہتے ہیں۔
۶۔	رفع	:	ضمہ، الف اور واو کو کہتے ہیں۔
۷۔	نصب	:	فتحہ کسرہ، الف اور یا کو کہتے ہیں۔
۸۔	جر	:	کسرہ، فتحہ اور یا کو کہتے ہیں۔
۹۔	مفتوح	:	وہ حرف جس پر زبر ہو۔
۱۰۔	مکسور	:	وہ حرف جس پر زیر ہو۔
۱۱۔	مضموم	:	وہ حرف جس پر پیش ہو۔
۱۲۔	سکون	:	جزم کو کہتے ہیں۔
۱۳۔	ساکن	:	وہ حرف جس پر جزم ہو۔
۱۴۔	واحد	:	کسی لفظ کا ایسی حالت میں ہونا، جس سے ایک چیز سمجھی جائے۔
۱۵۔	تثنیہ	:	کسی لفظ کا ایسی حالت میں ہونا، جس سے دو چیزیں سمجھی جائیں۔
۱۶۔	جمع	:	کسی لفظ کا ایسی حالت میں ہونا، جس سے دو سے زیادہ چیزیں سمجھی جائیں

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

اللّٰہ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلیّٰ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَا

فقیر سراپا تقصیر محمد ظفرالدین قادری رضوی بہاری میجروی غفرلہ وحقق املہ عرض رسا کہ یہ مختصر رسالہ علم صرف میں مسمیٰ عافیہ ایک مقدمہ پانچ ابواب ایک خاتمہ پر مرتب ہے، اللہ تعالیٰ سے بطفیل حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا ہے کہ اس رسالہ کو بھی میرے دوسرے رسائل کی طرح قبول فرمائے اور طالبان علوم کو اس سے فائدہ پہنچائے۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز وھو حسبی ونعم الوکیل۔

مقدمہ

☆ جس علم کے ذریعہ سے اوزان **کلمات** معلوم ہوں اس کو **علم صرف** کہتے ہیں۔

☆ **غرض** اس سے یہ ہے کہ صیغوں کے بولنے اور سمجھنے میں **غلطی** نہ ہو۔

☆ **موضوع** اس کا کلمہ ہے۔

☆ جو بولی آدمی کے منھ سے نکلتی ہے اس کو **لفظ** کہتے ہیں۔ اگر بامعنی ہو تو **موضوع** ہے ورنہ **مہمل**۔ جیسے جَسَقٌ، دَیْزٌ۔

☆ جو لفظ کہ معنی مفرد کے لئے وضع کیا گیا ہو اس کو **کلمہ** کہتے ہیں۔

اس کی تین قسمیں ہیں:

۱۔اسم ۲۔فعل ۳۔ حرف ان کو سہ اقسام کہتے ہیں۔

جو کلمہ اپنے ذاتی معنی کو نہ بتاسکے، اس کو **حرف** کہتے ہیں۔ جیسے مِن، اِلیٰ کہ خود یہ دونوں کلمے اپنے ذاتی معنی ابتداء غایت اور انتہائے غایت کو نہیں بتاتے، جب تک دوسرا کلمہ اس کے ساتھ نہ ملایا جائے اور اگر اپنے ذاتی معنی پر دلالت کرے مگر تین زمانے ماضی، حال، استقبال سے کوئی بھی اس میں نہ پایا جائے، تو وہ **اسم** ہے۔ جیسے زَیْدٌ (نام)، عَالِمٌ (جاننے والا)۔ جو کلمہ اپنے ذاتی معنی پر دلالت کرنے کے ساتھ کسی زمانہ کو بھی بتائے، اس کو **فعل** کہتے ہیں۔ جیسے نَصَرَ اس نے مدد کی زمانہ گزشتہ میں۔ اصل افعال میں **فعل** ماضی ہے، پھر مضارع ہے۔ اس کے بعد امر، نہی وغیرہ سب مضارع ہی سے بنتے ہیں۔

جو فعل زمانہ گزشتہ سے تعلق رکھے وہ **فعل ماضی** ہے۔ جیسے سَمِعَ سنا اس نے زمانہ گزشتہ میں۔ ماضی کا آخر ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے، سہ حرفی ہو یا زیادہ۔ جیسے ضَرَبَ (مارا) سَمِعَ (سنا) کَرُمَ (بزرگ ہوا) بَعْثَرَ (برانگیختہ کیا)۔

جو فعل زمانہ موجودہ و آئندہ پر دلالت کرے اس کو **مضارع** کہتے ہیں۔ جیسے یَضْرِبُ، یَسْمَعُ، یَکْرُمُ، یُبَعْثِرُ۔ چونکہ مضارع کے معنی مشارک ہیں اور زمانہ حال و استقبال دونوں اس میں شریک ہیں، اسی لئے اس کا نام **مضارع** رکھا گیا۔ ہاں! لام مفتوح لانے سے حال و سین اور سوف سے استقبال کے لئے خاص ہو جاتا ہے۔ جیسے لَیَضْرِبُ مارتا ہے، سَیَضْرِبُ سَوْفَ یَضْرِبُ مارے گا۔ مضارع کا آخر مضموم ہوتا ہے مگر جبکہ عامل ناصب و جازم داخل ہو۔

فعل کی دو (۲) قسمیں ہیں:

لازم و **متعدی**۔

جو فعل صرف فاعل پر تمام ہو جائے اور مفعول بہ کو نہ چاہے وہ **فعل لازم** ہے۔ جیسے افعال خلقی و طبائع کہ ان میں فاعل کے سوا کسی دوسرے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ (جیسے) کَرُمَ زَیْدٌ ، حَسُنَ عَمْرٌو۔

متعدی وہ ہے کہ اثر اس کا فاعل سے دوسرے تک پہنچے، اسی لئے صرف فاعل پر تمام نہیں ہوتا، بلکہ ایک اور چیز کی ضرورت ہوتی ہے، جس کو مفعول بہ کہتے ہیں۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ شاهدًا۔

نیز فعل کی دو قسم ہے: **معروف**، **مجہول**۔

جس فعل کی نسبت اس کے فاعل کی طرف ہو، اس کو **معروف** کہتے ہیں۔ جیسے خَلَقَ اللّٰهُ اللہ نے پیدا کیا۔

اور جس فعل کی نسبت مفعول بہ کی طرف ہو، وہ **مجہول** ہے۔ جیسے قُتِلَ زَیْدٌ زید مار ڈالا گیا۔

نیز ہر ایک کی دو قسم ہے: **مثبت**، **منفی**۔

جس فعل سے کسی چیز کا وجود سمجھا جائے وہ مثبت ہے۔ جیسے سمع اس نے سنا۔

اور جس سے عدم سمجھا جائے وہ منفی ہے۔ جیسے مَاقَطَعَ نہیں کاٹا، مَاعُلِمَ نہیں جانا گیا۔

پہلا باب اوزان اور صیغوں کے بیان میں اور اس میں سولہ (۱۶) فصلیں ہیں

فصل اوّل

چونکہ ہر فعل کے لئے فاعل کا ہونا ضرور ہے اور فاعل غائب ہوگا یا حاضر یا متکلم اور بہر نہج مذکر ہوگا یا مونث اور بہر تقدیر واحد ہوگا یا تثنیہ یا جمع تو یہ اٹھارہ (۱۸) صورتیں ہوئیں۔ اسی لئے ہر ایک ماضی ومضارع کے اٹھارہ صیغے ہونے چاہئے تھے مگر اس وجہ سے کہ بعض بعض صیغے مشترک ہیں یعنی ایک ہی لفظ دو قسم کے فاعل کے لئے آتا ہے۔ جیسے فَعَلْتُمَا کہ تثنیہ مذکر ومونث حاضر کے لئے آتا ہے اور فَعَلْتُ وحدان حکایت نفس متکلم مذکر ومونث دونوں کے لئے اور فَعَلْنَا تثنیہ وجمع مذکر ومونث متکلم چار صیغوں کے لئے اس لئے ماضی کے تیرہ (۱۳) صیغے رہ گئے۔ تین مشترک باقی خاص اور مضارع کے صرف گیارہ (۱۱) چار مشترک باقی خاص۔

بحث اثبات فعل ماضی معروف

		مذکر			مؤنث	
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	فَعَلَ	فَعَلَا	فَعَلُوْا	فَعَلَتْ	فَعَلَتَا	فَعَلْنَ
حاضر	فَعَلْتَ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُمْ	فَعَلْتِ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُنَّ
		واحد مذکر ومؤنث		تثنیہ وجمع مذکر ومؤنث		
متکلم		فَعَلْتُ		فَعَلْنَا		

ان میں تین مذکر غائب واحد تثنیہ جمع کے لئے، تین مونث غائب، تین مذکر حاضر، تین مونث حاضر، ایک صرف حکایت نفس متکلم، ایک متکلم مع الغیر کے لئے ہے۔

ان تمام صیغوں میں فعل کے بعد جو کچھ جس صیغہ میں بڑھا ہے وہی اس صیغہ کی علامت ہے جس فعل میں جس صیغہ کی علامت ہو، وہی صیغہ سمجھنا چاہیے۔

فصل دوم

ماضی معروف کے ماقبل آخر حرف کو کسرہ اوراس کے قبل جتنے متحرک حرف ہیں، سب کو ضمہ دینے سے **ماضی مجہول** بن جاتا ہے۔جیسے ضَرَبَ سے ضُرِبَ،اِجْتَنَبَ سے اُجْتُنِبَ، بَعْثَرَ سے بُعْثِرَ۔

بحث اثبات فعل ماضی مجہول

فُعِلَ فُعِلاَ فُعِلُوْا☆فُعِلَتْ فُعِلَتَا فُعِلْنَ☆ فُعِلْتَ فُعِلْتُمَا فُعِلْتُمْ☆ فُعِلْتِ فُعِلْتُمَا فُعِلْتُنَّ☆

فُعِلْتُ فُعِلْنَا

فائدہ: مخفی نہ رہے کہ یہ بیان **ماضی مطلق** کا تھا، ماضی کی باقی قسمیں ماضی مطلق ہی سے بنتی ہیں۔

☆ قَدْ اول میں لانے سے **ماضی قریب** بنتا ہے۔جیسے قَدْ فَعَلَ

☆ کَانَ لانے سے **ماضی بعید** ہوتا ہے۔جیسے کَانَ فَعَلَ

☆ لَعَلَّمَا لانے سے **ماضی احتمالی** بنتا ہے۔جیسے لَعَلَّمَا فَعَلَ

☆ لَیْتَمَا بڑھانے سے **ماضی تمنائی** بنتا ہے۔جیسے لَیْتَمَا فَعَلَ

☆ کَانَ مضارع کے اول لانے سے **ماضی استمراری** بنتا ہے،جیسے کَانَ یَفْعَلُ مگراس سے دوام واستمرار سمجھا جانا اکثری ہے،کلیہ نہیں۔

فصل سوم

علامتہائے مضارع سے کوئی حرف فعل ماضی کے اول میں لانے اورآخر کو ضمہ دینے سے **فعل مضارع معروف** بنتا ہے۔

علامت مضارع چار(۴) ہیں:(۱)نون (۲)الف(۳)تا (۴)یا کہ مجموعہ ان کا نَاتِیُ ہے۔

نون صرف ایک صیغہ کے لئے آتا ہے، جو تثنیہ وجمع مذکر ومونث متکلم میں مستعمل ہے۔جس طرح **الف** ایک صیغہ کے لئے ہے، جو وحدان حکایت نفس متکلم مذکر ومونث کے لئے ہے۔**تا** آٹھ(۸)صیغہ کے لئے واحد تثنیہ مونث غائب،تین مذکر حاضر،تین مونث حاضر۔**یا** چار(۴)صیغہ کے لئے آتا ہے۔تین مذکر غائب ایک جمع مونث غائب۔

مضارع میں سات (۷) جگہ نون اعرابی اعراب کے بدلے آتی ہے۔ چاروں تثنیہ جمع مذکر غائب، جمع مذکر حاضر واحد مونث حاضر سات چار اول کی نون مکسور ہوتی ہے اور تین باقی کی مفتوح۔ نون فاعلی جمع مونث کی جس طرح ماضی میں آتی ہے، یوں ہی مضارع میں بھی۔

بحث اثبات فعل مضارع معروف

یَفْعَلُ (کرتا ہے یا کریگا وہ ایک مرد زمانہ حال یا استقبال میں) **یَفْعَلَانِ، یَفْعَلُوْنَ**
☆ **تَفْعَلُ تَفْعَلَانِ یَفْعَلْنَ** ☆ **تَفْعَلُ تَفْعَلَانِ تَفْعَلُوْنَ** ☆ **تَفْعَلِیْنَ تَفْعَلَانِ تَفْعَلْنَ** ☆
اَفْعَلُ نَفْعَلُ۔

فصل چھارم

علامت مضارع کو ضمہ اور ماقبل آخر کو اگر فتحہ نہ ہو تو فتحہ دینے سے مضارع مجہول بن جاتا ہے، باقی تمام باتیں مثل مضارع معروف ہیں۔ جیسے یَضْرِبُ سے یُضْرَبُ، یَنْصُرُ سے یُنْصَرُ، یَسْمَعُ سے یُسْمَعُ۔

بحث اثبات مضارع مجہول

یُفْعَلُ (کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا زمانہ حال یا استقبال میں) **یُفْعَلَانِ یُفْعَلُوْنَ** ☆ **تُفْعَلُ تُفْعَلَانِ یُفْعَلْنَ** ☆ **تُفْعَلُ تُفْعَلَانِ تُفْعَلُوْنَ** ☆ **تُفْعَلِیْنَ تُفْعَلَانِ تُفْعَلْنَ** ☆ **اُفْعَلُ نُفْعَلُ**

فصل پنجم

ما و **لا** فعل ماضی و مضارع کے اول میں لانے سے منفی ہو جاتا ہے۔ **ما** و **لا** لفظ ماضی و مضارع میں کچھ عمل نہیں کرتا۔ ہاں معنی میں مثبت کو منفی کر دیتا ہے۔ **ما** و **لا** دونوں ماضی اور مضارع دونوں پر آتے ہیں، مگر **لا** مضارع پر زیادہ آتا ہے اور **ما** ماضی پر اکثر آتا ہے۔

بحث نفی فعل ماضی معروف

مَافَعُلَ (نہ کیا اس ایک مرد نے زمانہ گزشتہ میں) مَافَعِلاَ مَافَعِلُوْا ☆مَافَعُلَتْ مَافَعِلَتَا مَافَعِلْنَ☆ مَافَعِلْتَ مَافَعِلْتُمَا مَافَعِلْتُمْ☆ مَافَعِلْتِ مَافَعِلْتُمَا مَافَعِلْتُنَّ☆ مَافَعِلْتُ مَافَعِلْنَا۔

بحث نفی فعل ماضی مجہول

مَا فُعِلَ (نہیں کیا گیا وہ ایک مرد زمانہ گزشتہ میں) مَافُعِلاَ مَافُعِلُوْا ☆مَافُعِلَتْ مَافُعِلَتَا مَافُعِلْنَ☆مَافُعِلْتَ مَافُعِلْتُمَا مَافُعِلْتُمْ☆ مَافُعِلْتِ مَافُعِلْتُمَا مَافُعِلْتُنَّ☆ مَافُعِلْتُ مَافُعِلْنَا

بحث نفی فعل مضارع معروف

لاَ يَفْعَلُ (نہیں کرتا ہے یا نہ کریگا وہ ایک مرد زمانہ حال یا استقبال میں) لاَ يَفْعِلاَنِ لاَ يَفْعِلُوْنَ ☆ لاَ تَفْعَلُ لاَ تَفْعِلاَنِ لاَ يَفْعِلْنَ ☆ لاَ تَفْعِلُ لاَ تَفْعِلاَنِ لاَ تَفْعِلُوْنَ☆ لاَ تَفْعِلِيْنَ لاَ تَفْعِلاَنِ لاَ تَفْعِلْنَ☆ لاَ اَفْعِلُ لاَ نَفْعِلُ

بحث نفی فعل مضارع مجہول

لاَ يُفْعَلُ (نہیں کیا جاتا ہے یا نہ کیا جائیگا وہ ایک مرد زمانہ حال یا استقبال میں) لاَ يُفْعَلاَنِ لاَ يُفْعَلُوْنَ☆ لاَ تُفْعَلُ لاَ تُفْعَلاَنِ لاَ يُفْعَلْنَ ☆لاَ تُفْعَلُ لاَ تُفْعَلاَنِ لاَ تُفْعَلُوْنَ☆ لاَ تُفْعَلِيْنَ لاَ تُفْعَلاَنِ لاَ تُفْعَلْنَ☆لاَ اُفْعَلُ لاَ نُفْعَلُ۔

فصل ششم

مضارع کے اوّل میں لـن لانے سے نفی تاکید بہ لن ہوجاتا ہے۔ لـن ان پانچ صیغوں میں نصب کرتا ہے: دونوں واحد غائب، واحد مذکر حاضر، دونوں متکلم اور ساتوں صیغوں کی نون اعرابی کو گرا دیتا ہے۔ یَفْعَلْنَ تَفْعَلْنَ میں لفظاً کچھ عمل نہیں کرتا اور معناً سب کو مستقبل منفی کر دیتا ہے۔

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف

لَنْ يَّفْعَلَ (ہرگز ہرگز نہ کرے گا وہ ایک مرد زمانہ آئندہ میں) لَنْ يَّفْعَلا لَنْ يَّفْعَلُوْا ☆ لَنْ تَفْعَلَ لَنْ تَفْعَلا لَنْ يَّفْعَلْنَ ☆ لَنْ تَفْعَلَ لَنْ تَفْعَلا لَنْ تَفْعَلُوْا ☆ لَنْ تَفْعَلِیْ لَنْ تَفْعَلا لَنْ تَفْعَلْنَ ☆ لَنْ اَفْعَلَ لَنْ نَفْعَلَ۔

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل مجہول

لَنْ يُّفْعَلَ (ہرگز ہرگز نہ کیا جائے گا وہ ایک مرد زمانہ آئندہ میں) لَنْ يُّفْعَلا لَنْ يُّفْعَلُوْا ☆ لَنْ تُفْعَلَ لَنْ تُفْعَلا لَنْ يُّفْعَلْنَ ☆ لَنْ تُفْعَلَ لَنْ تُفْعَلا لَنْ تُفْعَلُوْا ☆ لَنْ تُفْعَلِیْ لَنْ تُفْعَلا لَنْ تُفْعَلْنَ ☆ لَنْ اُفْعَلَ لَنْ نُفْعَلَ۔

فصل هفتم

مضارع کے اول میں لَمْ لانے سے نفی جحد بہ لم ہوجاتا ہے۔ جن صیغوں میں لَنْ نصب کرتا ہے، ان صیغوں کو یہ جزم دیتا ہے اگر لام کلمہ حرف علت نہ ہو، ورنہ اخت حرکت ہونے کی وجہ سے اس کو گرادے گا۔ جیسے لَمْ یَدْعُ، لَمْ یَرْمِ، لَمْ یَخْشَ۔

حرف علت تین (۳) ہیں: واو، الف، یا کہ مجموعہ ان کا 'وای' ہے۔ باقی اعمال بعینہٖ لَـنْ کے ہیں۔ جمع مونث غائب و حاضر میں یہ بھی کچھ عمل نہیں کرتا اور معنی جملہ صیغوں کو ماضی منفی کر دیتا ہے۔

بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف

لَمْ یَفْعَلْ (نہ کیا اس ایک مرد نے زمانہ گزشتہ میں) لَمْ یَفْعَلاَ لَمْ یَفْعَلُوْا

☆ لَمْ تَفْعَلْ لَمْ تَفْعَلاَ لَمْ یَفْعَلْنَ ☆ لَمْ تَفْعَلْ لَمْ تَفْعَلاَ لَمْ تَفْعَلُوْا ☆

لَمْ تَفْعَلِیْ لَمْ تَفْعَلاَ لَمْ تَفْعَلْنَ ☆ لَمْ اَفْعَلْ لَمْ نَفْعَلْ ۔

بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل مجہول

لَمْ یُفْعَلْ (نہ کیا گیا وہ ایک مرد زمانہ گزشتہ میں) لَمْ یُفْعَلاَ لَمْ یُفْعَلُوْا

☆ لَمْ تُفْعَلْ لَمْ تُفْعَلاَ لَمْ یُفْعَلْنَ ☆ لَمْ تُفْعَلْ لَمْ تُفْعَلاَ لَمْ تُفْعَلُوْا ☆

لَمْ تُفْعَلِیْ لَمْ تُفْعَلاَ لَمْ تُفْعَلْنَ ☆ لَمْ اُفْعَلْ لَمْ نُفْعَلْ ۔

فصل هشتم

مضارع کے اول میں لام تاکید مفتوح اور آخر میں نون تاکید ثقیلہ یا خفیفہ زیادہ کرنے سے لام تاکید با نون تاکید ہو جاتا ہے۔ نون تاکید کبھی مشدّد ہوتی ہے اور کبھی ساکن۔ اول کو ثقیلہ، دوم کو خفیفہ کہتے ہیں۔ نون ثقیلہ تمام صیغوں میں آتی ہے اور نون خفیفہ صرف آٹھ (۸) میں۔ پانچ صیغے مفرد لفظی میں کہ جہاں لَنْ نصب کرتا ہے، ماقبل نون ثقیلہ کا مفتوح ہوتا ہے اور جمع مذکر غائب وحاضر میں مضموم تاکہ ضمہ حذف واؤ پر دلالت کرے، جس طرح واحد مونث حاضر کی یا دور کر کے ماقبل کسرہ چھوڑتے ہیں تاکہ حذفِ یا پر دال ہو۔ ان آٹھوں جگہ نون ثقیلہ خود مفتوح ہوتی ہے اور دو صیغہ جمع مونث غائب وحاضر میں درمیان نون فاعل اور نون تاکید الف فاصل آتا ہے۔ دو یہ اور چاروں تثنیہ، ان چھ صیغوں میں ماقبل نون الف ہوتا ہے اور نون ثقیلہ خود مکسور ہوتی ہے اور نون خفیفہ ان میں نہیں آتی۔ ساتوں صیغہ کی نون اعرابی یہاں بھی بدستور گر جاتی ہے۔

بحث لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف

لَیَفْعَلَنَّ (البتہ ضرور ضرور کرے گا وہ ایک مرد زمانہ آئندہ میں) لَیَفْعَلاَنِّ لَیَفْعَلُنَّ ☆ لَتَفْعَلَنَّ لَتَفْعَلاَنِّ لَیَفْعَلْنَانِّ ☆ لَتَفْعَلَنَّ لَتَفْعَلاَنِّ لَتَفْعَلُنَّ ☆ لَتَفْعَلِنَّ لَتَفْعَلاَنِّ لَتَفْعَلْنَانِّ ☆ لَاَفْعَلَنَّ لَنَفْعَلَنَّ۔

بحث لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل مجہول

لَیُفْعَلَنَّ (البتہ ضرور ضرور کیا جائے گا وہ ایک مرد زمانہ آئندہ میں) لَیُفْعَلاَنِّ لَیُفْعَلُنَّ ☆ لَتُفْعَلَنَّ لَتُفْعَلاَنِّ لَیُفْعَلْنَانِّ ☆ لَتُفْعَلَنَّ لَتُفْعَلاَنِّ لَتُفْعَلُنَّ ☆ لَتُفْعَلِنَّ لَتُفْعَلاَنِّ لَتُفْعَلْنَانِّ ☆ لَاُفْعَلَنَّ لَنُفْعَلَنَّ۔

بحث لام تاکید با نون تاکید خفیفہ در فعل مستقبل معروف

لَیَفْعَلَنْ (البتہ ضرور کرے گا وہ ایک مرد زمانہ آئندہ میں) لَیَفْعَلُنْ لَتَفْعَلَنْ لَتَفْعَلَنْ لَتَفْعَلُنْ لَتَفْعَلِنْ لَاَفْعَلَنْ لَنَفْعَلَنْ۔

بحث لام تاکید با نون تاکید خفیفہ در فعل مستقبل مجہول

لَیُفْعَلَنْ (ضرور کیا جائے گا وہ ایک مرد زمانہ استقبال میں) لَیُفْعَلُنْ لَتُفْعَلَنْ لَتُفْعَلَنْ لَتُفْعَلُنْ لَتُفْعَلِنْ لَاُفْعَلَنْ لَنُفْعَلَنْ۔

فصل نہم

جس فعل سے کسی کام کے کرنے کا حکم سمجھا جائے، اس کو امر کہتے ہیں۔ امر اپنے ہم صیغہ فعل مضارع سے بنتا ہے۔ امر غائب ومتکلم معروف ومجہول وامر حاضر مجہول کے لئے مضارع کے انہیں صیغوں میں لام امر مکسور لائیں اور آخر میں حکم لَمْ جاری کریں۔ جیسے لِیَضْرِبْ، لِیُضْرَبْ، لِتُضْرَبْ، لِاَضْرِبْ، لِاُضْرَبْ، لِیَدْعُ، لِتُدْعَ، لِاَرْمِ، لِتُرْمَ اور مضارع حاضر معروف سے علامت مضارع کو گرا کر دیکھیں کہ متحرک ہے یا ساکن، اگر ساکن ہے تو نظر کریں طرف عین کلمہ کے، اگر عین کلمہ مفتوح یا مکسور ہو تو ہمزۂ وصل مکسور اوّل میں لائیں اور اگر مضموم ہو تو مضموم اور اگر بعد کا حرف متحرک ہے تو ہمزۂ وصل کی ضرورت نہیں۔ بہرحال آخر میں حکم لَمْ جاری کریں۔ جیسے تَعِدُ سے عِدْ، تَقِیْ سے قِ، تَسْمَعُ سے اِسْمَعْ، تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ، تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ، تَخْشٰی سے اِخْشَ، تَرْمِیْ سے اِرْمِ، تَدْعُوْ سے اُدْعُ۔ دونوں نون ثقیلہ اور خفیفہ مضارع کی طرح امر کے بھی تمام صیغوں میں آتی ہے۔

بحث امر حاضر معروف

اِفْعَلْ (کرتو ایک مرد زمانۂ استقبال میں)، اِفْعَلَا، اِفْعَلُوْا، اِفْعَلِیْ، اِفْعَلَا، اِفْعَلْنَ۔

بحث امر حاضر معروف با نون ثقیلہ

اِفْعَلَنَّ (ضرور ضرور کر تو ایک مرد زمانۂ استقبال میں) اِفْعَلَانِّ، اِفْعَلُنَّ، اِفْعَلِنَّ، اِفْعَلَانِّ، اِفْعَلْنَانِّ

بحث امر حاضر معروف با نون خفیفہ

اِفْعَلَنْ (ضرور کر تو ایک مرد زمانۂ استقبال میں)، اِفْعَلُنْ، اِفْعَلِنْ۔

بحث امر غائب ومتکلم معروف

لِیَفْعَلْ (چاہئے کہ کرے وہ ایک مرد زمانۂ استقبال میں) لِیَفْعَلاَ لِیَفْعَلُوْا
☆لِتَفْعَلْ لِتَفْعَلاَ لِیَفْعَلْنَ ☆لِاَفْعَلْ لِنَفْعَلْ۔

بحث امر غائب ومتکلم معروف با نون ثقیلہ

لِیَفْعَلَنَّ (چاہئے کہ ضرور کرے وہ ایک مرد زمانۂ استقبال میں) لِیَفْعَلاَنِّ لِیَفْعَلُنّ
☆لِتَفْعَلَنَّ لِتَفْعَلاَنِّ لِیَفْعَلْنَانِّ ☆لِاَفْعَلَنَّ لِنَفْعَلَنَّ۔

بحث امر غائب ومتکلم معروف با نون خفیفہ

لِیَفْعَلَنْ (چاہئے کہ ضرور کرے وہ ایک مرد زمانۂ استقبال میں)، لِیَفْعَلُنْ، لِتَفْعَلَنْ،
لِاَفْعَلَنْ، لِنَفْعَلَنْ۔

بحث امر مجہول غائب وحاضر

لِیُفْعَلْ (چاہئے کہ کیا جائے وہ ایک مرد زمانۂ استقبال میں) لِیُفْعَلاَ لِیُفْعَلُوْا
☆لِتُفْعَلْ لِتُفْعَلاَ لِیُفْعَلْنَ ☆لِتُفْعَلْ لِتُفْعَلاَ لِتُفْعَلُوْا ☆لِتُفْعَلِی لِتُفْعَلاَ لِتُفْعَلْنَ
☆ لِاُفْعَلْ لِنُفْعَلْ۔

بحث امر مجہول با نون ثقیلہ

لِیُفْعَلَنَّ (چاہئے کہ ضرور کیا جائے وہ ایک مرد زمانہ استقبال میں) لِیُفْعَلا نّ ،لِیُفْعَلُنَّ

☆لِتُفْعَلَنَّ لِتُفْعَلانّ لِیُفْعَلْنانّ ☆لِتُفْعَلَنَّ لِتُفْعَلانّ لِتُفْعَلُنَّ ☆

لِتُفْعَلِنَّ لِتُفْعَلانّ لِتُفْعَلْنانّ ☆ لِاُفْعَلَنَّ لِنُفْعَلَنَّ۔

بحث امر مجہول با نون خفیفہ غائب وحاضر

لِیُفْعَلَنْ (چاہئے کہ ضرور کیا جائے وہ ایک مرد زمانہ استقبال میں) لِیُفْعَلُنْ ،لِتُفْعَلَنْ ،لِتُفْعَلَنْ ،

لِتُفْعَلُنْ ،لِتُفْعَلِنْ ، لِاُفْعَلَنْ لِنُفْعَلَنْ

فصل دهم

جس فعل سے کسی کام کے کرنے کی ممانعت سمجھی جائے، اس کو نہی کہتے ہیں۔ لائے نہی فعل مضارع کے اول میں لانے سے نہی کا صیغہ بنتا ہے۔ اس کا عمل بعینہٖ لَمْ کا ہے۔ نون ثقیلہ وخفیفہ نہی میں بھی مثل مضارع وامر آتی ہے۔

بحث نہی معروف غایب وحاضر

لاَ یَفْعَلْ (نہ کرے وہ ایک مرد زمانہ استقبال میں) لَا یَفْعَلاَ لَا یَفْعَلُوْا

☆لَا تَفْعَلْ لَا تَفْعَلاَ لَا یَفْعَلْنَ ☆لَا تَفْعَلْ لَا تَفْعَلاَ لَا تَفْعَلُوْا

☆لَا تَفْعَلِیْ لَا تَفْعَلاَ لَا تَفْعَلْنَ ☆ لَا اَفْعَلْ لَا نَفْعَلْ۔

بحث نہی مجہول غائب وحاضر

لا یُفْعَلْ (نہ کیا جائے وہ ایک مرد زمانۂ استقبال میں) لا یُفْعَلا لا یُفْعَلُوا
☆لا تُفْعَلْ لا تُفْعَلا لا یُفْعَلْنَ☆لا تُفْعَلْ لا تُفْعَلا لا تُفْعَلُوا
☆لا تُفْعَلِی لا تُفْعَلا لا تُفْعَلْنَ☆ لا اُفْعَلْ لا نُفْعَلْ۔

بحث نہی معروف بانون ثقیلہ غائب وحاضر

لا یَفْعَلَنَّ (ہرگز ہرگز نہ کرے وہ ایک مرد زمانۂ استقبال میں) لا یَفْعَلانِّ لا یَفْعَلُنَّ
☆لا تَفْعَلَنَّ لا تَفْعَلانِّ لا یَفْعَلْنَانِّ☆لا تَفْعَلَنَّ لا تَفْعَلانِّ لا تَفْعَلُنَّ☆
لا تَفْعَلِنَّ لا تَفْعَلانِّ لا تَفْعَلْنَانِّ☆ لا اَفْعَلَنَّ لا نَفْعَلَنَّ۔

بحث نہی مجہول بانون ثقیلہ غائب وحاضر

لا یُفْعَلَنَّ (ہرگز ہرگز نہ کیا جائے وہ ایک مرد زمانۂ استقبال میں) لا یُفْعَلانِّ لا یُفْعَلُنَّ
☆لا تُفْعَلَنَّ لا تُفْعَلانِّ لا یُفْعَلْنَانِّ☆لا تُفْعَلَنَّ لا تُفْعَلانِّ لا تُفْعَلُنَّ
☆لا تُفْعَلِنَّ لا تُفْعَلانِّ لا تُفْعَلْنَانِّ☆ لا اُفْعَلَنَّ لا نُفْعَلَنَّ۔

بحث نہی معروف بانون خفیفہ غائب وحاضر

لا یَفْعَلَنْ (ہرگز ہرگز نہ کرے وہ ایک مرد زمانۂ استقبال میں)

لا یَفْعَلُنْ، لا تَفْعَلَنْ، لا تَفْعَلَنْ، لا تَفْعَلُنْ، لا تَفْعَلِنْ، لا اَفْعَلَنْ، لا نَفْعَلَنْ

بحث نہی مجہول با نون خفیفہ غائب وحاضر

لَا يُفْعَلَنْ (ہرگز نہ کیا جائے وہ ایک مرد زمانۂ استقبال میں)

لَا يُفْعَلُنْ، لَا تُفْعَلَنْ، لَا تُفْعَلُنْ، لَا تُفْعَلِنْ، لَا اُفْعَلَنْ، لَا نُفْعَلَنْ۔

فصل یازدهم

اسم کی تین قسمیں: (۱) مصدر (۲) مشتق (۳) جامد۔

☆ جو اسم کہ ماخذ فعل کا ہو اور اردو ترجمہ میں اس کے آخر میں نا آئے، اس کو **مصدر** کہتے ہیں۔ جیسے اَلضَّرْبُ مارنا، اَلْاَکْلُ کھانا۔

☆ جو اسم کہ ہیأت مصدر میں اس طرح تصرف کر کے بنا ہو کہ مادہ اور معنی باقی رہے، اس کو **مشتق** کہتے ہیں۔ جیسے ضَارِبٌ مَضْرُوْبٌ کہ ضَرْبٌ سے مشتق ہے۔

☆ جو اسم کہ نہ ماخذ فعل ہو، نہ مصدر سے بنا ہو، اس کو **جامد** کہتے ہیں۔ جیسے حَجَرٌ، شَجَرٌ۔

مشتق کی چھ (٦) قسمیں ہیں:

(۱) اسم فاعل (۲) اسم مفعول (۳) اسم ظرف (۴) اسم آلہ (۵) صفت مشبہ (٦) اسم تفضیل۔ ان کو "شش اقسام" کہتے ہیں۔

☆ جو اسم مشتق ایسی ذات پر دلالت کرے کہ فعل اس سے صادر ہو، اس کو **اسم فاعل** کہتے ہیں۔

اسم فاعل مضارع معروف سے اس طرح بنتا ہے کہ علامت مضارع کو حذف کر کے فا کو فتحہ دیں اور فا وعین کے درمیان الف فاعل بڑھائیں، عین کو کسرہ دے کر لام کلمہ کو تنوین دیں۔ جیسے يَضْرِبُ سے ضَارِبٌ، يَنْصُرُ سے نَاصِرٌ۔ یہ مذکر کے لئے ہے اور مونث کے لئے اس کے آخر میں تا زیادہ کریں گے۔ غرض کہ فَاعِلٌ کا وزن مذکر کے لئے ہے اور فَاعِلَةٌ مونث کے لئے اور کبھی مونث کے لئے بھی فَاعِلٌ ہی آتا ہے۔ جبکہ صفت خاص عورت کی ہو۔ جیسے حَامِلٌ، حَائِضٌ۔

بحث اسم فاعل

فَاعِلٌ، فَاعِلاَنِ، فَاعِلُوْنَ، فَاعِلَةٌ، فَاعَلَتَانِ، فَاعِلاَتٌ۔

فصل دوازدھم

جواسم مشتق دلالت کرے اس ذات پر جس پر فعل واقع ہوا ہو، اس کو اسم مفعول کہتے ہیں۔ اسم مفعول مضارع مجہول سے اس طرح بنتا ہے کہ علامت مضارع کو حذف کر کے اس کی جگہ میم مفتوح لائیں اور عین ولام کے درمیان واو مفعول زیادہ کریں اور عین کلمہ کو ضمہ دے کر لام کو تنوین دیں۔ جیسے يُضْرَبُ سے مَضْرُوْبٌ، يُنْصَرُ سے مَنْصُوْرٌ۔ اس میں بھی مونث کے لئے آخر میں تا زیادہ کریں اور کبھی فَعِيْلٌ و فَعُوْلٌ بھی مفعول کے لئے آتا ہے۔ جیسے جَرِيْحٌ، قَتِيْلٌ، ذَعُوْرٌ، قَبُوْلٌ۔

بحث اسم مفعول

مَفْعُوْلٌ ، مَفْعُوْلاَنِ، مَفْعُوْلُوْنَ، مَفْعُوْلَةٌ، مِفْعُوْلَتَانِ، مَفْعُوْلاَتٌ۔

فصل سیزدھم

جواسم مشتق کہ دلالت کرے فعل کی جگہ یا زمانہ پر، اس کو اسم ظرف کہتے ہیں۔ اوّل کو ظرف مکان اور دوم کو ظرف زمان کہتے ہیں۔

اسم ظرف مضارع سے اس طرح بنتا ہے کہ علامت مضارع حذف کر کے اس کی جگہ میم مفتوح لائیں، پھر اگر عین کلمہ مضموم ہو تو اس کو فتحہ دیں، ورنہ اپنی حالت پر چھوڑ دیں اور لام کلمہ کو تنوین دیں اور کبھی اسم ظرف مُفْعَلَةٌ اور مَفْعَلَةٌ کے وزن پر بھی آتا ہے۔ جیسے مُكْحَلَةٌ سرمہ دانی، مَقْبَرَةٌ قبرستان۔ خصوصاً دوسرا وزن اس جگہ کے لئے جہاں کوئی چیز بکثرت ہو۔

بحث اسم ظرف

مَفْعَلٌ، مَفْعَلاَنِ، مَفَاعِلُ۔

فصل چهاردهم

جو اسم مشتق کہ واسطہ صدور فعل کا ہو، اس کو اسم آلہ کہتے ہیں۔

اسم آلہ فعل مضارع سے اس طرح بنتا ہے کہ علامت مضارع کی جگہ میم مکسور لائیں اور عین کلمہ اگر مفتوح نہ ہو تو فتحہ دیں اور لام کلمہ کو تنوین دیں اور عین کلمہ کے بعد الف یا لام کلمہ کے بعد تا بڑھانے سے بھی اسم آلہ بنتا ہے اور کبھی فاعل کے وزن پر بھی آتا ہے۔ جیسے خَاتِمٌ مہر کرنے کا آلہ۔ اسم آلہ کا جمع مَفَاعِلُ اور مَفَاعِيلُ کے وزن پر آتا ہے۔

بحث اسم آلہ

مِفْعَلٌ، مِفْعَلَانِ، مَفَاعِلُ، مِفْعَلَةٌ، مِفْعَلَتَانِ، مِفْعَالٌ، مِفْعَالَانِ، مَفَاعِيلُ۔

فصل پانزدهم

جو اسم مشتق کہ دلالت کرے اس ذات پر کہ ماخذ اس کے ساتھ قائم وثابت ہے اس کو صفت مشبہ کہتے ہیں۔

اسم فاعل اور صفت مشبہ میں فرق یہ ہے کہ اسم فاعل اتصاف پر دلالت کرتا ہے بطور حدوث اور یہ دلالت کرتا ہے بطور ثبوت۔ اسی لئے صفت مشبہ ہمیشہ لازم ہوگی، اگرچہ فعل متعدی سے ہو۔ اس لئے کہ اس میں کسی چیز سے تعلق کا اعتبار نہیں۔ صفت مشبہ کے اوزان بہت ہیں جیسے صَعْبٌ (دشوار)، صُلْبٌ (سخت)، حَسَنٌ (اچھا)، خَشِنٌ (کھردرا)، نَدُسٌ (تیز) زِئَمٌ (پریشان)، بِلِزٌ (موٹا)، حُطَمٌ (بھراہوا)، جُنُبٌ (ناپاک)، اَحْمَرُ (سرخ)، كَابِرٌ (بزرگ)، كَبِيْرٌ (بزرگ)، غَفُوْرٌ (مٹانے والا)، جَيِّدٌ (اچھا)، حَبَانٌ (سفید اونٹ)، هِجَانٌ (بزدل)، شُجَاعٌ (دلیر)، عَطْشَانٌ (پیاسا)، عَطْشیٰ (پیاسی)، حُبْلیٰ (حاملہ)، حَمْرَاءُ (زن سرخ)، عشراء (دس مہینے کی حاملہ اونٹنی) وغیرہ۔

بحث صفت مشبہ

حَسَنٌ، حَسَنَانِ، حَسَنُوْنَ، حَسَنَۃٌ، حَسَنَتَانِ،حَسَنَاتٌ۔

فصل شانزدھم

جواسم مشتق زیادتی معنی فاعلیت یا مفعولیت کے اوپر دوسرے کے اعتبار سے دلالت کرے، اس کواسم **تفضیل** کہتے ہیں۔

اسم تفضیل مذکر مضارع سے اس طرح بنتا ہے کہ علامت مضارع کی جگہ ہمزۂ اسم تفضیل لائیں اور عین کلمہ اگر مفتوح نہ ہوتو اس کوفتحہ دیں اور لام کلمہ کواپنی حالت پر چھوڑ دیں اور واحد مونث کے لئے علامت مضارع گرانے کے بعد فا کوضمہ دیں اور عین کوسکون اور لام کلمہ کے بعد الف مقصورہ ماقبل مفتوح بڑھائیں،مگرلون وعیب کے الفاظ سے اسم تفضیل بنانے کا طریقہ آگے آتا ہے۔

بحث اسم تفضیل

اَفْعَلُ ،اَفْعَلاَنِ، اَفْعَلُوْنَ ،اَفَاعِلُ، فُعْلٰی، فُعْلَیَانِ، فُعْلَیَاتٌ، فُعَلٌ۔

اَفَاعِلُ جمع تکسیر مذکر ہےاور فُعَلٌ جمع تکسیرمونث اور اَفْعَلُوْنَ وفُعْلَیَاتٌ جمع تصحیح اوراسی کوجمع سالم بھی کہتے ہیں۔جس جمع میں بنائے واحد ٹوٹ جائے،اس کو**جمع تکسیر** کہتے ہیں اور جمع سالم وہ ہے کہ بنائے واحداس میں سلامت رہے۔

دوسرا باب ابواب ثلاثی ورباعی کے بیان میں اوراس میں دس فصلیں ہیں

فصل اول

کلمہ میں حروف دو(۲)قسم کے ہوتے ہیں:اصلی اور زائد۔

جوحروف تمام گردانوں میں پائے جائیں اور موازنہ میں برابر فا عین لام کے واقع ہوں، وہ اصلی ہیں۔اور جوایسے نہ ہوں وہ زائد۔

صرفیوں نے اصلی اور زائد کو پہچاننے کے لئے فا عین لام کو میزان یعنی آلہ قرار دیا ہے، یعنی جس کلمہ میں دیکھنا چاہیں کہ کون کون حروف اصلی ہیں اور کون کون زائد تو اسی قسم کا کلمہ فا عین لام سے بنا کر دیکھیں کہ کون کون حرف ان حرفوں کے مقابل پڑا ہے، ان کو اصلی جانیں، باقی کو زائد سمجھیں۔ مثلاً اِجْتَـنَـبَ میں حروف اصلی کی تمیز مقصود ہے تو فا عین لام سے اسی قسم لفظ اِفْتَـعَلَ بنا کر دیکھا کہ جیم نون با فا عین لام کی جگہ پر پڑے تو وہ اصلی ٹھہرے باقی الف اور تا زائد ہیں۔ علیٰ ہٰذا القیاس مُسْتَـنْـصِـرٌ بروزن مُسْتَـفْـعِـلٌ میں نون صاد را فا عین لام کے مقابل ہیں، یہ اصلی ہیں باقی میم سین تا زائد۔ حروف زوائد چند مخصوص حروف ہیں۔ جن کا مجموعہ ''هُمْ يَتَسَاءَ لُوْنَ'' ہے۔

فصل دوم

جملہ افعال واسماء کی دو (۲) قسم ہیں: (۱) ثلاثی (۲) رباعی۔

جس کلمہ میں تین حرف اصلی ہوں، اس کو ثلاثی کہتے ہیں۔ جیسے شَجَرٌ، ضَرَبَ۔

جس کلمہ میں چار حرف اصلی ہوں، اس کو رباعی کہتے ہیں۔ جیسے دِرْهَمٌ، بَعْثَرَ۔

اسم خماسی بھی ہوتا ہے، یعنی جس میں پانچ حرف اصلی ہوں۔ جیسے سَفَرْجَلٌ۔

ان تینوں کی دو دو قسمیں ہیں: (۱) مجرد (۲) مزید۔

جس لفظ میں حروف اصلی کے سوا زائد نہ ہوں، وہ مجرد ہے۔ ثلاثی ہو یا رباعی یا خماسی۔

جس لفظ میں حروفِ اصلی کے سوا زائد بھی ہوں، وہ مزید ہے۔ بتعمیم مذکور۔

اسم میں زیادتی چار حرف سے زائد نہیں ہوتی اور نہ کوئی اسم مفرد سات حرف سے تجاوز کرتا۔ جس طرح فعل میں غایت زیادت تین حرف ہے اور کوئی صیغہ واحد مذکر غائب چھ حرف سے زائد نہیں ہوتا۔ میزان ثلاثی کے لئے تو فَعَلَ کافی، رباعی کے لئے لام ایک دفعہ مکرر ہوگا یعنی فَعْلَلَ اور خماسی کے لئے دوبار فَعْلَلِلٌ۔

اسم ثلاثی مجرد کے دس (۱۰) وزن ہیں: فَلْسٌ (پیسا)، فَرَسٌ (گھوڑا)، كَتِفٌ (مونڈھا)، عَـضُدٌ (بازو)، حِبْرٌ (دانشمند)، عِـنَبٌ (انگور)، اِبِلٌ (اونٹ)، قُـفْلٌ (تالا)، صُرَدٌ (لٹورا)، عنق (گردن)۔

اسم ثلاثی مزید کے اوزان بہت ہیں،بعض وہ اوزان جن کی زیادہ ضرورت پڑتی ہے، لکھے جاتے ہیں:

فَعْلَةٌ تعداد کے لئے ہوتا ہے، جیسے ضَرْبَةٌ ایک مرتبہ مارنا۔

فِعْلَةٌ حالت کے لئے ، جیسے رِکْبَةٌ گھوڑے پر بیٹھنے کی حالت۔

فُعْلَةٌ مقدار کے لئے ، جیسے اُکْلَةٌ کھانے کی مقدار۔

فُعَلَةٌ جیسے ضُحَکَةٌ جس پرلوگ ہنسیں، تُحفَةٌ جو چیز کسی کے پاس بھیجی جائے۔

فُعْلَةٌ مفعول کے لئے آتا ہے جیسے ضُحْکَةٌ جس پرلوگ ہنسیں،لُعْنَةٌ جس پرلوگ لعنت کریں۔

فِعَالٌ نفع کی خبر کے لئے آتا ہے جیسے خِیَاطٌ سوئی،نِصَاحٌ سینے کا دھاگا۔

فِعَالَةٌ استعمال کے لئے جیسے عِصَابَةٌ سر بند، قِلادَةٌ گردن بند۔ عِمَامَةٌ پگڑی۔

مِفْعَالٌ،مِفْعَلَة، مِفْعَلٌ کسی کام کے آلہ کے لئے ، جیسے مفتاح کنجی،مروحة پنکھا۔ مِکْسَۃٌ جھاڑو۔ مِسْعَرٌ کوڑا کرکٹ ،جس سے آگ سلگاتے ہیں وغیرہ ذلک۔

اسم رباعی مجرد کے پانچ (۵)وزن ہیں: جَعْفَرٌ، دِرْهَمٌ، زَبْرَجٌ، بُرْثُنٌ، قِمْطِرٌ ۔مزید فیہ اس کے بھی بہت ہیں مگر ثلاثی سے کم۔

اسم خماسی مجرد کےصرف چار وزن ہیں:سَفَرجل، قدعمل،جَحْمَرِش، قِرْطَعْب۔مزید فیہ اس کے بہت ہی کم ہیں صرف پانچ صیغے ہیں:عَضْرَفُوط، قبعشر، قرطبوس، خُزَعْبِیْل، خَنْدَرِیْسٌ۔

فصل سوم

پہلے بیان ہو چکا کہ ماضی اورمضارع دونوں بحرکات ثلثہ آتے ہیں یعنی دونوں کا عین کلمہ کبھی مفتوح ہوتا ہے کبھی مضموم کبھی مکسوراور ثلاثی مجرد میں ماضی کومضارع کے ساتھ جب لحاظ کرتے ہیں تو اس کو باب بولتے ہیں، اس اعتبار سے ثلاثی مجرد کے نو باب ہونے چاہئے تھے جیسا کہ تین کوتین میں ضرب دینے سے ظاہر ہے۔مگر فَعُلَ یَفْعِلُ متروک الاستعمال ہے۔اس لئے آٹھ (۸) باقی رہ گئے۔ان آٹھ میں پانچ مطرد یعنی کثیر الاستعمال ہیں اور تین شاذ کہ استعمال ان کا کم ہوتا ہے۔ابواب مطرد یہ ہیں:

باب اول (۱): نصر ینصر بفتح عین ماضی وضم عین مضارع، مصدرۂ النصر و النصرۃ مدد کرنا۔

گردان: نَصَرَ یَنْصُرُ نَصْراً فہو نَاصِرٌ نُصِرَ یُنْصَرُ نَصْرًا فہو مَنْصُوْرٌ الامر منہ اُنْصُرْ والنہی عنہ لاتَنْصُرْ الظرف منہ مَنْصَرٌ والآلۃ منہ مِنْصَرٌ وَمِنْصَرَۃٌ ومِنْصَارٌ وتثنیتہما مَنْصَرَانِ ومِنْصَرَانِ والجمع منہما مَنَاصِرُ ومَنَاصِیْرُ افعل التفضیل منہ اَنْصَرُ والمونث منہ نُصْرٰی وتثنیتہما اَنْصَرَانِ ونُصْرَیَانِ والجمع منہما اَنْصَرُوْنَ وَاَنَاصِرُ ونُصَرٌ ونُصْرَیَاتٌ۔

☆ اَلطَّلَبُ ڈھونڈنا، اَلدَّخُوْلُ داخل ہونا، اَلْقَتْلُ مار ڈالنا۔

باب دوم (۲): ضَرَبَ یَضْرِبُ بفتح عین ماضی وکسر عین مضارع، مصدرہ اَلضَّرْبُ وَالْضَّرْبَۃُ مارنا۔

گردان: ضَرَبَ یَضْرِبُ ضَرْباً فہو ضَارِبٌ ضُرِبَ یُضْرَبُ ضَرْبًا فہو مَضْرُوْبٌ الامر منہ اِضْرِبْ والنہی عنہ لَاتَضْرِبْ الظرف منہ مَضْرَبٌ والالۃ منہ مِضْرَبٌ ومِضْرَبَۃٌ ومِضْرَابٌ وتثنیتہما مَضْرَبَانِ ومِضْرَبَانِ والجمع منہما مَضَارِبُ ومَضَارِیْبُ افعل التفضیل منہ اَضْرَبُ والمونث منہ ضُرْبٰی وتثنیتہما اَضْرَبَانِ وضُرْبَیَانِ والجمع منہما اَضْرَبُوْنَ واَضَارِبُ وضُرَبٌ وضُرْبَیَاتٌ۔

☆ اَلْغُسْلُ دھونا، اَلْغَلْبُ، غلبہ کرنا۔ اَلْفَصْلُ، جدا کرنا۔

باب سوم (۳): سَمِعَ یَسْمَعُ بکسر عین ماضی وفتح عین مضارع۔ مصدرۂ اَلسَّمْعُ وَالسَّمَاعُ سننا۔

گردان: سَمِعَ یَسْمَعُ سَمْعاً فھوسَامِعٌ وسُمِعَ یُسْمَعُ سَمْعاً فھو مَسْمُوْعٌ الامر منہ اِسْمَعْ والنھی عنہ لاتَسْمَعْ الظرف منہ مَسْمَعٌ والالۃ منہ مِسْمَعٌ ومِسْمَعَۃٌ ومِسْمَاعٌ وتثنیتھما مَسْمَعَانِ ومِسْمَعَانِ والجمع منھما مَسَامِعُ ومَسَامِیْعُ افعل التفضیل منہ اَسْمَعُ والمونث سُمْعٰی وتثنیتھما اَسْمَعَانِ وسُمْعَیَانِ والجمع منھما اَسْمَعُوْنَ واَسَامِعُ وسُمَعٌ وسُمْعَیَاتٌ۔

اَلْعِلْمُ جاننا، اَلشَّھَادَۃُ گواہی دینا، اَلْحَمْدُ، تعریف کرنا۔ ان تین کو باب اصول کہتے ہیں۔ اس لئے کہ عین مضارع کی حرکت عین ماضی کے مخالف ہے اور اصل یہی ہے کہ جب ماضی کے معنی مخالف معنی

مضارع کے ہیں تو حرکت میں بھی مخالفت ہو۔

باب چھارم (۴): فَتَحَ یَفْتَحُ بفتح عین ہردو مصدرہٗ اَلْفَتْحُ کھولنا۔

گردان: فَتَحَ یَفْتَحُ فَتْحاً فھو فَاتِحٌ وفُتِحَ یُفْتَحُ فَتْحاً فھو مَفْتُوْحٌ الامر منه اِفْتَحْ والنھی عنه لاتَفْتَحْ الظرف منه مَفْتَحٌ والالة منه مِفْتَحٌ ومِفْتَحَةٌ ومِفْتَاحٌ وتثنیتھما مَفْتَحَانِ ومِفْتَحَانِ والجمع منھما مَفَاتِحُ ومَفَاتِیْحُ افعل التفضیل منه اَفْتَحُ والمونث فُتْحیٰ وتثنیتھما اَفْتَحَانِ وفُتْحَیَانِ والجمع منھما اَفْتَحُوْنَ اَفَاتِحُ فُتَحٌ وفُتْحَیَاتٌ☆ اَلْمَنْعُ روکنا،اَلصَّبْغُ رنگنا،اَلسَّلْخُ چمڑا کھینچنا(اتارنا)۔

فائدہ : جوکلمہ صحیح کہ اس باب سے ہوگا اس کے عین یالام کلمہ کی جگہ حروف حلقی سے کوئی حرف ہونا ضرور ہے۔اگرچہ یہ ضرور نہیں کہ جس کے عین یالام کی جگہ حرف حلقی ہو۔وہ اس باب سے ہو۔جیسے دخول بلوغ سمع شھادت۔

حرف حلقی ہیں یہ چھ اے مہ لقا ☆ عین وغین وہمزہ ہاوحاوخا

باب پنجم (۵): کَرُمَ یَکْرُمُ بضم عین ہردو۔ مصدرہٗ اَلْکَرَمُ وَالْکَرَامَةُ: بزرگ ہونا۔

گردان۔ کَرُمَ یَکْرُمُ کَرَماً وَکَرَامَةً فھو کَرِیْمٌ الامر منه اُکْرُمْ والنھی عنه لاتَکْرُمْ الظرف منه مَکْرَمٌ والالة منه مِکْرَمٌ ومِکْرَمَةٌ ومِکْرَامٌ وتثنیتھما مَکْرَمَانِ ومِکْرَمَانِ والجمع منھما مَکَارِمُ ومَکَارِیْمُ افعل التفضیل منه اَکْرَمُ المونث منه کُرْمیٰ و ثنیتھما اَکْرَمَانِ وَکُرْمَیَانِ والجمع منھما اَکْرَمُوْنَ واَکَارِمُ وَکُرَمٌ وَکُرْمَیَاتٌ۔

القرب نزدیک ہونا،البعد دور ہونا،الکثرۃ بہت ہونا۔

فائدہ: یہ باب لازم ہے اس لئے اس کا مجہول نہیں آتا، نہ یہ مفعول کو چاہتا ہے اور اس کا اسم فاعل فعیل کے وزن پر آتا ہے۔

فصل چھارم:

شاذ کے تین باب یہ ہیں۔

۶۔ **باب اول**:حَسِبَ یَحْسِبُ بکسر عین ہردومصدرہٗ الحسب والحسبان گمان کرنا۔

گردان: حَسِبَ یَحْسِبُ حَسْباً وحِسْبَاناً فھو حَاسِبٌ وحُسِبَ یُحْسَبُ حَسْباً وحِسْبَاناً فھو مَحْسُوْبٌ الامر منه اِحْسِبْ والنھی عنه لاتَحْسِبْ الظرف منه مَحْسِبٌ والالة منه مِحْسَبٌ ومِحْسَبَةٌ مِحْسَابٌ وتثنیتھما مَحْسِبَانِ ومِحْسَبَانِ والجمع منھما مَحَاسِبُ ومَحَاسِیْبُ افعل التفضیل منه اَحْسَبُ والمونث حُسْبیٰ وتثنیتھما اَحْسَبَانِ وحُسْبَیَانِ والجمع منھما اَحْسَبُوْنَ واَحَاسِبُ حُسَبٌ وحُسْبَیَاتٌ۔

اَلْوَرَعُ پرہیزگار رہنا، اَلْوَرَمُ سوجنا، الوطی روندنا۔

۷۔**باب دوم**: فَضِلَ یَفْضُلُ *بکسر عین اول وضم عین ثانی۔* مصدرہٗ اَلْفَضْلُ *زیادہ ہونا۔*

گردان:۔ فَضِلَ یَفْضُلُ فَضْلاً فھو فَاضِلٌ وفُضِلَ یُفْضُلُ فَضْلًا فھو مَفْضُوْلٌ الامر منه اُفْضُلْ والنھی عنه لاتَفْضُلْ الظرف منه مَفْضَلٌ والالة منه مِفْضَلٌ ومِفْضَلَةٌ ومِفْضَالٌ وتثنیتھما مَفْضَلَانِ ومِفْضَلَانِ والجمع منھما مَفَاضِلُ ومَفَاضِیْلُ افعل التفضیل منه اَفْضَلُ والمونث منه فُضْلیٰ وتثنیتھما اَفْضَلَانِ وفُضْلَیَانِ والجمع منھما اَفْضَلُوْنَ واَفَاضِلُ فُضَلٌ وفُضْلَیَاتٌ۔

اَلْحُضُوْرُ *حاضر ہونا۔*

۸۔**باب سوم** : کَوُدَ یَکْوَدُ *کہ بعد تعلیل* کاد یکاد *ہوا۔* مصدرہ الکود والکیدودة *نزدیک ہونا۔*

گردان: کَادَ یَکَادُ کَوْداًو کَیْدُوْدَةً فھو کَائِدٌ وکِیْدَ یُکَادُ کَوْداًو کَیْدُوْدَةً فھو مَکُوْدٌ الامر منه کَدْوالنھی عنه لاتَکَدْ الظرف منه مَکَادٌ والالة منه مِکْوَدٌو مِکْوَدَةٌ ومِکْوَادٌوتثنیتھمامَکَادَانِ ومِکْوَدَانِ والجع منھمامَکَاوِدُومَکَاوِیْدُ افعل التفضیل منه اَکْوَدُ والمونث منه کُوْدیٰ وتثنیتھمااَکْوَدَانِ وکُوْدَیَانِ والجمع منھمااَکْوَدُوْنَ واَکَاوِدُ وکُوَدٌو کُوْدَیَاتٌ۔

فائدہ ۔*جو ماضی کہ مضموم العین ہو، اس کا مضارع بھی مضموم العین ہوگا سوائے اس ایک باب کے کہ باوجود ماضی مضموم العین ہونے کے مضارع مفتوح العین ہے۔*

فصل پنجم

ثلاثی مزید کی دوقسم ہے: **مطلق ملحق**۔ جس کلمہ میں کوئی حرف اس لئے بڑھایا جائے تا کہ وہ کلمہ دوسرے کلمہ کے وزن پر ہوجائے اور جواحکام اس کے ہیں اس پر بھی جاری ہوسکیں اس کو ملحق کہتے ہیں اور جوایسانہ ہووہ مطلق ہے۔ مطلق کی دوقسم ہے:

باہمزہ وصل بے ہمزہ وصل۔ تعریف نام ہی سے ظاہر ہے باہمزہ وصل کے مشہور نو (۹) باب یہ ہیں۔

۹۔**باب اول**: افتعال جیسے الاجتناب پرہیز کرنا۔

گردان: **اِجْتَنَبَ یَجْتَنِبُ اِجْتِنَابًافھو مُجْتَنِبٌ و اُجْتُنِبَ یُجْتَنَبُ اِجْتِنَابًافھو مُجْتَنَبٌ الامر منه اِجْتَنِبْ والنھی عنه لاتَجْتَنِبْ**۔

الاقتناص، شکارکرنا۔ **الالتماس**، ڈھونڈھنا. **الاحتمال**، اٹھانا۔نشانی جملہ ابواب باہمزہ وصل کی ماضی وامر میں ہمزۂ وصل زائد ہونااور خاص اس باب کی فااورعین کلمہ کے درمیان تا زائد ہونا ہے۔

فائدہ : باب افتعال اوراسی طرح دیگرابواب باہمزۂ وصل کاہمزہ حالت وصل میں گرجاتا ہےاسی لئے ماو لا لانے کی صورت میں مَااِجْتَنَبَ نہ پڑھاجائے گا بلکہ مَااجْتنبَ لَااجْتنبَ پڑھا جائے گا۔ نیز یہ بھی خیال رہے کہ ثلاثی مزیداوررباعی کااسم فاعل ان کی مضارع کے وزن پرآتا ہے اورعلامت مضارع کی جگہ میم مضموم ہوتی ہے اوراسم فاعل میں آخری حرف کے ماقبل مکسور ہوتا ہے اوراسم مفعول میں مفتوح اوراسم ظرف ہموزن اسم مفعول ہوتا ہے۔اسم آلہ کے لئے مصدر پرلفظ مَابِهٖ بڑھائیں گے جیسے مَابِهٖ الْاِقتناصُ اوراسم تفضیل کے لئے مصدرمنصوب پرلفظ اَشَدُّ لاتے ہیں جیسے اَشَدُّاجتنابًا جس طرح ثلاثی مجرد کے الفاظ لون وعیب میں کہتے ہیں: اَشَدُّحُمْرَةً و اَشَدُّصَمما۔

۱۰۔**باب دوم**: اِسْتِفْعَالٌ جیسے اَلِاسْتِنْصَارُ مدد چاہنا۔

گردان: **اِسْتَنْصَرَ یَسْتَنْصِرُ اِسْتِنْصَاراً فھو مُسْتَنْصِرٌ و اُسْتُنْصِرَ یُسْتَنْصَرُ فھو مُسْتَنْصَرٌ الامر منه اِسْتَنْصِرْ والنھی عنه لاتَسْتَنْصِرْ** ۔

الاستغفار، مغفرت چاہنا۔**الاستنفار**، بھاگنا۔ **الاستمتاع**، نفع اٹھانا۔

علامت اس باب کی قبل فاکلمہ کے سین اورتا زائد ہونا ہے یہ دونوں باب لازم متعدی دونوں آتے ہیں۔

۱۱۔**باب سوم**:انفعال: جیسے الانفطار ،پھٹ جانا۔

گردان: اِنْفَطَرَ يَنْفَطِرُ اِنْفِطَارًا فهو مُنْفَطِرٌ الامر منه اِنْفَطِرْ و النهى عنه لاتَنْفَطِرْ

.الانصراف پھرجانا الانقلاب بدل جاناالانشعاب شاخ درشاخ ہونا۔اس کی علامت یہ ہے کہ فاکلمہ کےقبل نون زائد ہوتا ہے۔

فائدہ: جس لفظ کا فاکلمہ نون ہو باب انفعال سے نہ آئیگا اگر معنی انفعال کا ادا کرنا مقصود ہوتو اس کو باب افتعال میں لے جائیں گے جیسے الانتکاس سرنگوں ہونا۔

۱۲۔**باب چھارم**:اِفْعِلاَلٌ جیسے :اَلْاحمِرَارُ،سرخ ہونا۔

گردان: اِحْمَرَّ يَحْمَرُّ اِحْمِرَارًافهو مُحْمَرٌّ الامر منه اِحْمَرَّ اِحْمَرِّ اِحْمَرِرْ والنهى عنه لاتَحْمَرَّ لاتَحْمَرِّ لاتَحْمَرِرْ۔

اَلْاِخْضِرَارُ، سبز ہونا۔ اَلْاِصْفِرَارُ،زرد ہونا۔اَلْاِبْلِقَاقُ،ابلق ہونا،سیاہ سفید ہونا۔

علامت اس کی لام کا مکرر ہونا اور ماضی میں بعد ہمزہ وصل کے چار حرف ہونا۔

۱۳۔**باب پنجم**:اِفْعِيلاَلٌ جیسے اَلْاِدْهِيمَامُ سخت سیاہ ہونا۔

گردان:اِدْهَامَّ يَدْهَامُّ اِدْهِيمَامًا فهو مُدْهَامٌّ الامر منه اِدْهَامَّ اِدْهَامِّ اِدْهَامِمْ النهى عنه لاتَدْهَامَّ لاتَدْهَامِّ لاتَدْهَامِمْ۔

اَلْاِكْمِيتَاتُ، گھوڑے کا کمیت ہونا۔اَلْاِشْهِيبَابُ،گھوڑے کا سفید ہونا۔اَلْاِسْحِرَارُ،ہمراز ہونا۔

علامت اس کی تکرار لام ہے اور لام کے قبل الف زائد ہونا جو مصدر میں یا سے بدل جاتا ہے۔

۱۴۔**باب ششم**: اِفْعِيْعَالٌ جیسے اَلْاِخْشِيْشَانُ سخت کھردرا ہونا۔

گردان: اِخْشَوْشَنَ يَخْشَوْشِنُ اِخْشِيْشَانًا فهو مُخْشَوْشِنٌ الامر منه اِخْشَوْشِنْ والنهى عنه لاتَخْشَوْشِنْ۔

اَلْاِخْلِيْلاَقُ ،کپڑے کا پورانہ ہونا۔ اَلْاِمْلِيْلاَحُ ،پانی کا کھاری ہونا۔ اَلْاِحْدِيْدَابُ، کبڑا ہونا۔

علامت اس کی عین کا مکرر ہونا اور دونوں کے درمیان واؤ کا زائد ہونا جو مصدر میں یا سے بدل جاتا ہے۔

فائدہ: یہ چاروں باب لازم ہیں، مگر باب ششم کبھی متعدی بھی آتا ہے۔ اِحْلَوْلَیْتُہٗ میں نے اس کو شیریں گمان کیا۔

۱۵۔**باب ہفتم**: اِفْعِوَّالٌ جیسے اَلْاِجْلِوَّاذُ، دوڑنا۔

گردان: اِجْلَوَّذَ یَجْلَوِّذُ اِجْلِوَّاذًا فھو مُجْلَوِّذٌ الامر منه اِجْلَوِّذْ والنھی عنه لاتَجْلَوِّذْ۔

اَلْاِخْرِوَّاطُ، لکڑی تراشنا۔ اَلْاِعْلِوَّاطُ، اونٹ کی گردن میں قلادہ باندھنا۔

علامت اس باب کی عین ولام کے درمیان واؤ مکرر اور الف زائد ہونا۔

۱۶۔**باب ہشتم**: اِفَّاعُلٌ جیسے اَلْاِثَّاقُلُ، بوجھل ہونا۔

گردان: اِثَّاقَلَ یَثَّاقَلُ اِثَّاقُلاً فھو مُثَّاقِلٌ الامر منه اِثَّاقَلْ والنھی عنه لَاتَثَّاقَلْ۔

اَلْاِسَّاقُطُ، میوہ درخت سے گرانا۔ اَلْاِشَّابُہٗ، ہم شکل ہونا۔ اَلْاِصَّالُحُ، آپس میں میل کرنا۔

علامت اس کی فاکلمہ کو مکرر ہونا ہے۔

۱۷۔**باب نہم**: اِفَّعُلٌ جیسے اَلاطَّھر، پاک ہونا۔

گردان: اِطَّھَّرَ یَطَّھَّرُ اِطَّھُّرًافھو مُطَّھِّرٌ الامر منه اِطَّھِّرْ والنھی عنه لَاتَطَّھَّرْ۔

اَلْاِضَّرُّعُ، زاری کرنا۔ اَلْاِجَّنُّبُ، دور ہونا۔ اَلْاِذَّکُّرُ، یاد کرنا۔

علامت اس باب کی فاوعین کلمہ مکرر ہونا، ثلاثی مزید باہمزہ وصل کے مشہور یہ نو (۹) باب ہیں اور ان میں مشہورتر صرف ۷؍باب پہلے کے ہیں۔ اسی لئے اکثر کتابوں میں صرف انہیں سات پر اکتفا کیا ورنہ اس کے چار باب اور باقی ہیں مگر بہت قلیل الاستعمال ہیں۔

۱۸۔**باب دہم**: اِفْعِیَّالٌ جیسے الاھبیَّاخ خراماں خراماں چلنا۔

گردان: اِھْبَیَّخَ اھبیاخاً فھو مھبیخ الامر منه اھبیخ والنھی عنه لاتھبیخ۔ علامت اس کی بعد عین کلمہ یا مشدد زائد ہونا۔

۱۹۔**باب یازدھم**:افتعأل جیسے الاستلأم،پتھر کو ہاتھ یا لب سے گھسنا۔

گردان: استلأم یستلئم استلأمافھو مستلئم و استلئم یستلأم استلأما فھو مستلأم الامر منه استلئم و النھی عنه لاتستلئم ۔علامت اس کی فاکلمہ کے بعد تا اور عین کے بعد ہمزہ زائد ہونا۔

۲۰۔**باب دوازدھم**:افعیلاء جیسے الاذلیلاء، کام کے خیال سے جلدی کرنا۔

گردان:اذلولی یذلولی اذلیلاءً فھو مذلُولاً الامر منه اذلول و النھی عنه لاتذلول علامت عین کے بعد واو اور لام کے بعد یا زائدہ ہوتا ہے۔

۲۱۔**باب سیزدھم**: اِفْتِلّالٌ جیسے الاِسْتِلْقاءُ،چت لیٹنا۔

گردان:اِسْتَلقأَ یستلقِیُ اِسْتِلْقاءً فھو مُستَلْقِیٌ الامر منه استلقیٔ و النھی عنه لاتستَلْقِیْ . علامت اس کی عین کے قبل تا اور لام کے بعد ہمزہ زائدہ ہونا ہے۔

فصل ششم:

ثلاثی مزید مطلق بے ہمزۂ وصل کے پانچ باب ہیں اور اس کے باب اول کا ہمزہ قطعی ہے، وصلی نہیں۔ اسی لیے حالت وصل میں نہیں گرتا۔

۲۲۔**باب اول**: اِفْعَالٌ جیسے اَلْاِکْرَامُ،بزرگی کرنا۔

گردان:اَکْرَمَ یُکْرِمُ اِکْرَاماً فھو مُکْرِمٌ و اُکْرِمَ یُکْرَمُ اِکْرَاماً فھو مُکْرَمٌ الامر منه اَکْرِمْ و النھی عنه لاتکْرِمْ۔

اَلْاِسْلَامُ (مسلمان ہونا) اَلْاِذْھَابُ (لیجانا)۔اَلْاِکْمَالُ (پورا کرنا) علامت اس کی فاکلمہ کے قبل ہمزۂ قطعی ہونا۔

فائدہ :باب افعال وتفعیل اور اسی طرح تمام وہ ابواب جن کا ماضی چار حرفی ہو،ان میں علامت مضارع معروف میں مضموم ہوتی ہے جیسے یُکْرِمُ یُصرِّفُ یُقاتِلُ یُبعثِرُ یُجَلْبِبُ ۔

۲۳۔**باب دوم**: تَفْعِيلٌ جیسے اَلتَّصْرِيْفُ (پھیرنا)۔

گردان: صَـرَّفَ يُـصَـرِّفُ تَـصْـرِيْفاً فهو مُصَرِّفٌ و صُرِّفَ يُصرَّفُ تَصْرِيْفاً فهو مُصَرَّفٌ الامر منه صَرِّفْ و النهى عنه لاتُصَرِّفْ۔

اَلتَّعْجِيْلُ (جلدی کرنا) اَلتَّمْكِيْنُ (جگہ دینا) اَلتَّقْدِيْمُ (آگے کرنا) علامت اس کی عین ولام کے درمیان یا زائد ہونا اور ماضی کا عین کلمہ مشدد ہونا۔

۲۴۔**باب سوم**: تَفَعُّلٌ جیسے اَلتَّقَبُّلُ (قبول کرنا)

گردان: تَـقَـبَّـلَ يَتَـقَـبَّـلُ تَـقَـبُّلاً فهو مُتَقَبِّلٌ و تُقُبِّلَ يُتقَبَّلُ تَقَبُّلاً فهو مُتَقَبَّلٌ الامر منه تَقَبَّلْ و النهى عنه لاتَتَقَبَّلْ۔

اَلتَّفَكُّهُ (میوہ کھانا) اَلتَّلَبُّثُ (دیر کرنا) اَلتَّبَسُّمُ (مسکرانا) علامت اس کی عین کلمہ مشدد ہونا اور ماضی میں قبل فا کے تا زائد ہونا۔

۲۵۔**باب چهارم**: تفاعُلٌ جیسے اَلتَّقَابُلُ (روبرو ہونا)

گردان: تَـقَـابَـلَ يَتَـقَـابَـلُ تَـقَـابُـلاً فهو مُتَقَابِلٌ و تُقُوْبِلَ يُتقَابَلُ تَقَابُلاًفهو مُتَقَابَلٌ الامر منه تَقَابَلْ و النهى عنه لاتَتَقَابَلْ۔

اَلتَّـخَـافُتُ (چپکے چپکے بات بولنا) اَلتَّـعَارُفُ (ایک دوسرے کو پہچاننا) اَلتَّـفَـاخُرُ (ایک دوسرے پر فخر کرنا)

علامت اس کی فاکلمہ کے قبل تا اور فا وعین کے درمیان الف زائد ہونا۔ فائدہ: جب باب تفعل اور تفاعل اور اسی طرح تفعلل میں دو تا اول کلمہ میں جمع ہوں تو ایک کو حذف کرنا بھی جائز ہے جیسے تتقبّل کو تقبّلُ اور تتقابل کو تقابل پڑھنا۔

۲۶۔**باب پنجم**: مُفَاعَلَةٌ جیسے: اَلمُقَاتَلَةُ (کشت وخون کرنا)

گردان: قَـاتَلَ يُقَاتِلُ مُقَاتَلَةً فهو مُقَاتِلٌ و قُوْتِلَ يُقاتَلُ مُقَاتَلَةً فهو مُقَاتَلٌ الامر منه قَاتِلْ و النهى عنه لاتُقَاتِلْ۔

اَلْمُخَادَعَۃُ (دھوکا دینا)اَلْمُبَارَکَۃُ (برکت لینا)اَلْمُشَاتَمَۃُ (گالی گلوج کرنا) علامت اس کی صرف فاو عین کے درمیان میں الف زائد ہونا۔

مقتضی ترتیب کا یہ تھا کہ ابواب ثلاثی مزید مطلق کے بعد ابواب ثلاثی مزید ملحق بیان ہوتے پھر رباعی مگر چونکہ ملحق کا وجود ملحق بہ پر موقوف ہے، اس لیے تقدیم رباعی ضروری ہے۔

فصل ہفتم

رباعی مجرد وہ فعل ہے جس کے ماضی میں صرف چار حرف اصلی ہی ہوں، اس کا صرف ایک ہی باب ہے اور وہ لازم ومتعدی دونوں آتا ہے۔

۲۷۔**باب** فَعْلَلَۃٌ جیسے: اَلبَعْثَرَۃُ (برانگیختہ کرنا)

گردان: بَعْثَرَ یُبَعْثِرُ بَعْثَرَۃً فھو مُبَعْثِرٌ و بُعْثِرَ یُبَعْثَرُ بَعْثَرَۃً فھو مُبَعْثَرٌ الامر منه بَعْثِرْ و النهی عنه لاتُبَعْثِرْ۔

اَلعَسْکَرَۃُ (لشکر بنانا) اَلقَنْطَرَۃُ (پل باندھنا) اَلزَعْفَرَۃُ (زعفرانی رنگنا) اس باب کی علامت چاروں حرف اصلی ہونا ہے اس باب کا مصدر فعلال کے وزن پر بھی آیا ہے جیسے زلزالٌ (ہلا دینا)۔

فصل ہشتم

رباعی مزید وہ فعل ہے کہ اس کے ماضی میں چار حرف اصلی کے علاوہ زائد بھی ہوں، اس کی دو قسم ہیں: باہمزۂ وصل بے ہمزۂ وصل۔ بے ہمزۂ وصل کا صرف ایک ہی باب ہے۔

۲۸۔**باب** تَفَعْلُلٌ جیسے اَلتَّسَرْبُلُ (کپڑا پہننا)

گردان: تَسَرْبَلَ یَتَسَرْبَلُ تَسَرْبُلاً فھو مُتَسَرْبِلٌ الامر منه تَسَرْبَلْ و النهی عنه لاتَتَسَرْبَلْ۔

اَلتَّبَرْقُعُ (برقع پہننا)اَلتَّزَنْدُقُ (زندیق ہونا)اَلتَّبَخْتُرُ (ناز سے چلنا) علامت اس کی قبل حروف اصلی کے تا زائد ہونا۔ باہمزۂ وصل کے دو باب ہیں۔

۲۹۔**باب اول**: اِفعِلَّالٌ جیسے: اَلِاقْشِعْرَارُ (رونگٹے کھڑے ہونا)

گردان: اِقْشَعَرَّ یَقْشَعِرُّ اِقْشِعْرَاراً فھو مُقْشَعِرٌّ الامر منه

اِقْشَعِرَّ اِقْشَعِرِّ اِقْشَعْرِرْ والنهى عنه لاتَقْشَعِرَّ لاتَقْشَعِرِّ لاتَقْشَعْرِرْ

اَلْاِقْمِطْرَارُ (بہت ناخوش ہونا) اَلْاِزْمِهْرَارُ (آنکھ کا سرخ ہونا) اَلْاِشْمِخْرَارُ (بلند ہونا) علامت اس باب کی علاوہ چار حرف اصلی ایک لام زائد ہونا اور ماضی میں لام کلمہ مشدد ہونا۔

۳۰۔**باب دوم**: اِفْعِنْلَالٌ جیسے: اَلْاِبْرِنْشَاقُ (خوش ہونا)

گردان: اِبْرَنْشَقَ يَبْرَنْشِقُ اِبْرِنْشَاقاً فهو مُبْرَنْشِقٌ، الامر منه اِبْرَنْشِقْ والنهى عنه لاتَبْرَنْشِقْ۔

اَلْاِحْرِنْجَامُ (جمع ہونا) اَلْاِعْرِنْكَاسُ (بال کا سیاہ ہونا) اَلْاِبْلِنْدَاحُ (جگہ کا کشادہ ہونا) علامت اس باب کی عین ولام کے درمیان نون زائد ہونا۔

فصل نهم

ثلاثی مزید ملحق برباعی کی بھی دو قسم ہیں: ملحق برباعی مجرد، ملحق برباعی مزید۔ ملحق برباعی مجرد کے سات (۷) باب ہیں۔

۳۱۔**باب اول**: فَعْلَلَةٌ جیسے: اَلْجَلْبَبَةُ (چادر اوڑھانا)

گردان: جَلْبَبَ يُجَلْبِبُ جَلْبَبَةً الخ......اَلشَّمْلَلَةُ (جلدی کرنا) علامت اس کی ایک لام زیادہ ہونا۔

۳۲۔**باب دوم**: فعْوَلَةٌ جیسے: اَلسروَلةُ (پائجامہ پہننا)

گردان: سَرْوَلَ يُسَرْوِلُ الخ......اَلجَهْوَرَةُ (زور سے بولنا) علامت اس کی عین کلمہ کے بعد واو زیادہ ہونا۔

۳۳۔**باب سوم**: فَيْعَلَةٌ جیسے: اَلصَيْطَرَةُ (مقرر کیا ہوا ہونا)

گردان: صَيْطَرَ يُصَيْطِرُ الخ......اَلْخَيْعَلَةُ (بے آستین کا کرتہ پہننا) اَلْهَيْمَنَةُ (گواہ ہونا) علامت اس باب کی فا کلمہ کے بعد یا زائد ہونا۔

۳۴۔**باب چهارم**: فَعْيَلَةٌ جیسے: اَلشَّرْيَفَةُ (کھیت کے بڑھے ہوئے پتے کو کاٹنا)

گردان: شَرْيَفَ يُشَرْيِفُ الخ...اَلْجَزْيَلَةُ (ملمع کرنا) علامت اس باب کی عین کلمہ کے بعد یا زائد ہونا۔

۳۵۔**باب پنجم**: فَوْعَلَةٌ جیسے:اَلْجَوْرَبَةُ (پائتابہ پہنانا)

گردان: جَوْرَبَ یُجَوْرِبُ الخ... اَلْحَوْقَلَةُ (بہت بوڑھا ہونا) علامت اس باب کی فاکلمہ کے بعد واوزیادہ ہونا۔

۳۶۔**باب ششم**: فَعْنَلَةٌ جیسے:اَلْقَلْنَسَةُ (ٹوپی پہنانا)

گردان: قَلْنَسَ یُقَلْنِسُ الخ.... علامت اس باب کی عین کلمہ کے بعد نون زیادہ ہونا۔

۳۷۔**باب ھفتم**: فَعْلاةٌ جیسے اَلْقَلْسَاةُ (ٹوپی پہنانا)

گردان: قَلْسیٰ یُقَلْسِی قَلْسَاةً فھو مُقَلْسٍ وقُلْسِیَ یُقَلْسیٰ قَلْسَاةً فھو مُقَلْسًی الامر منه قَلْسِ والنهی عنه لاتُقَلْسِ .

فصل دهم

ملحق برباعی مزید کی تین قسم ہیں: ملحق بہ تفعلل ، ملحق بہ افعنلال ، ملحق بہ افعلالٌ۔

ملحق بہ تَفَعْلُلٌ کے آٹھ (۸) باب ہیں۔

۳۸۔**باب اول**: تَفَعْلُلٌ جیسے:اَلتَّجَلْبُبُ (چادر پہننا)

گردان: تَجَلْبَبَ یَتَجَلْبَبُ الخ......علامت اس باب کی تکرار لام مع زیادت تاقبل فاکلمہ ہے۔

۳۹۔**باب دوم**: تَفَعْوُلٌ جیسے:التسرول (پائجامہ پہننا)

گردان: تَسَرْوَلَ یَتَسَرْوَلُ الخ ......علامت اس کی عین ولام کے درمیان واوزیادہ ہونا اور قبل فا کے تا آنا۔

۴۰۔**باب سوم**: تَفَیْعُلٌ جیسے: اَلتَّشَیْطُنُ (شیطان ہونا)

گردان: تَشَیْطَنَ یَتَشَیْطَنُ الخ......علامت اس کی فا کے قبل تا اور قبل عین یا زائد ہونا۔

۴۱۔**باب چھارم**: تَمَفْعُلٌ جیسے: اَلتَّمَسْکُنُ (مسکین ہونا)

گردان: تَمَسْکَنَ یَتَمَسْکَنُ الخ......علامت اس باب کی قبل فا کے تا اور میم زائد ہونا۔

۴۲۔**باب پنجم**: تَفَوْعُلٌ جیسے : اَلتَّجَوْرُبُ (پائتابہ پہننا)

گردان: تَجَوْرَبَ یَتَجَوْرَبُ الخ ......علامت اس باب کی فا سے قبل تا اور فا اور عین کے درمیان واوزائد ہونا۔

۴۳۔**باب ششم**: تَفَعُنُلٌ جیسے:اَلتَّقَلْنُسُ (ٹوپی پہننا)

گردان:تَقَلْنَسَ یَتَقَلْنَسُ الخ ......علامت اس باب کی قبل فا کے تا اور بعد عین کے نون زائد ہونا۔

۴۴۔**باب ھفتم**: تَفَعْلی جیسے:تَقَلْسِی (ٹوپی پہننا)

گردان:تَقَلْسٰی یَتَقَلْسٰی الخ...... علامت اس باب کی قبل فا کے تا اور بعد لام کے یا زائد ہونا۔

۴۵۔**باب ھشتم**: تَفَعْلُتٌ جیسے: اَلتَّعَفْرُتُ (خبیث ہونا)

گردان :تَعَفْرَتَ یَتَعَفْرَتُ الخ ......علامت اس باب کی قبل فا و بعد لام تا زائد ہونا۔غرض اس کے بجز تا قبل فا مثل مزیدات فصل نہم میں سوائے باب چہارم و ہشتم کے کہ اس میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک یہ ملحق نہیں ہے بلکہ تمسکن کی میم اور تعفرت کی تا آخر اصلی ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے۔

ملحق بہ افعنلال کے دو(۲)باب ہیں۔

۴۶۔**باب اول**: اِفْعِنْلَالٌ جیسے:اَلْاِقْعِنْسَاسُ (سینہ اور گردن نکال کر چلنا)

گردان:اِقْعَنْسَسَ یَقْعَنْسِسُ الخ......علامت اس باب کی نون بعد عین اور لام دوم کا زائد ہونا۔

۴۷۔**باب دوم**: اِفْعِنْلَاءٌ جیسے:اَلْاِسْلِنْقَاءُ (چت لیٹنا)

گردان:اِسْلَنْقٰی یَسْلَنْقِی الخ ......علامت اس باب کی عین کلمہ کے بعد نون اور لام کلمہ کے بعد یا زائد ہونا۔

ملحق بہ افعّلال کے چار(۴)باب ہیں،مگر مشہور تر صرف باب اول ہے۔

۴۸۔**باب اول**: اِفْوِعْلَالٌ جیسے:الا کوِھْدَادُ (کوشش کرنا)

گردان: اکوھدَّ یکوھدُّ الخ......علامت اس باب کی فا کلمہ کے بعد واو زیادہ ہونا اور لام کلمہ کا مکرر ہونا۔

۴۹۔**باب دوم**: اِفْعِئْلَالٌ جیسے:اَلْاِسْمِیْدَادُ(غصہ سے پھول جانا)

گردان:اسمادَّ یسمادُّ الخ ......علامت اس باب کی عین کلمہ کے بعد ہمزہ زائد ہونا اور تکرار لام ہے۔

۵۰۔**باب سوم**: اِفْعِلَّالٌ جیسے:الابیضَّاضُ (غایت درجہ سپید ہونا)

گردان:اِبْیَضَضَّ یَبْیَضَضُّ الخ......علامت اس باب کی آخر کلمہ میں دو لام زیادہ ہونا۔

۵۱۔**باب چهارم**: اِفْعِوْلالٌ جیسے: اَلاِعْثِوْجاجُ کہ بعد تعلیل الاعثیجاج ہوا بمعنی جلدی کرنا۔

گردان: اعثوَّج یئثوِّجُ الخ...... علامت اس باب کی عین کلمہ کے بعد واو زائد اور لام کلمہ مکرر ہونا۔

بالجملہ تمام ابواب ۵۱/ ہیں: ۵/ ثلاثی مجرد مطرد۔۳/ ثلاثی مجرد شاذ۔۱۳/ ثلاثی مزید مطلق باہمزۂ وصل۔۵/ بے ہمزۂ وصل۔ ۱/ رباعی مجرد۔۱/ رباعی مزید بے ہمزۂ وصل۔۲/ رباعی مزید باہمزۂ وصل۔۷/ ملحق برباعی مجرد۔۱۴/ ملحق برباعی مزید۔

مگران میں مشہور اور کثیر الاستعمال صرف ۴۰/ ہیں۔۶/ ثلاثی مجرد ۷/ ثلاثی مزید باہمزۂ وصل ۵/ بے ہمزہ وصل، ۱/ رباعی مجرد، ۱/ رباعی مزید بے ہمزہ وصل ۲/ باہمزہ وصل ۷/ ملحق برباعی مجرد، ۱۱/ ملحق برباعی مزید جو ہر قسم کے اول میں ذکر کیے گئے۔

تیسرا باب تعلیل کے بیان میں اور اس میں پانچ فصلیں ہیں

جملہ اسماء وافعال کی چار قسمیں ہیں: صحیح، مہموز، معتل، مضاعف۔

صحیح وہ کلمہ ہے کہ حروف اصلی سے کوئی حرف علت وہمزہ اور دو حرف ایک جنس کے نہ ہوں جیسے: ضَـرَبَـا اور جس کے حرف اصلی کی جگہ ہمزہ ہو تو مہموز ہے۔اس کی تین قسمیں ہیں۔مہموز فا یعنی فا کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو جیسے امرٌ اَمَرَ اور اگر عین کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو، تو مہموز العین ہے جیسے: سأل رأس اور جس کے لام کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو، وہ مہموز اللام جیسے: قرأ کلاء۔

جس کے حروف اصلی میں سے کوئی حرف حرف علت ہو اس کو معتل کہتے ہیں۔حرف علت تین ہیں وای اس کو اخت حرکت بھی کہتے ہیں۔ واو اخت ضمہ ہے اور الف اخت فتح یا اخت کسرہ، یا یہ حرکات نصف ان حروف کے ہیں انہیں حرف علت کو جب وہ ساکن ہوں اور ماقبل کی حرکت موافق ہو تو مدہ کہتے ہیں اور اگر مخالف ہو تو لین ہے۔

معتل کی دو قسم ہیں: معتل بیک حرف اور معتل بدو حرف، اس کو لفیف بھی کہتے ہیں۔

معتل بیک حرف کی بھی تین قسم ہیں: معتل فا جس کے فا کلمہ کی جگہ حرف علت ہو، اس کو مثال بھی کہتے ہیں جیسے وَعَدَ یَسَرَ۔

معتل عین جس کے عین کلمہ کی جگہ حرف علت ہو، اس کو اجوف بھی کہتے ہیں جیسے قولٌ بیعٌ۔

معتل لام جس کے لام کلمہ کی جگہ حرف علت ہو اس کو ناقص بھی کہتے ہیں جیسے دَلْوٌ ظَبْیٌ۔

لفیف کی دوقسم ہیں:لفیف مفروق،لفیف مقرون۔

مفروق وہ کہ فاولام کی جگہ حرف علت ہوجیسے وقی وشی اورلفیف مقرون جس کے فاوعین کی جگہ یا عین ولام کی جگہ حرف علت ہوجیسے ویلٌ یومٌ طیٌّ حیٌّ اورمعتل کبھی سہ حرفی بھی آتا ہے،مگر بہت کم جیسے واوٌّ یایٌّ کہ اصل میں ویوٌ اور یویٌ ہے۔

مضاعف جس کے حروف اصلی کی جگہ دوحرف ایک جنس کے ہوں۔

اس کی بھی دوقسم ہیں: مضاعف ثلاثی جس کے عین ولام ایک جنس کے ہوں جیسے سببٌ عددٌ۔

مضاعف رباعی جس کے فاولام اول وعین ولام ثانی ایک جنس کے ہوں جیسے زَلْزَلَ مضمض۔

صحیح چھوڑ کر یہ دس صورتیں بسائط کی ہیں، جوصرف مہموز ہیں یا معتل یا مضاعف اوران کے علاوہ دس قسم مرکبات کی ہیں، جودوسے مرکب ہوں مثلاً مضاعف ومہموز فاجیسے امَّ اُمٌّ، مضاعف ومثال جیسے ودَّ وُدٌّ مہموز فاواجوف جیسے اوسٌ مہموز فاوناقص جیسے انّٰی مہموز فاولفیف مقرون جیسے اویٌ مہموز عین ومثال جیسے وأدٌ مہموزعین وناقص جیسے رأیٌ مہموزعین ولفیف مقرون جیسے وأیٌ مہموز لام ومثال جیسے ودءٌ مہموز لام واجوف جیسے نوءٌ۔

تعلیل وتغییر کلمات میں آٹھ طرح پر ہوتی ہے:

(۱)اسکان حرف سے حرکت کودورکردینا بنقل ہوجیسے یقول و یبیع اصل میں یقوُل یبیع تھایاباسقاط جیسے یدعو و یرمی کہ اصل میں یَدْعُوُ یَرْمِیُ تھا۔

(۲)تحریک یعنی ساکن کوحرکت دیدینا باوغام ہوجیسے مدَّ کہ اصل میں اُمْدُدتھایابلاادغام جیسے لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کہ اصل میں لَمْ یَکُنْ اَلْذِیْنَ تھا

(۳)حذف یعنی کسی حرف کوگرادینا جیسے قَدَفْلَحَ کہ اصل میں قَدْاَفْلَحَ تھا۔

(۴)زیادت یعنی کوئی حرف بڑھادینا جیسے ااَنْذَرْتَھُمْ کہ اصل میں ااَنْذَرْتُھُمْ تھا

(۵)ابدال یعنی ایک حرف کودوسرے حرف سے بدل دینا حرف علت ہوجیسے قَالَ بَاعَ کہ اصل میں قَوَلَ بَیَعَ تھایاغیرحرف علت جیسے دَسّٰھَا کہ اصل میں دَسَّسَھَا تھا۔

(۶)ادغام یعنی دوحرف کوایک کردینا متجانس ہوں،جیسے فَرَّ کہ اصل میں فَرَرَ یامتقارب جیسے وَعَدتُّ کہ اصل میں وَعَدْتُ تھا۔(۷)بین بین قریب ہویابعید جیسے سُئِلَ ہمزہ کودرمیان ہمزہ اوراس حرف کے پڑھنا جووفق حرکت ہمزہ ہوبین بین قریب ہے جیسے سُئِلَ میں ہمزہ کودرمیان ہمزہ اوریا کے

پڑھیں اور ہمزہ کو درمیان ہمزہ اور اس حرف کے پڑھنا جو وفق حرکت ماقبل ہمزہ کے ہو تو بین بین بعید ہے، جیسے سُئِلَ میں ہمزہ کو درمیان ہمزہ اور واو کے پڑھیں۔

یہ آٹھ قسم کی تعلیل و تغییر سب کو جامع ہیں، مگر تعلیل مہموز کو تـــخــفیف اور تغییر معتل کو اعلال اور تصرف مضاعف کا نام ادغام ہے۔

فصل اول در بیان تخفیف:

(۱) ہمزہ منفردہ ساکن کو وفق حرکت ماقبل سے بدلنا جائز ہے، ایک کلمہ میں ہو جیسے رَاسٌ ذِیـبٌ بُوسٌ یا دو کلمہ میں جیسے اِلٰی الْھُدَااِتِنَاوالَّذِیْتَمن ویَقُولُوذَن لِّی کہ اصل میں رَأْسٌ ذِئْبٌ بُؤْسٌ اِلٰی الْھُدیٰ أْتنَاوالَّذِیْ اوتمن ویقول ائذن لی تھا، مگر جب کہ اعلال یا ابدال مزاحم ہو تو اس وقت ان کو ترجیح ہوگی جیسے نَامٌ نَاُوسٌ کہ اصل میں نَأْمُمْ نَأْوُسُ تھا۔

(۲) ماقبل ہمزہ منفردہ مفتوحہ کا اگر مضموم ہو تو واو سے اور مکسور ہو تو اس کو یا سے بدلنا جائز ہے جیسے جُـوَنٌ مِیَـرٌ کہ اصل میں جُـؤَنٌ مِئَـرٌ تھا مگر بعض کے نزدیک اس کو بھی وفق حالت ماقبل سے بدلنا روا ہے جیسے سَئَلَ مُسْتَھْزِیُونَ سُوَالٌ کہ اصل میں سَأَلَ مُسْتَھْزِؤُنَ سُؤَالٌ تھا۔

(۳) ہمزہ منفردہ متحرک کو بعد واو و یا مدہ زائدہ غیر الحاقی کے ہو، جنس ماقبل سے بدلنا جائز ہے اور بوجہ اجتماع متجانسین ادغام لازم جیسے مَـقْـرُوَّةٌ خَطِیَّةٌ اُفَیِّسٌ کہ اصل میں مَـقْـرُوْءَةٌ خَطِیْئَةٌ اُفَیْئِسٌ تھا۔ بَرِیَّةٌ میں اگر چہ لازم نہیں مگر اکثری ہے۔

(۴) ہمزہ منفردہ متحرک کہ بعد الف زائد کے ہو، اس جگہ بین بین قریب پڑھنا روا ہے یعنی اگر مفتوحہ ہو تو درمیان ہمزہ اور الف کے پڑھیں گے جیسے سأل قراءۃ اور اگر مضمومہ ہو تو درمیان ہمزہ اور یا کے جیسے تساؤُل قلاؤُم اور مکسور ہو تو درمیان ہمزہ اور یا کے جیسے قائِل بائِعٌ۔

(۵) ہمزہ منفردہ متحرک بعد الف مفاعل واقع ہو اور قبل یا کے یائے مفتوحہ سے بدلا جائیگا اور یا الف سے جیسے خطایا کہ اصل میں خطاءِ یُ تھا۔

(۶) ہمزہ منفردہ متحرک ماقبل صحیح ساکن غیر نون انفعال و یاء تصغیر ہو تو حرکت اس کی نقل کر کے ماقبل کو دے کر اس کو گرا دینا جائز ہے، ایک کلمہ میں ہو جیسے یَسَـــلَ، ضَـــوٌ، جَیَـــلٌ کہ اصل میں یَسْـــأَلُ، ضَـوْءٌ، جَیْئَلٌ تھا، یا دو کلمہ میں جیسے قَـدَفْـلَـحَ، بـاعُـو، مو الھُمْ، اَبُوَیُّوبَ کہ اصل میں

قَدْاَفْلَحَ، بَاعُوا،اموالهُمْ،اَبُوْاَيُّوبَ تھا۔ہاں باب یَرٰیٰ ارٰی یُرِیٰ میں بوجہ کثرت استعمال واجب ہےاور سَلْ میں اکثری ہے۔

البتہ خُذْاور قُلْ میں یہ التزام محض سماعی خلاف قیاس ہےاور اُوْمُرْ سے مُرْ فصیح ہے مگر وَمُرْ سے وَأْمُرْ افصح ہے کہ قرآن شریف میں یوں ہی آیا ہے۔

(۷)ہمزہ منفردہ متحرک ہواور ماقبل اس کا بھی متحرک ہوجیسے سَاَلَ،مِاَةٌ، مُؤَجَلٌ، مُسْتَهْزِئِيْنَ، سُئِلَ، رَؤُفَ، مُسْتَهْزِؤُن، رُئُسٌ یعنی ہمزہ مفتوح ماقبل مفتوح یامکسور یامضموم ہمزہ مکسور ماقبل مفتوح یامکسور یامضموم ہمزہ مضموم ماقبل مفتوح یامکسور یامضموم ان نوصورتوں میں دوم وسوم میں بقاعدہ ۲/ یااور واو سے بدلا جائے گااور ششم وہشتم میں اختلاف ہے،بعضوں کے نزدیک بین بین قریب اور بعضوں کے نزدیک بین بین بعید ہے۔ باقی میں بالاتفاق بین بین قریب ہے۔

(۸)جب دوہمزہ ایک کلمہ میں جمع ہوں اور ایک ان میں ساکن تو اگر دوسرا ساکن ہے تو اس کووفق حرکت ماقبل سے بدلنا واجب ہے جیسے: اٰمَنَ، اُوْمِنَ، اِيْمَاناً کہ اصل میں اَءْ مَنَ، اُءْ مِنَ، اِءْ مَانَاً تھا اَوُّسُ میں بوجہ معارض ہونے اعلال اور اَءْ مُمُ میں بوجہ معارض ادغام کے اعلال وادغام کوترجیح دیااور کُلْ، خُذْ، مُرْ میں حذف خلاف قیاس ہے،مطابق قاعدہ اُوْكُلْ، اُوْخُذْ، اُوْمُرْ ہوناچاہیے تھا،مگر کثرت استعمال کی وجہ سے خلاف قیاس حذف کیا گیااور اگر پہلا ساکن ہے ،تو ثابت رکھا جائے گاسأَّءَالٌ۔

(۹)جب دوہمزہ ایک کلمہ میں جمع ہوں اوردونوں متحرک ہوں،تواگران میں کوئی مکسورتو دوسرے کو یا سے بدلنا جائز ہے جیسے جاءٍ اَيِمَّةٌ کہ اصل میں جاءِ ءٌ اَئِمَّةٌ تھا ورنہ واو سے واجب اَوَادِمُ، اَوَيْدِمُ کہ اصل میں اَءَ ادِمُ اور اَءَ يْدِمُ تھا اُءَ كْرِمُ میں اگرچہ قاعدہ مقتضی ہے کہ واو سے بدل کر اُوَكْرِمُ پڑھیں مگر کثرت استعمال کی وجہ سے خلاف قیاس حذف لازم ہے اور باقی صیغے يُكْرِمُ، تُكْرِمُ، نُكْرِمُ اسی پر محمول ہیں۔

(۱۰)ہمزہ ساکنہ یامتحرکہ بعدساکنہ یامتحرکہ کے جب لام کلمہ کی جگہ واقع ہوتو یادوسرے کویا سے بدلنا چاہیے ساکنہ بعد متحرکہ ہوجیسے قَرْءَ ءٌ قَرْءَ يْنَ بروزن جَعْفَرْ یامتحرکہ بعد متحرکہ جیسے قَرْءَ ءٌ قَرْءَ یٌ بروزن جَعْفَرٌ یامتحرکہ بعدساکنہ جیسے قَرِءْ ءٌ بروزن قِمطَرٌ۔

(۱۱)جب دو ہمزوں سے زیادہ ایک جگہ جمع ہوں تو دوسرے چوتھے میں تخفیف ہوگی اور پہلا تیسرا یا پانچواں اپنی حالت پر رہے گا جیسے اَوءُ یَأُ بروزن سَفَرجَلٌ کہ اصل میں اَءَ ءُ ءَ ءٌ تھا۔

(۱۲)جب دو ہمزہ دو کلمہ کے ایک جگہ جمع ہوں اور پہلا ہمزہ استفہام ہو جیسے ءَاَنْتُمْ تو وہاں تین طرح سے تخفیف جائز ہے: اول دوسرے ہمزہ کو مطابق قواعد مذکورہ بدلیں اور اَوَنْتُمْ پڑھیں۔ دوم بین بین قریب یا بعید پڑھیں۔ سوم دونوں ہمزہ کے درمیان الف متوسط لائیں اور ءَ ائَنْتُمْ پڑھیں۔

(۱۳)جب دو ہمزہ دو کلمہ کے ایک جگہ جمع ہوں تو دونوں کو ثابت رکھنا اور دونوں میں تخفیف کرنا بطریق منفردہ یا اول میں بطریق انفراد اور ثانی میں بطرز مجتمعہ یا لاعلی التعیین ایک کی تخفیف بطریق منفردہ یا مجتمعہ اور دوسرے کو بدستور ثابت رکھنا بلکہ اگر دونوں متفق الحرکت ہیں اور ہمزہ اولیٰ لام کلمہ ہو تو دو وجہ اور بھی جائز ہے لاعلی التعیین ایک کو حذف کرنا اور دوسرے کو ثابت رکھنا یا اول کو ثابت رکھ کر دوسرے کو بطرز ساکنہ وفق حرکت ماقبل سے بدلنا بھی جائز ہے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ یہاں بارہ (۱۲) صورتیں ہیں۔

(اول)ہمزہ ثانیہ مفتوح ماقبل یعنی ہمزہ اولیٰ مفتوح جیسے جاءَ اَحَد

(دوم)ہمزہ اولیٰ مضموم جیسے یدرءُ احدٌ

(سوم)ہمزہ اولیٰ مکسور جیسے مَنْ تِلْقاءِ اَحدٍ

(چہارم)ہمزہ اولیٰ ساکن جیسے لَمْ یَدْرَءْ اَحدٌ

(پنجم)ہمزہ ثانیہ مکسور اولیٰ مفتوح جیسے جاءَ اِبِلٌ

(ششم)ہمزۂ اولیٰ مضموم جیسے یَدْرَءُ اِبِلٌ

(نہم)ہمزہ ثانیہ مضموم اولیٰ مفتوح جیسے جاءَ اُولٰئِکَ

(دہم)ہمزۂ اولیٰ مضموم جیسے: یَدْرَءُ اُولٰئِکَ

(یازدہم)ہمزہ اولیٰ مکسور مِنْ تِلْقاءِ اُولٰئِکَ

(دوازدہم)ہمزہ اولیٰ ساکن لَمْ یدرَءْ اُولٰئِکَ تو ان تمام صورتوں میں دونوں ہمزوں کو ثابت رکھنا بھی جائز ہے۔ اس لیے کہ یہ اجتماع عارضی ہے اور دونوں ہمزوں میں تخفیف بھی جائز ہے اس لیے کہ اگرچہ عارضی ہے مگر اجتماع کی وجہ ثقل ضروری ہے اور کسی ایک کی تخصیص محض تحکم ہے۔ اس لیے دونوں میں تخفیف کریں گے اور لاعلی التعین ایک میں بھی تخفیف جائز ہے۔ اس لیے کہ ثقل اجتماع کی وجہ سے ہے تو جب کسی ایک میں تخفیف ہوگئی ثقل جاتا رہا مگر ابوعمرو کا مختار تخفیف اولیٰ ہے اور خلیل کے نزدیک پسندیدہ تخفیف ثانیہ ہے اس لیے کہ اول تک کوثقل نہ تھا ثقل دوسرے کی وجہ سے ہوا تو دوسری ہی میں تخفیف مناسب۔ باقی وجوہ تخفیف ماسبق سے واضح ہے۔

فصل دوم در بیان اعلال معتل فا

(۱)واو مضموم یا مکسور اول کلمہ میں ہو تو اس کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے جیسے اُجُوْهٌ اِشَاحٌ کہ اصل میں وُجُوْهٌ وِشَاحٌ تھا اور واو مفتوح میں بدلنا شاذ ہے جیسے: اَحَدٌ اَنَاةٌ اَسْمَاءُ کہ اصل میں وَحَدٌ وَنَاةٌ وَسْمَاءُ تھا یوں ہی واو مضموم کو تا سے بدلنا بھی جیسے: تُجَاهٌ تُرَاثٌ تُكْلَانٌ کہ اصل میں وُجَاهٌ وُرَاثٌ وُكْلَانٌ تھا۔

(۲)جو واو یا یا اصلی کہ فاے افتعال کی جگہ ہو، تا ہو کر تا میں ادغام ہوگا جیسے اِتَّقَدَ اِتَّسَرَ کہ اصل میں اِوْتَقَدَ اِيْتَسَرَ تھا۔ ہاں جب حرف علت ہمزہ سے بدل کر آیا ہو تو وہ تا نہ ہوگا بلکہ اس میں قاعدہ مہموز جاری ہوگا جیسے: اِيْتَزَرَ اِيْتَكَلَ کہ اصل میں اِءْ تَزَرَ اِءْ تَكَلَ تھا۔

(۳)واو ساکن غیر مدغم ماقبل مکسور کو یا سے اور یا ساکن غیر مدغم ماقبل مضموم کو واو سے بدلنا واجب ہے جیسے: مِيْزَانٌ مِيْقَاتٌ کہ اصل میں مِوْزَانٌ مِوْقَاتٌ تھا اور مُوْقِظٌ مُوْسِرٌ کہ اصل میں مُيْقِظٌ مُيْسِرٌ تھا۔

(۴)جو واو کہ درمیان علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ واقع ہو یا فتحہ اس لفظ کے کہ عین یا لام اس کا حرف حلقی ہے، وہ حذف ہوگا جیسے: يَعِدُ يَلِدُ يَهَبُ يَسَعُ کہ اصل میں يَوْعِدُ يَوْلِدُ يَوْهَبُ يَوْسِعُ . عِدْ ،تَعِدُ سے بنا ہے۔

(۵)جو واو کہ فِعْل کا فا کلمہ ہو اور فعل سے گر پڑا ہو، مصدر سے بھی حذف ہوگا اور اس کے آخر میں تا زیادہ کریں گے اور عین کو کسرہ دیں گے اور کبھی فتحہ بھی دیتے ہیں جیسے: عِدَةٌ زِنَةٌ سَعَةٌ کہ اصل میں وِعْدٌ وِزْنٌ وِسْعٌ تھا اور کبھی واو کو ثابت رکھ کر بھی آخر میں تا لاتے ہیں جیسے: وِجْهَةٌ کہ اصل میں وِجْهٌ تھا۔

(۶)جب دو واو متحرک اول کلمہ میں جمع ہوں پہلے کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے جیسے: اَوَاصِلُ اُوَيْصِلُ کہ اصل میں وَوَاصِلُ، وُوَيْصِلُ تھا۔

(۷)دو واو کہ اول کلمہ میں ہوں اور دوسرا ساکن ہو تو پہلے کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے جیسے :اُوْرِىَ کہ اصل میں وُوْرِىَ تھا اور اُوْلٰى میں کہ اصل میں وُوْلٰى تھا، باوجود سکون ثانی حذف کا التزام اس لیے کہ وہ اَوَّلُ پر محمول ہے کہ اصل میں وَوَّلُ تھا۔

فصل سوم در بیان اعلال معتل عین

(۱)واو مضموم کہ وسط کلمہ میں ہو جوازاً ہمزہ سے بدلا جائے گا جیسے :اَدْءُ رٌ کہ اصل میں اَدْوُرٌ تھا۔

(۲)واو اور یا متحرک نہ بعارض کہ بعد فتحہ لازم کے واقع ہو اس کو الف سے بدلنا واجب ہے جیسے :قَالَ بَاعَ کہ اصل میں قَوَلَ بَیَعَ تھا اور بَابٌ نَابٌ کہ اصل میں بَوَبٌ نَیَبٌ تھا مگر

(۱)جبکہ فا کلمہ ہو جیسے :توَفّٰی تیَسَّرَ . (۲)یا عین لفیف ہو جیسے : طَویٰ حیٰ

(۳)قبل الف تثنیہ ہو جیسے :دَعَوَا رَمَیَا (۴)قبل مدہ زائدہ ہو جیسے : طَوِیْلٌ غَیُوْرٌ غَیَابَةٌ واؤ فَعَلُوْا تَفْعَلُوْنَ تَفْعَلِیْنَ کہ کلمہ جداگانہ اور علامت فاعل ہے مدہ زائدہ نہیں ہے،اس لیے واو یا الف ہوں گے اور بوجہ اجتماع ساکنین ساقط جیسے: دَعَوْا یَخْشَوْنَ تَخْشِیْنَ

(۵)قبل یائے مشدد ہو جیسے: عَصَوِیٌّ رَحَوِیٌّ۔(۶)قبل نون تاکید ہو جیسے: اِخْشَیَنَّ لَاتَخْشَیَنَّ

(۷)وہ کلمہ وزن پر فعلان کے ہو جیسے: دَوَرَانٌ حَیَرَانٌ۔

(۸وہ کلمہ فعلیٰ کے وزن پر ہو جیسے:سَوَرَیٰ حَیَدَیٰ

(۹)وہ کلمہ فَعَلَةٌ کے وزن پر ہو جیسے :حَوَكَةٌ (۱۰)وہ کلمہ معنی میں لون وعیب کے نہ ہو جیسے :عَوَرَ صَیَدَ

(۱۱)افتعال معنی میں تفاعل کے ہو جیسے:اِعْتَوَرَ اِجْتَوَرَ کہ معنی میں تَعَاوَرَ تَجَاوَرَ کے ہے غرض ان گیارہ باتوں سے کوئی بات پائی جائے گی تو الف نہ ہوگا۔

(۱۲)واو یا یا کہ بعد ساکن غیر لین زائد عین فعل میں ہو یا شبہ فعل، ہموزن فعل میں اس کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینا چاہیے پھر اگر وہ حرکت فتحہ ہے تو واو یا یا کو بشروط آئندہ الف سے بدلیں گے جیسے : یَقُوْلُ یَبِیْعُ یُقَالُ یُبَاعُ کہ اصل میں یَقْوُلُ یَبْیِعُ یُقْوَلُ یُبْیَعُ تھا مگر جبکہ

(۱)وہ کلمہ ملحق ہو جیسے : شَرْیَفَ جَهْوَرَ (۲)ناقص ہو جیسے :یَطْوِیَ یَقْوِیَ

(۳)معنی میں رنگ یا عیب کے ہو جیسے : اِعْوَرَّ اِبْیَضَّ (۴)صیغہ تعجب ہو جیسے: مَااَقْوَلَهٗ اَقْوِلْ بِهٖ

(۵)اسم آلہ ہو جیسے : مِخْیَطٌ (۶)اسم تفضیل ہو جیسے :اَطْیَبُ

(۷)سکون ماقبل لازم ہو جیسے :قَاوَلَ بَایَعَ مُقَاوِلٌ مُبَائِعٌ جَدْوَلٌ خِرْوَعٌ

۲۔جو واو یا یا کہ عین فاعِلٌ ہو اور فعل میں تعلیل پا چکا ہو، ہمزہ سے بدلا جائے گا جیسے قائِلٌ بائِعٌ کہ اصل میں قاوِلٌ بایِعٌ عاوِرٌ میں واو ہمزہ نہ ہو اس لیے کہ فعل میں بھی تعلیل نہ ہوئی تھی اور شاوِكٌ میں

شاکیٌ بقلب اور شاکٌ بحذف شاذ ہے، مطابق قیاس شائِقٌ ہے۔

۳۔ واواور یا اور الف زائد کہ الف مفاعل کے بعد واقع ہو، ہمزہ ہوگا جیسے: عجائِزُ جمع عُجُوزٌ، شَرائِفُ جمع شَرِیْفَۃٌ، رِسائلُ جمع رِسالۃٌ کہ اصل میں عَجاوِزُ شَرایِفُ، رَساال تھا۔ مَعَائِشُ میں جواز اور مَصائِبُ میں التزام باوجودیکہ عین کلمہ ہیں شاذ ہے۔

۴۔ جب دو حرف علت پس و پیش الف مفاعل کے واقع ہو، پچھلا ہمزہ سے بدلا جائے گا جیسے: اوَائِلُ بوَائِعُ کہ اصل میں اوَاوِلُ بوَایِعُ تھا۔

۵۔ جو الف زائد کہ قبل مَفَاعِلُ یا مَفَاعِیْلُ واقع ہو، واو سے بدلا جائے گا جیسے: ضوارب قواریر کہ اصل میں ضأارِبُ قأارِیْرُ جمع ضاربٌ وقارُورَۃٌ تھا۔

۶۔ الف بعد ضمہ واو ہوتا ہے اور بعد کسرہ یا جیسے: ضُوْرِبَ مَحَارِیْبُ کہ اصل میں ضُارِبَ مجہول ضارَبَ مَحارِابُ جمع مِحْرابٌ تھا۔

۷۔ فُعْلٰی اسمی کے عین کلمہ کی یا واو سے بدلی جائے گی اور صفتی اور فُعْلٌ جمع أفعل میں ماقبل کسرہ دیا جائے گا جیسے: طُوْبیٰ کُوْسٰی حِیکٰی ضِیْزیٰ بِیضٌ کہ اصل میں طُیْبٰی کُیْسٰی حُیْلٰی ضُیْزیٰ بُیْضٌ تھا۔

۸۔ واو عین مصدر کے بعد کسرہ ہو، اگر فعل میں تعلیل پاچکا ہوگا، یا سے بدلا جائے گا جیسے: قِیامٌ صِیامٌ کہ اصل میں قِوامٌ صِوامٌ تھا حَوَلَ قَوَدَ میں باوجود تعلیل فعل حالَ قادَ یا نہ ہونا خلاف قیاس ہے۔

۹۔ واو عین جمع کہ واحد میں تعلیل پاچکا ہو، یا ہوگا جیسے: حِیَاضٌ رِیَاحٌ دِیَمٌ تِیرٌ کہ اصل میں حِوَاضٌ رِوَاحٌ دِوَمٌ تِوَرٌ تھا۔ طِیَالٌ میں باوجود مفرد میں تعلیل نہ ہونے کے یا سے تبدیلی شاذ ہے۔

۱۰۔ واو یا یا کہ عین ماضی مجہول ہو اور معروف میں تعلیل پاچکا ہو، جائز ہے کہ اس کا کسرہ اسکان کے بعد ماقبل کو دیں اور واو کو یا سے بدلیں جیسے: قِیلَ بِیعَ اُخْتِیرَ اُنْقِیدَ کہ اصل میں قُوِلَ بُیِعَ اُخْتُیِرَ اُنْقُیِدَ نیز یہ بھی جائز ہے کہ اس کسرہ کو گرادیں تو یا واو ہوگی اور قُوْلَ بُوْعَ اُخْتُوْرَ اُنْقُوْدَ ہوگا۔ نیز یہ بھی جائز ہے کہ کسرہ کو باشمام ضمہ پڑھیں۔ اُعْتُوِرَ میں یہ قاعدہ نہ جاری ہوا، اس لیے کہ معروف میں غیر معلل رہا۔

۱۱۔ واو یا یا کہ عین کلمہ ہو جب بعد تعلیل بوجہ اجتماع ساکنین حذف ہوگا تو اگر یائی باب مکسور الماضی

توفا کوکسرہ دیناواجب ہے تاکہ دلالت کرے حذف یایامکسوریت عین ماضی پر، ورنہ ضمہ دیں گے جیسے: قُلْنَ بِعْنَ خِفْنَ کہ اصل میں قَوَلْنَ بَيَعْنَ خَوِفْنَ تھا۔لَسْتُ میں باوجود یائی ہونے کے کسرہ نہ دیا اس لیے کہ حرف سے مشابہ ہے۔

۱۲۔جوواو کہ عین مصدر بروزن فَعْلُوْلَةٌ ہو، یا سے بدلا جائے گا جیسے: كَيْنُوْنَةٌ کہ اصل میں كَوْنُوْنَةٌ تھا۔

۱۳۔جب واو ویا ایک جگہ جمع ہوں اور پہلا ساکن غیر مبدل، اس واو کو یا کریں گے اور یا میں ادغام واجب اور اگر اولین کا ماقبل مضموم ہو تو کسرہ سے بدلیں گے جیسے: سَيِّدٌ مَرْمِيٌّ مُسْلِمِيَّ کہ اصل میں سَيْوِدٌ مَرْمُوْيٌ مُسْلِمُوْيَ تھا اور عام صرفیوں کے نزدیک كينونةٌ کی اصل كَيْوَنُوْنَةٌ ہے بقاعدہ ہٰذا كَيَّنُوْنَةٌ کیا۔اس کے بعد ایک یا کو حذف کردیا اور یہ حذف واجب ہے جیسے: سَيِّدٌ کو سَيْدٌ اور مَيِّتٌ کو مَيْتٌ پڑھنا اور ایک یا کو حذف کرنا جائز ہے۔

فصل چہارم در بیان اعلال ناقص

۱۔جوواو طرف میں بعد کسرہ کے ہو، یا سے بدلا جائے گا جیسے: دُعِيَ دُعِيَا دَاعِيَانِ دَاعِيَةٌ کہ اصل میں دُعِوَ دُعِوَ ادَاعِوَانِ دَاعِوَةٌ تھا۔

۲۔جو یا طرف میں بعد ضمہ کے ہو، واو سے بدلی جائے گی جیسے: نَهُوَ کہ اصل میں نَهُيَ تھا۔

۳۔جوواو کہ اسم کے لام کلمہ کی جگہ بعد ضمہ کے ہو، یا ہوگا اور ضمہ کو کسرہ سے بدلیں گے اور یا بوجہ اجتماع ساکنین حذف ہوگی جیسے: تَلْقٍ اَدْلٍ تَعَلٍّ کہ اصل میں تَلَقِّيٌ اَدْلُوٌ تَعَلُّيٌ تھا۔

۴۔جوواو یا یا کنارے میں بعد الف زائد کے ہو ہمزہ سے بدلا جائے گا جیسے: دُعَاءٌ، رِوَاءٌ کہ اصل میں دُعَاوٌ رِوَايٌ۔ اَسْمَاءٌ اَحْيَاءٌ کہ اصل میں اَسْمَاوٌ اَحْيَايٌ تھا۔

۵۔فَعْلٰى اسمٰی کی یا، واو سے بدلی جائے گی نہ صفتی کی جیسے: تَقْوٰی کہ اصل میں تَقْيٰی تھا اور صَدْيَا و رَيَّا اپنے حال پر ہے اور فعلٰی برعکس یعنی اسمی کا واو یا ہوگا نہ صفتی کا جیسے: دُنْيَا عُلْيَا کہ اصل میں دُنوی عُلْوٰی تھا اور غُزْوٰی اپنے حال پر رہا، قُصْوٰی حُزْوٰی میں باوجود فعلٰی اسمی کے واو کا برقرار رہنا شاذ ہے ورنہ قُصْيَا حُزْيَا ہونا چاہیے تھا۔

۶۔جوواو چوتھا یا پانچواں ہو جبکہ ماقبل اس کے ضمہ اور واو ساکن نہ ہو یا سے بدلا جائے گا جیسے: يدعيان اعليت استعليت کہ اصل میں يدعوان اعلوت استلوت تھا۔مَدَاعِيُوٌ کا واو محققین کے نزدیک

اسی قاعدہ سے یا ہوکر بعد ادغام مَدَاعِیٌّ ہوا۔

۷۔ جو واو یا کہ بعد واو مضموم اور قبل حرف تانیث یا زیادت فعلان کے ہو ضمہ ماقبل کو کسرہ سے بدلیں گے جیسے : قَوِیَۃٌ قَوِیَان کہ اصل میں قُوُوَۃٌ قُوُوَان تھا۔

۸۔ واو یا یا مضموم یا مکسور کہ لام فعل میں بعد کسرہ یا ضمہ کے واقع ہو، بوجہ ثقل کے ساکن کیا جائے گا جیسے :یَدْعُو یَرْمِیْ تَدْعِیْنَ تَرْمِیْنَ کہ اصل میں س یَدْعُوُ یَرْمِیُ تَدْعوینَ ترمیین تھا اور بعد فتحہ کے بقاعدہ قال الف ہوگا یَخْشٰی یَرْضٰی کہ اصل میں یَخْشَیُ یَرْضَیُ تھا۔

۹۔ جب دو واو کہ فُعُوْلٌ کے آخر میں جمع ہوں دونوں یا ہوکر ادغام ہوں گی اور ضمہ ماقبل کسرہ سے بدلا جائے گا جیسے :دُلِیٌّ عُتِیٌّ جُثِیٌّ کہ اصل میں دُلُوٌّ عُتُوٌّ جُثُوٌّ تھا بلکہ کبھی فاکلمہ بھی بوجہ اتباع کسرہ دیتے ہیں اور دِلِیٌّ جِثِیٌّ عِتِیٌّ پڑھتے ہیں۔

۱۰۔ دو واو اخیرہ کہ بعد واو کے واقع ہو یا سے بدلا جائے گا اور واجب الادغام ہوگا اور ضمہ ماقبل کسرہ سے جیسے :مَقْوِیٌّ کہ اصل میں مَقْوُوْوٌ اور کبھی یا سے بدلتے ہیں اگرچہ واو کے بعد نہ واقع ہو جیسے :مَعْدِیٌّ مَرْضِیٌّ کہ اصل میں مَعْدُوْوٌ مَرْضُوْوٌ تھا۔

۱۱۔ دو یا کہ آخر مَفَاعِیْلُ میں اکٹھی ہو، جائز ہے کہ ان میں ایک کو حذف کرکے دوسرے کو یائے مفاعل کا حکم دیں جیسے :صَحارِیُ کہ اصل میں صَحارِیُّ تھا۔

۱۲۔ جو مصدر ناقص کہ باب تفعیل سے ہو جب اس میں دو یا جمع ہوں تو جائز ہے کہ ایک کو حذف کرکے اس کے بدلے تا آخر میں لائیں جیسے : تَسْمِیَۃٌ تَقْوِیَۃٌ تَنْقِیَۃٌ کہ اصل میں تسْمِیٌّ تَقْوِیٌّ تَنْقِیٌّ تھا۔

فصل پنجم دربیان ادغام

(۱) جب دو حرف ایک جنس کے ایک کلمہ میں جمع ہوں اور اول میں ساکن ہو تو ادغام واجب ہے جیسے: اَوَّلُ بَیَّنَ کہ اصل میں اَوْوَلُ بَیْیَنَ تھا، مگر جب اول مدہ ہو جیسے فِیْ یَوْمٍ یا ادغام موجب التباس ہو جیسے: قُوْوِلَ یا اول ہمزہ سے بدلا ہوا ہو جیسے : رِیْیَا کہ اصل میں رِئْیَا تھا، تو ان سب صورتوں میں ادغام نہ کریں گے۔

(۲) جب دو حرف ہم جنس جمع ہوں اور اول متحرک ہے مگر دوسرا ساکن بسکون وقف یا متحرک بحرکت لازم ہے، جب بھی ادغام لازم ہے۔

جیسے : دَوَابَّ فَـر کہ اصل میں دَوَابِـبُ فَـرَرَ تھا۔ہاں اگرحرکت دوم لازمی نہ ہو یا سکون لازم نہ ہوتوادغام جائز ہے جیسے:اُمْدُدِالْقَوْمَ اورمُدِّالْقَوْمَ مَدَدْنَ۔

(۳)جب دومتحرک حرف ایک جگہ جمع ہوں اور ماقبل اول ساکن غیرمدہ ہوتو اول کی حرکت نقل کر کے ماقبل کودے کردوسرے میں ادغام کریں گے جیسے:یَمُدُّ یفِرُّ کہ اصل میں یَمْدُدُ اور یَفْرِرُ تھا،بشرطیکہ ملحق نہ ہوجیسے:جَلْبَبَ شَمْلَلَ.

(۴)جب دوحرف ایک جنس کے ایک جگہ جمع ہوں اور ماقبل اول مدہ ہوتو بےنقل حرکت اول کوساکن کرکےادغام کریں گے۔جیسے:حَابَّ حُوبّ کہ اصل میں حَابَبَ حُوبِبَ تھا۔

(۵)جب دوحرف ایک جنس دوکلمہ کے ایک جگہ میں ہوں اوراول ساکن غیرمدہ ہوتوادغام واجب ہے جیسے:اِضْرِبْ بَّـاكـرًا اِخْشَووَّزِيْرًا اوراگراول متحرک ہےتوادغام جائزبشرطیکہ حرف دوم متحرک ہواور ماقبل حرف اول یامتحرک ہوجیسے:انـا اضـرب بـاكـرا زيـد خشىَ يَزِيدَ یامدہ ہوجیسے:خَاب بكر قيل لكم۔

فائدہ:چند چیزیں ادغام کے لیے شرط ہیں۔

اول: اعلال مزاحم نہ ہو،جیسے:ارعوی کہ اصل میں اِرْعَوَوَ تھا۔

دوم: خوف التباس نہ ہو،جیسے سَبَـبُ بعدادغام سَـبٌّ سے مشتبہ ہوجائیگا،جس کے معنی گالی دیناہے۔

سوم: اول متجانسین ہائے سکتہ نہ ہو،جیسے:مَالِيَهْ هَلَكَ۔

چہارم: حرف اول الف سے مبدل نہ ہو،جیسے تُوُوِمَ کہ مجہول قَاوَمَ کا ہےاور پہلا واوالف سے بدل کرآیا ہے۔

پنجم: حرف اول ہمزہ سے بدلا ہوانہ ہو،جیسے:تُوُوِی کہ اصل میں تُؤْوِی تھا۔

ششم: پہلا حرف مدغم فیہ نہ ہو،جیسے:حَبَّبَ۔

ہفتم: اول متحرک دوسرا حرف الحاق کے لیے نہ ہو،جیسے:جَلْبَبَ۔

ہشتم: حرف اول سرکلمہ ہو،جیسے:دَدَنٌ۔

نہم: حرف علیحدہ ایک کلمہ نہ ہو،جیسے:بِبَدْرٍ۔

دہم: دوحرف یک جنس ہمزہ دوکلمہ کانہ ہو،جیسے:جاء اَمِيرٌ۔

چوتھا باب خاصیت ابواب کے بیان، میں اور اس میں تین فصلیں ہیں

خاصیت اس اثر کو کہتے ہیں، جو اسی شی پر مرتب ہو۔ خواہ اس کے ساتھ مختص ہو، جیسے مغالبہ خاصہ نصر کا ہے، یا دوسرے میں بھی پایا جائے۔ جیسے تعدیہ کے افعال و تفعیل وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔

فصل اول ثلاثی مجرد

خاصیت: نَصَرَ یَنْصُرُ اس باب کی خاصیت مختصہ مغالبہ ہے، یعنی کسی فعل کو بعد مفاعلۃ کے اس لیے لانا کہ احد الفریقین کے غلبہ کو بتائے جیسے: کَارَمَنِیْ فَکَرَمْتُہٗ بزرگی میں اس نے جھگڑا کیا مجھ سے تو میں اس پر غالب آیا۔ یکارمنی فاکرمہ بزرگی میں جھگڑا کرتا ہے وہ مجھ سے تو میں اس پر غالب آتا ہوں۔

خاصیت ضَرَبَ یَضْرِبُ مغالبہ اگرچہ خاصہ نَصَرَ یَنْصُرُ کا ہے، مگر مثال واوی و یائی واجوف یائی و ناقص یائی یہ سب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے آتے ہیں۔ جیسے: یُوَاعِدُنِیْ فَاعِدُہٗ وعدہ کرنے میں وہ مجھ سے جھگڑتا ہے، تو میں اس پر غالب آتا ہوں۔ یُوَاسِرُنِیْ فَاَیْسِرُہٗ آسانی کرنے میں وہ مجھ سے جھگڑا کرے گا تو، میں اس پر غالب آؤں گا۔ یُبَایِعُنِیْ فَابِیْعُہٗ بیچنے میں وہ مجھ سے جھگڑا کرتا ہے، تو میں اس پر غالب آتا ہوں۔ یُرامینی فارمیہٗ تیراندازی میں جھگڑا کرے گا وہ مجھ سے تو میں اس پر غالب آؤں گا۔

خاصیت سَمِعَ یَسْمَعُ یہ تینوں باب ام الابواب ہیں اور کثرت خصائص میں متساویۃ الاقدام، مگر جس طرح خصوصیت کے ساتھ ان دونوں کا خاصہ مبالغہ ہے یوں ہی بیماری، رنج، خوشی، رنگ، عیب، حلیہ کے الفاظ زیادہ تر اسی باب سے آتے ہیں۔ جیسے: سَقِمَ (بیمار ہوا) حَزِنَ (غمگین ہوا) فَرِحَ (خوش ہوا) کَدِرَ (میلا ہوا) عَوِرَ (کانا ہوا) شَتِرَ لب کو پھاڑا۔

خاصیت فَتَحَ یَفْتَحُ۔ جو لفظ صحیح کہ اس باب سے ہوگا اس کے عین یا لام کلمہ کی جگہ حروف حلقی میں سے کوئی حرف ہونا ضروری ہے اور رَکَنَ یَرْکَنُ تداخل سے ہے، یعنی اس میں دو لغت ہیں ایک یہ کہ باب نصر ینصر سے ہے۔ دوسرا یہ کہ سمع یسمع سے ہے، پس ماضی اول سے ہے اور مضارع دوم سے۔ صحیح کی قید سے سَجٰی یُسْجٰی قَلٰی یَقْلٰی اَبٰی یَابٰی عَضَّ یَعَضُ پر اعتراض وارد نہیں، اس لیے کہ یہ الفاظ صحیح نہیں بلکہ ناقص یا مضاعف ہیں۔

خاصیت کَرُمَ یَکْرُمُ (۱) حقیقتاً صفت خلقی ہو، جیسے: حَسُنَ قَبُحَ حکماً صفت خلقی ہو جیسے: شَرُفَ کَرُمَ یا وہ صفت ہو کہ مشابہ صفت خلقی ہے، جیسے بَعُدَ قَرُبَ عَجُفَ جَسُمَ اور از انجا کہ جملہ افعال کَرُمَ یَکْرُمُ کے خلقی طبعی ہیں اسی لیے یہ باب لازم ہے۔ اس لیے اس میں فاعل کے سوا کسی دوسرے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

خاصیت حَسِبَ یَحْسِبُ اس باب کے چند معدود الفاظ ہیں۔ اس لیے محتاج خاصیت نہیں۔ وہ یہ ہیں: نَعِمَ (خوش حال ہونا)، وَبِقَ (ہلاک ہونا)، وَمِقَ (محبت کرنا)، وَرِثَ (وارث ہونا)، وَرِعَ (پرہیزگار رہنا)، وَرِمَ (سوجنا)، وَرِیَ (گودے کا ٹھوس ہونا)، وَئِیَ () وَعِرَ (روکنا، ہٹانا)، وَحِرَ (سخت غضب ناک ہونا)، وَعِمَ (خوش باش ہونا)، وَلِهَ (بہت زیادہ غمگین ہونا)، وَهِلَ (کمزور رہنا)، وَطِیَ ()، یَئِسَ (ناامید ہونا)، یَبِسَ (خشک ہونا)، بَئِسَ (سخت حاجتمند ہونا)۔

فصل دوم ثلاثی مزید باہمزہ وصل

خاصیت افتعال:

۱۔اتخاذ: یعنی ماخذ بنانا جیسے: اِجْتَحَرَ بل بنانا، یا ماخذ لینا، جیسے اِجْتَنَبَ پرہیز کیا، یعنی جنب لیا، یا کسی چیز کو ماخذ بنانا۔ جیسے: اِغْتَذَی الشَّاۃ غذا بنایا بکری کو، یا کسی چیز کو ماخذ میں لینا جیسے: اِعْتَضَدَ الرَّجُلُ اس مرد کو بازو میں لیا۔

۲۔تصرف: کوشش کرنا ماخذ میں جیسے: اِکْتَسَبَ کمائی میں کوشش کی۔

۳۔تخییر: یعنی فاعل کا اپنے لیے کام کرنا جیسے: اِکْتَالَ اپنے لیے ناپا۔

۴۔مطاوعت مجرد ......یعنی باب افتعال کا پیچھے آنا باب مجرد کے تاکہ یہ ظاہر ہو کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کر لیا جیسے: غَمَمْتُهٗ

فَاغْتَمَّ میں نے اس کو غمگین کیا تو وہ غمگین ہو گیا۔

۵۔موافقت مجرد و افعال و تفاعل و تفعل و استفعال ......یعنی ان سب ابواب کے ہم معنی ہونا جیسے: اِجْتَذَبَ بمعنی جَذَبَ اِلْتَحیٰ بمعنی الحیٰ، اِعْتَبَرَ بمعنی تَعَاوَرَ اِجْتَجَزَ بمعنی تحجزَ، اِیْتَجَرَ بمعنی استاجرَ۔

۶۔اشتراک......یعنی فاعل ومفعول کا فاعلیت ومفعولیت میں شریک ہونا جیسے اِقْتَتَلْنَا ہم دونوں نے کشت وخون کیا۔

۷۔ابتدا......یعنی مزید کا اس معنی میں آنا کہ مجرد اس کا اس معنی میں نہ آیا ہو جیسے اِسْتَلَمَ (چوما)

خاصیت استفعال:

۱۔طلب......اور کبھی اس کو سوال سے بھی تعبیر کرتے ہیں اور یہ معنی غالب ہے جیسے اِسْتَطْعَمَ زَیْدٌ کھانا مانگا زید نے۔

۲۔لیاقت......کسی چیز کے ماخذ کا مستحق ہونا جیسے اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ کپڑا پیوند کے لائق ہوا۔

۳۔وجدان......کسی چیز کو ماخذ کے ساتھ موصوف پانا جیسے اِسْتَکْرَمْتُہٗ میں نے اس کو کریم پایا۔

۴۔حسبان......کسی چیز کو ماخذ کے ساتھ موصوف گمان کرنا واقع میں ہو یا نہ ہو جیسے اِسْتَحْسَنْتُہٗ میں نے اس کو اچھا گمان کیا۔

۵۔تحول......کسی چیز کا عین ماخذ یا مثل ماخذ ہونا جیسے اِسْتَحْجَرَ الطِّیْنُ مٹی پتھر ہوگئی، استنوق الجمل اونٹ مثل ناقہ کے ہوگیا۔

۶۔اتخاذ......جیسے استوطن القری گاؤں میں گھر بنایا۔

۷۔قصر......واسطے اختصار حکایت کے مرکب سے مشتق کرنا جیسے اِسْتَرْجَعَ.. اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا۔

۸۔مطاوعت افعال......جیسے اقمتہٗ فاستقام میں نے اس کو سیدھا کیا، تو وہ سیدھا ہوگیا۔

۹۔موافقت مجرد وافعال وتفعل وافتعال......جیسے استقر بمعنی قرَّ، استخبیثُ بمعنی اخبیثُ، استکبر بمعنی تکبّر،

استاجر بمعنی ایتجر، ابتدا جیسے استغان، موئے زیر ناف مونڈا۔

خاصیت انفعال:

۱۔لزوم،۲۔علاج: جو فعل اس باب سے ہوگا ضرور ہے کہ لازم ہو اور ایسے افعال سے ہوگا، جس کے حاصل کرنے میں آلات وجوارح کی احتیاج ہوتی ہے جیسے: انصرف پھر گیا۔

۳۔مطاوعت مجردافعال : جیسے، کسرتهٗ فانکسرَ میں نے اس کوتوڑا، پس وہ ٹوٹ گیا۔ اغلقتُ الباب فانغلق میں نے دروازے کو بند کیا پس بند ہو گیا۔

۴۔موافقت مجرد وافعال : جیسے، انطفئت النار بمعنی طفئت النار آگ بجھ گئی، انطفئت النار بمعنی اَطفئت النار میں نے آگ کو بجھادیا۔

۵۔ابتدا: جیسے انطلق، چلا۔

خاصیت افعلال وافعیلال:

۱۔لزوم: اخضرّ سبز ہونا اِکمَاتّ گھوڑا کمیت رنگ کا ہوا۔

۲۔مبالغه: یعنی اصل ماخذ میں تکثر کا فائدہ دینا۔ جیسے اصفر بہت زرد ہوا۔

۳۔لون، ۴:عیب: یعنی ان دونوں کے الفاظ مشعر معنی عیب اور رنگ ہوں گے۔

ان دونوں میں فرق صرف اسی قدر ہے کہ باب افعلال اکثر طبعی رنگ پر دلالت کرتا ہے اور **افعیلال عارضی** پر جیسے: اِسودَّ اِسواد، وہ سیاہ ہوا۔ اِحْوَلَّ اِحوالّ اینچا تانا ہوا۔

۵۔ابتدا: جیسے اِرْفَضَّ الدَّمْعُ، اِبْهَارَّ اللَّيْلُ، آنسو منتشر ہوا، آدھی رات ہوئی۔

خاصیت افعیلال:

۱۔ لزوم غالب : جیسے اِخْلَوْلَقَ کپڑا بہت پرانا ہوا۔ مگر کبھی متعدی بھی ہوتا ہے۔ جیسے اِحْلَوْلَيْتُهٗ، میں نے اس کو بہت شیریں گمان کیا۔

۲۔ مبالغه: لازم وواجب ہے کمامَرَّ۔

۳۔ مطاوعت: مجرد نادر جیسے ثَنَّيتُهٗ فاثنَونیٰ۔ میں نے اس کو پھرایا، پس وہ پھر گیا۔

۴۔موافقت استفعال: نادر جیسے اِحْسَوْسَنْتُهٗ بمعنی اِسْتَحْسَنْتُهٗ، میں نے اس کو نیک گمان کیا۔

خاصیت افعوّال:

۱۔مبالغه : جیسے اِخْرَوَّطَ، اس نے بہت لکڑی تراشی۔

۲۔اقتضاب بناء مقتضب ہونا یعنی اس باب کے الفاظ واوزان ثلاثی مجرد سے نقل ہوکرنہیں آتے بلکہ مثالیں اسی وزن پر وضع کی گئیں اوراس کو مرتجل بھی کہتے ہیں۔

فصل سوم ثلاثی مزید بے ہمزہ وصل

خاصیت افعال:

۱۔تعدیہ وتصییر: یعنی فعل لازم کومتعدی اور متعدی بیک مفعول کو بدو مفعول اور بدو مفعول کو بسہ مفعول کردینا، جیسے: خَرَجَ زید، نکلا زید۔ اخرجتهٗ نکالا میں نے اس کو۔ علمت زیدا فاضلاً جانا میں نے زید کو فاضل، اعلمت عمر ازیدا فاضلاً معلوم کرایا میں نے عمر کو زید کو فاضل۔

۲۔لزوم: یعنی متعدی فعل اس باب میں آنے سے لازم ہوجائے جیسے: حمد زید عمرا زید نے عمر کی تعریف کی احمَدَ زَیدٌ زید محمود ہوا۔

۳۔تعریض: یعنی کسی چیز کو معرض ماخذ میں لیجانا جیسے اَبعَتُهٗ بیچنے کی جگہ لے گیا میں اس کو۔

۴۔وجدان: جیسے، ابخلتهٗ بخیل پایا میں نے اس کو۔

۵۔سلب: یعنی کسی چیز سے ماخذ کو دور کرنا جیسے: اَفْلَسَ زید بے پیسہ ہوا زید۔

۶۔عطائے ماخذ: یعنی مفعول کو ماخذ دینا اشویتهُٗ اس کو بھنا ہوا گوشت دیا میں نے۔

۷۔بلوغ: یعنی ماخذ کے وقت پہنچنا یا ماخذ میں آنا جیسے: اَعرَقَ عراق میں آیا۔

۸۔صیرورۃ: کسی چیز کا صاحب ماخذ ہونا یا صاحب اس چیز کا جو ماخذ کے ساتھ موصوف ہے یا کسی چیز کا مالک ہونا زمان یا مکان ماخذ میں جیسے: البن الناقةُ دودھار ہوئی اونٹنی اجذب زید زید اس اونٹنی کا مالک ہوا کہ دودھ کم دیتی ہے اخرفت الشاة الحمل فصل خریف میں بکری بچہ والی ہوئی۔

۹۔لیاقت: فاعل کا مستحق ماخذ ہونا جیسے، احمد زیدٌ لائق تعریف ہوا زید۔

۱۰۔حینونت: یعنی فاعل کے لیے ماخذ کا وقت پہنچنا جیسے: احصد الزرع زراعت کے کاٹنے کا وقت آپہنچا۔

۱۱۔مبالغه: جیسے اسفر الصبح خوب روشن ہوئی صبح۔

۱۲۔موافقت مجرد وتفعیل وتفعل واستفعال: جیسے، ادجیٰ اللیل بمعنی دجیٰ اللیل

تاریک ہوئی رات اکفرتہٗ بمعنی کفّرتہٗ کافر کہا تو نے اس کو اغلفتہٗ بمعنی تغلفتہٗ غلاف میں رکھا میں نے اس کو اعظَمْتُہٗ بمعنی استعظمْتہٗ بڑا جانا میں نے اس کو۔

۱۳۔مطاوعت مجرد وتفعیل: جیسے، کببتہٗ فاکَبَّ اوندھا یا میں نے اس کو پس اوندھا ہو گیا وہ فَشَّعَتِ الرِّیح السحاب فَافشع ہوا نے بدلی کو دور کیا تو وہ دور ہو گئی۔

۱۴۔**تصییر**: کسی چیز کو نفس ماخذ کر دینا جیسے اھدیت الکتاب ھدیہ، کیا میں نے کتاب کو۔

۱۵۔قصر: جیسے،اَشْھدتُّ اشھدان لاالہ الااللہ کہا میں نے۔

۱۶۔**ابتدا**: جیسے ،اشفق ڈرا۔

خاصیت تفعیل:

تعدیه:لازم کو متعدی کرنا جیسے:نزل اترانزَّلته' اتارا میں نے اس کو۔

سلب: جیسے، قُذِیَتُ عینہٗ خاشاک آلود ہوئی آنکھ اس کی قذَّیت عینہٗ خاشاک دور کیا میں نے اس کی آنکھ سے۔

صیرورت: جیسے،نوَّر العین روشنی والی ہوئی آنکھ۔

بلوغ: جیسے،عمّق عمق میں پہنچا خیّم خیمہ میں آیا۔

مبالغه: موَّت الابل بہت مرے اونٹ۔

نسبت بماخذ: کسی چیز کو ماخذ کے ساتھ موصوف کرنا جیسے:فسَّقتہٗ فاسق کہا تو نے اس کو۔

الباس ماخذ: کسی چیز کا ماخذ پہنانا جیسے:جلَّلْتُہٗ : جھول پہنایا میں نے اس کو۔

تخلیط : کسی چیز کو ماخذ میں لپیٹنا جیسے:ذھَّبْتَہ' زراندود کیا تو نے اس کو اس فعل کی بنا ہمیشہ جامد سے ہوتی ہے۔

تحویل : کسی چیز کا ماخذ یا ماخذ کے مثل کر دینا جیسے:نَصَّرْتُہ' نصرانی بنایا اس عورت نے اس کو خیَّمتُہٗ مثل خیمہ کیا میں نے اس کو۔

قصر: جیسے،ھلَّلْتُ لاالہ الااللہ کہا میں نے۔

موافقت مجرد وافعال وتفعل : جیسے،قطَّعْتُہٗ بمعنی قطعتہ' کاٹا میں نے اس کو تمَّرْتُہٗ بمعنی اتمرتُہٗ چھوہارا کھلایا میں نے اس کو ترَّسَ بمعنی تترَّسَ ڈھال استعمال کیا۔

ابتدا: جیسے، کلّمَ کلام کیا۔

خاصیت تفعل :

تکلف : در ماخذ بتکلف صاحب ماخذ بننا: جیسے، تمرَّضَ بتکلف بیمار بنا۔

تجنب: ماخذ سے پرہیز کرنا جیسے: تحوَّبَ گناہ سے پرہیز کیا۔

تعمل: یعنی ماخذ کو استعمال میں لانا جیسے تدھَّنَ تیل ملا۔

اتخاذ : جیسے تبوَّبَ دروازہ بنایا، تجنَّبَ کنارہ پکڑا توسَّدَ الحجَرَ پتھر کا تکیہ بنایا تابَّطَ شرَّ بغل میں لیا برائی کو۔

لبس ماخذ: یعنی ماخذ کو پہننا جیسے تختَّمَ انگوٹھی پہنی۔

تدریج: یعنی ٹھہر ٹھہر کر کام کرنا حقیقتاً ہو، جیسے: تَجَرَّعُ الماءَ گھونٹ گھونٹ کر کے پیایا۔ حکماً جیسے: تحفَّظَ تھوڑا تھوڑا یاد کیا۔

تحول: کسی چیز کا ماخذ یا مانند ماخذ ہونا جیسے: تَنَصَّرَ نصرانی ہوا، تبحرَّ مانند دریا ہوا۔

صیرورت: جیسے، تَمَوَّلَ زیدٌ زید مالدار ہوا۔

مطاوعت تفعیل: جیسے، قطعتہٗ فتقتطع کاٹا میں نے اس کو پس وہ کٹ گیا۔

موافقت مجرد وافعال وتفعیل واستفعال: جیسے، تلبَّث، بمعنی لبث دیر کیا۔ تکمَّل بمعنی اکمَّل، کامل کیا تقبَّلَ بمعنی قبَّلَ چوما، تکبَّر بمعنی استکبر بڑائی چاہی۔

ابتدا: جیسے، تکلَّمَ کلام کیا۔

خاصیت تفاعل :

تشارک: شریک ہونا دو شخص کا فاعلیۃ ومفعولیۃ میں۔ جیسے، تشاتما گالی گلوج کیا ان دونوں نے۔

شرکت: یعنی دو شخصوں کا شریک ہونا تعلق فعل میں جیسے: ترافعاشیئاً دونوں نے اٹھایا ایک چیز کو۔

تخیل: فاعل کا غیر کو یہ دکھانا کہ ماخذ اس میں حاصل ہے جیسے: تمارض اپنے کو بیمار ظاہر کیا۔

مطاوعت باب مفاعلۃ: جیسے، باعدتُّہٗ فتباعد، دور کیا میں نے اس کو تو وہ دور ہو گیا۔

موافقت مجرد وافعال: جیسے، توانیتُ بمعنی ونیتُ سست ہوا میں۔ تیامن بمعنی ایمنَ یمن میں آیا۔

ابتدا: جیسے تبارک منزہ ہوا۔

خاصیت مفاعلت:

مشارکت: جیسے، ضارب زیدٌ عَمرًوا مار پیٹ کیا زید وعمر نے۔

موافقت مجرد وافعال تفعیل: جیسے، سافر بمعنی سفر سفر کیا، باعد بمعنی ابعد دور کیا، ضاعف بمعنی ضعّفَ دوگنا کیا۔

ابتداء: جیسے، قاسیٰ رنج کھینچا۔

فائدہ: باب تفاعل اور مفاعلت ان دونوں میں دوشخصوں کی شرکت فاعلیت ومفعولیت میں معلوم ہوتی ہے، مگر فرق یہ کہ باب تفاعل میں صراحۃً دونوں کی فاعلیت معلوم ہوتی ہے اور ضمناً دونوں کی مفعولیت سمجھی جاتی ہے اور مفاعلت میں اول کی فاعلیت دوسرے کی مفعولیت صراحۃً معلوم ہوتی ہے اور دوسرے کی فاعلیت اور پہلے کی مفعولیت ضمناً سمجھی جاتی ہے، اس لیے باب تفاعل میں مفاعلت سے ایک مفعول کم آتا ہے جو وہاں دو مفعول چاہتا ہے یہاں ایک چاہے گا اور جو وہاں ایک مفعول چاہتا ہے تفاعل میں آکر لازم ہو جاتا ہے۔ جیسے: جاذب زیدٌ عمرا الثوب کھینچا زید نے عمرو سے کپڑے کو، تجاذب زیدٌ عمرو الثوب کھینچا زید وعمرو نے کپڑے کو۔ شاتم زیدٌ عمروا گالی دیا زید نے عمر کو۔ تشاتم زیدٌ وعمرٌ گالی گلوج کیا زید وعمرو نے۔

پانچواں باب ابحاث ضروریہ نافعہ میں اور اس میں دس فصلیں ہیں

فصل اول

اوزان مصادر ثلاثی مجرد اگرچہ بضمن ابواب بیان ہوئے مگر وہ بہت کم ہیں اوزان مصادر ثلاثی مجرد بہت ہیں بعضوں نے تینتیس بیان کیے اور بعضوں نے چونتیس اور بعضوں نے پینتیس اور بعضوں نے چوالیس شمار کیے ہیں: قتل، فِسقٌ، شُغلٌ، رحمةٌ، نِشْدَةٌ، فُعْلَةٌ، دَعْوىٰ، ذِكْرىٰ، بُشْرىٰ، ليّانَ، حِرْمانَ، غُفْرَان، طَلَب، غَلَبَة، نزوانَ، خَنِقٌ، سَرِقَةٌ، صِغُرٌ، هُدىٰ، ذَهاب، صِرافٌ، سُوالٌ، زهادةٌ، دِرايةٌ، بُغايةٌ، وَميضٌ، قَطِعةٌ، دُخُولٌ، صُهُوبَةٌ، مَدْخَلٌ، مَسْعاةٌ، مَيْسَرٌ، مَحْمِدَةٌ، كَراهيةٌ، قَيْلُولةٌ، مَكْذُوبٌ، عافيةٌ، ظهورٌ، قُبُولٌ، جبُورةٌ، رَغْياءٌ، كيونونةٌ کہ بعد تعلیل كينونةٌ ہوا منقبةٌ۔

اقسام مصدر سے ایک قسم مصدر میمی ہے جس کے اول میں میم ہو اور وزن پر اسم ظرف کے

ہوتا ہے جیسے مَشْرَبٌ مَقْتَلٌ مَجْلِسٌ مصادر ثلاثی مزید عموماً انہیں اوزان پر آتے ہیں جو اپنے موقع پر مذکور ہوئے سوائے چند ابواب کے کہ ان کے مصادر ان کے اور وزن پر بھی آتے ہیں مثلاً باب افعال کا مصدر فِعَلٌ فَعَالٌ کے وزن پر بھی آیا ہے جیسے اَعْرَقَ عَرْقاً اَنْبَتَ نباتاً اور باب تفعیل کا تَفْعِلَةٌ تَفْعَالٌ فَعالٌ فِعَالٌ اور فِعَّالٌ کے وزن پر بھی آیا ہے جیسے: تَذْکِرَةٌ تَکْرارٌ سَلاَمٌ کِتابٌ کِذَّابٌ اور باب تفعّل کا مصدر تِفِعَّالٌ کے وزن پر بھی آیا ہے۔ جیسے تِمِلّاقٌ باب مفاعلتٌ کا فَعَالٌ و فِیعَالٌ کے وزن پر بھی آیا ہے، جیسے قِتَالٌ قِیْتَالٌ (اسم فاعل) عموماً ثلاثی مجرد سے فَاعِلٌ کے وزن پر بھی آتا ہے مگر باب سمع یسمع کا اسم فاعل کبھی ان وزنوں پر بھی آے سَمِیْعٌ، حَذِرٌ، اَعْیَنٌ مونث جمع عَیْنٌ سَکْران مونث سکریٰ عُرْیَان اور باب کَرُمَ یَکْرُمُ کا کبھی ان وزنوں پر آتا ہے۔ ظَخْمٌ، خَشِنٌ، زِجْسٌ، غُفُلٌ، شُجَاعٌ، جَبَانٌ، کَرِیْمٌ اور بھی زیادہ ہے بلکہ اسم فاعل افعال تفعیل مفاعلت افتعال کا بھی فَعِیْلٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے اَلِیْمٌ یعنی مُؤْلِمٌ بَشِیْرٌ یعنی مُبَشِّرٌ نَدِیْمٌ یعنی مُنَادِمٌ فقیر یعنی مُفْتَقِرٌ (اسم مفعول) بھی ثلاثی مجرد کا عموماً مَفْعُوْلٌ ہی آتا ہے مگر کبھی فَعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے حَلُوْبٌ یعنی محلوبٌ رکوبٌ یعنی مرکوبٌ حمولٌ یعنی محمول بلکہ اس وزن پر افعال و تفعیل کا بھی مفعول آیا ہے جیسے رَسُوْلٌ یعنی مُرْسَلٌ سَخُوْنٌ یعنی مُسَخَّنٌ اسی طرح اسم مفعول ثلاثی مجرد وافعال و تفعیل و مفاعلہ و استفعال کا فعیل کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے قتیل یعنی مقتول عتیق یعنی معتق وکِیلٌ یعنی مُوَکّلٌ غَدِیْرٌ یعنی مغادرٌ شَهِیْدٌ یعنی مستشْهِدٌ۔

(صفت مشبہ) ایک وزن اس کا تو باب اول میں گزرا اس کے علاوہ اور بہت سے اوزان ہیں جیسے صَعْبٌ صِفْرٌ صُلُبٌ حَسَنٌ حَشِنٌ نَدُسٌ زِئَمٌ بِلِزٌ حُطَمٌ جُنُبٌ اَحْمَرُ کَابِرٌ کَبِیْرٌ غَفُوْرٌ جَیِّدٌ جَبَانٌ هِجَانٌ شُجَاعٌ عَطْشَانٌ عَطْشٰی حُبْلٰی حَمْرَاءُ عُشَرَاءُ۔

فصل دوم

اسمائے مستعملہ کلمات عرب تین قسم کے ہیں: عربی، معرب، دخیل۔

عربی جو خاص عرب العرباء کی مادری زبان ہے اور یہی الفاظ عموماً بول چال تحریر وتقریر میں مستعمل ہیں۔

معرب وہ کہ لفظ عجمی میں بعضے حروف یا حرکت کو بدل کر قریب بعربی بنائیں جیسے صَبَحْ دَهْلِیز

مَیدَان شَنُجَرَفٌ فِیُروزَجٌ کہ اصل میں جنگ دہلیز میدان شنگرف فیروزہ ہیں۔
دخیل وہ جو عربی زبان کا نہ ہو مگر کلمات عرب میں داخل ہو مثل عربی مستعمل ہوتا ہو جیسے فِرُدُوسٌ۔

ان سب کی تین قسم ہیں: واحد، تثنیہ، جمع

واحد: وہ اسم ہے جو ایک شے پر دلالت کرے۔ جیسے: رَجُلٌ کِتَابٌ

تثنیہ: وہ اسم ہے کہ واحد میں کچھ تغیر کرنے کی وجہ سے دو پر دلالت کرے اور یہ تغیر صرف دو ہی قسم کا ہوتا ہے۔ الف ونون مکسور آخر میں بڑھایا جائے، جیسے۔ رَجُلَانِ یا ماقبل مفتوح ونون مکسور زیادہ کیا جائے۔ جیسے، رَجُلَیۡنِ اور اس دلالت میں نون کو کوئی دخل نہیں کیوں کہ بعینہٖ تنوین مفرد ہے۔ اس واسطے کہ حالت اضافت میں جس طرح مفرد سے تنوین جاتی رہتی ہے۔ اسی طرح تثنیہ وجمع کی نون۔ جیسے، غُلَامُ زَیۡدٍ اَبَا عمرٍو مسۡلِمو مصرٍ

جمع: وہ ہے کہ واحد میں کسی قسم کے تغیر کی وجہ سے تین یا زیادہ پر دلالت کرے اور کبھی اس کا اطلاق دو پر بھی ہوتا ہے۔

جمع کی دو قسمیں ہیں: ایک باعتبار لفظ دوسری باعتبار معنی۔
لفظ کے اعتبار سے جمع کی دو قسم ہیں: جمع تکسیر، جمع تصحیح۔
جس جمع میں بنائے واحد سلامت نہ رہے اس کو جمع تکسیر کہتے ہیں۔ جیسے، کِتَابٌ کُتُبٌ، رَجُلٌ رِجَالٌ۔
جمع تصحیح وہ ہے کہ بنائے واحد اسمیں سلامت رہے، اس کو جمع سالم بھی کہتے ہیں۔
جمع سالم کی بھی دو قسم ہیں: جمع مذکر، جمع مؤنث۔
جو جمع کہ واو اور نون مفتوح یا یائے ماقبل مکسور اور نون مفتوح سے بنے وہ جمع مذکر سالم ہے۔ جیسے مسلمون و مسلمین۔
جمع مؤنث وہ ہے کہ الف تا سے بنے جیسے مسلمات۔
معنی کے اعتبار سے بھی جمع کی دو قسم ہیں: جمع قلت، جمع کثرت۔
جس جمع کا اطلاق تین سے دس تک ہو، وہ جمع قلت ہے اوزان اس کے چند مخصوص ہیں۔ دو یہی مذکر سالم اور چار دوسرے جن کا مجموعہ شعر میں ہے۔

جمع قلت کے یہ ہیں چار ابنیہ　　　اَفۡعُلُ وَاَفۡعَالُ وفِعۡلَةُ اَفۡعِلَه

جمع کثرت وہ ہے کہ اطلاق اس کا دس سے زیادہ پر ہو۔ اوزان اس کے بہت ہیں اور ۳۶ / الفاظ کثیر الاستعمال ہیں۔ جمع قلت میں (اَفعُل) کے وزن پر اسم غیر اجوف کی جمع آتی ہے۔ جیسے، فَلسٌ، افلسٌ اور عناق، رِجلٌ، زَمنٌ، فُرُطٌ، ضِلَعٌ، صُبُعٌ، نِعمَۃٌ، کَمۂٌ کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے اَقْوسٌ اَعْیُنٌ آنا شاذ ہے۔ باوجود ہونے کے اَقوسٌ عَینٌ کی جمع (اَفعال) کے وزن پر قیاساً فعل، اجوف کی جمع آتی ہے واوی ہو۔ جیسے، قول کی جمع اقوال یا یائی جیسے عینٌ کی جمع اَعْیانٌ اور نیز ان اسموں کی جو وزن پر قَرءٌ جَمَلٌ حِمْلٌ فَخِزٌ عُجُزٌ عَدُوٌّ عُنَقٌ عِنَبٌ اِبِلٌ کے ہوں اور جو صفت کہ وزن شَرِیفٌ مَیِّتٌ کے ہو (افعله) کے وزن پر قیاساً جمع ان اسما کی آتی ہے جو چار حرفی ہو ں اور تیسرا حرف مدہ جیسے۔ زَمَان رَغِیف عَمودٌ اور وہ صفت کہ مضاعف وزن پر فَعِیلٌ کے ہو۔ جیسے حبیبٌ، عزیزٌ (فعلة) کے وزن پر ولدٌ شیخٌ خلیلٌ جمع کثرت میں (فعل) کے وزن پر احمر حمراء نمر باذلٌ ذبابٌ فُلُکٌ اسدٌ دارٌ کی جمع آتی ہے (فُعل) کے وزن پر قذالٌ، حمارٌ، سریرٌ، عمودٌ، سقفٌ، قرادٌ، سفینۃٌ، کی جمع آتی ہے (فُعَل کے وزن پر) نوبۃٌ برقۃٌ ضربیٰ کی جمع آتی ہے (فَعَل) کے وزن پر بدرۃٌ فرقۃٌ عدو تارۃٌ کی جمع آتی ہے (فعلۃٌ کے وزن پر فاعل صفت غیر ناقص) جیسے طالبٌ بالغٌ اور متدبرٌ خبثٌ کی جمع آتی ہے (فعلۃ) کے وزن پر جمع اس فاعلٌ کی فاعل صفت ناقص ہو۔ جیسے، نحاۃٌ قضاۃ (فعله) کے وزن پر قردۃٌ، قرُطٌ، غزُو کی جمع آتی ہے (فعالٌ) کے وزن پر ہر وہ لفظ جو فَعل کے وزن پر ہو۔ جیسے، عبد صعبٌ مگر جو فَعل کہ اجوف یائی ہو، اس میں قیاس فعول ہے۔ جیسے سیلٌ (فعلی) جمع اس فعیل کی ہے جو بمعنی مفعول ہو۔ جیسے، قتیل مریض (فعلاء) کے وزن پر فاعل اور فعیل کی جمع آتی ہے۔ جیسے، شاعرٌ کرِیْمٌ۔

گیارہ وزن جو ان غالب الاستعمال میں کثیر الاستعمال ہیں، محض مناسبت طبع کے لئے لکھے۔ باقی اوزان مطولات میں مصرح ہیں۔

فصل سوم

حروف زیادت کے متعلق اس قدر پہلے معلوم ہو چکا کہ وہ دس (۱۰) حرف ہیں اور وہ اَتُــوْہٗ سَائِلِیْن ہیں۔ زیادت کلمات آٹھ فائدوں کے لئے ہوتی ہے۔

کبھی مدصوت کے لئے، جیسے: کتاب عَجوزٌ ۔

کبھی الحاق کے لئے جیسے: کَوْثرٌ عَیْثرٌ ۔عوض، جیسے:عِدّةٌ زِنةٌ ۔تعذر ابتدا السکون، جیسے:انصر اضرب ۔بیان حرکت، جیسے:ماھیه ۔سلامت وزن، جیسے: ضربنی اس لئے کہ اگر نون نہ بڑھائیں تو یائے متکلم کی وجہ ضَرَبِیْ ہوجائے گا اوروزن ضرب کا باقی نہ رہے گا۔زیادت محض، جیسے: استقرّ احداث معنی رجالان مسلمون زیادت اول ووسط وآخر سب جگہ ہوتی ہے، جیسے: منزلٌ،حمیزٌ،عثمانٌ۔امہات زیادت حروف علت ہیں۔

فصل چهارم

کلمہ میں کسی حرف کوحذف کر دینا بارہ وجہ سے ہوتا ہے۔

تقبل ہونا مثلاً ضمہ وکسرہ حروف علت پر جیسے تدعین ترمین دخول عامل جازم جیسے لم یدع، لم یرم۔

دخول عامل ناصب، جیسے:لن یضربا یضربوا

اضافت، جیسے:غلامازیدضاربوعمر۔

کثرت استعمال، جیسے: لِمْ یَکُ لادر ۔ترخیم، جیسے یاثمو۔

تصغیر، جیسے: سُفُیرج جمع سفارج ۔

نسبت، جیسے:مکی۔ اجتماع ساکنین، جیسے:قاض داع۔

تخفیف، جیسے:بَین لَین ۔ اکتفا،الامَ مَتَامَ حتام۔

فصل پنجم

ابدال یعنی ایک حرف کے بدلے دسرے حرف کو رکھنا اور یہ چار وجہ سے ہوتا ہے۔

ادغام، جیسے ارکب مَّعنَ۔

اختیار اخف، جیسے: اَدْوُرٌ۔

تجانس صورت انخفط، جیسے:ازدجر۔

کراہت تضعیف، جیسے: دھدیت الحجر۔

کلمات میں بعض ابدالات ضروری ہیں مثلاً تائے باب افتعال کا طا ہونا جب کہ فاکلمہ صاد ضاد طا ظا ہو، جیسے :اصطلح اضطرب اطلب اظطلم۔

دال ہونا جب کہ فاکلمہ زا دال ذال ہو، جیسے:اذدجر ادَّخَلَ اِدَّکَرَ اور یہ بھی جائز ہے کہ دال کے ساتھ

ذال ہو، جیسے: اذکر۔

ثا ہونا جبکہ فاکلمہ ثا ہو، جیسے: اثّغَرَ۔

سین ہونا جب فاکلمہ سین ہو، جیسے: اسَّمع ہاں تا کو سین بنانا جائز ہے، واجب نہیں۔ استمع بھی پڑھ سکتے ہیں۔

تائے تفعل وتفاعل کو زا، ذال، دال سے بدل کر ان حرفوں میں ادغام بھی روا ہے، جیسے: تزکی کو اِزّکی، تَذَکّرُ کو اذکر، تدارک کو ادراک پڑھنا۔

فصل ششم

اجتماع ساکنین بوجہ ثقل مطلقاً ناجائز ہے بجز ان چند مخصوص صورتوں کے

(۱) حالت وقف میں دو یا تین ساکن کا جمع ہونا، جیسے: زید دوابّ

(۲) وہ کلمات کہ بوقت تعداد بولے جائیں، جیسے: میم عین قاف بشر عمر عشرین۔

(۳) اجتماع ایسے کلمہ میں کہ حرف اول مدہ یا یائے تصغیر اور دوم مدغم ہو، جیسے: خاصَّةٌ خُویصَّةٌ ان کو اجتماع ساکنین علی حدہ کہتے ہیں

(۴) حفظ التباس انشاء با خبر، جیسے الحسن عندک۔

(۵) جب کہ ساکن اول الف اور دوم نون مشدد ہو، جیسے: اضرِبانِّ۔

(۶) بعد حرف ایجاب بالا جب واو تسمیہ حذف کریں، جیسے اِی الله لاھاالله۔

ان صورتوں کے علاوہ اجتماع ساکنین ناروا اور تخفیف واجب ہے۔

اگر ساکن اول مدہ یا نون خفیفہ ہو، تو حذف ہوگا۔ یخشی القوم یغزلجیش قولِي الحق قل بع اِضْرِبِہ اور اگر ساکن غیر اس کا ہو، تو ایک کو متحرک بنا دیں خواہ اول کو، جیسے: لم یکن الذی یادوم کو۔ جیسے، لم یَلْدَہٗ اس تحرک میں اصل حرکت کسرہ ہے کہ الساکن اذاحرک حرک بالکسر مگر بعض جگہ ضمہ وفتحہ بھی واجب ہے یا جائز۔

وجوب ضمہ دو جگہ میں اول لفظ مذ میں جب کسی کلمہ کے ساتھ ملائیں اس لئے کہ اصل منذ تھا، جیسے: مذالیوم۔

دوم میم جمع، جیسے: ضربتم الیوم جب کہ ماقبل مکسور نہ ہو کہ اس صورت میں کسرہ بھی درست ہے، جیسے: ھجر الدار۔ وجوب فتحہ لفظ من میں جب قبل الف لام تعریف کے ہو، جیسے من الله۔ مضاعف

مدغم محل جزم میں جب کہ اس کے ساتھ ضمیر مؤنث غائب ملے، جیسے: رُدّها لم یرَدّها لا یردَّها.
جواز ضمہ جس جگہ دوسرے ساکن کے بعد ضمہ اصل ہو، جیسے: قالت اخرج ۔
فائدہ: جب دوسرے ساکن کو باتصال ضمیر فاعل یا نون متحرک کرے تو جو حروف علت کہ ساکن اول والے کلمہ سے گر گیا تھا، لوٹ آئے گا، جیسے: قول قولا ۔

فصل ھفتم

کسی کلمہ کو مابعد سے نہ ملانے کا نام وقف ہے، اس صورت میں حرف آخر ہمیشہ ساکن ہو گا خواہ بلا روم حرکت واشمام ضمہ یا مع روم واشمام ۔
روم اصطلاح میں اس امر کا نام ہے کہ متکلم حرف ساکن اس طرح نرم آواز سے نکالے کہ معلوم ہو جائے کہ اس حرف کو یہ حرکت تھی اور اشمام یہ ہے کہ متکلم تلفظ کے وقت دونوں ہونٹوں کو اس طرح ملائے کہ یہ معلوم ہو جائے کہ اس حرف پر ضمہ تھا ہاں نون خفیفہ ضمہ وکسرہ کے بعد ساقط ہو گی اور محذوف لوٹ آئے گا، جیسے: اضـــربـــوا اضـــربـــی اور بعد فتحہ کے الف ہو گی، جیسے: اذن سے اذا اور تاء تانیث اسمیہ ہا ہو جائے گی، جیسے: رحـــمـــہ اور جو کلمہ کہ ایک حرف کا رہ جائے اور ماقبل سے جدا ہو اس میں ہائے سکتہ بڑھانا لازم ہے، جیسے: قِ لِ مَ اور جو ایک حرفی لفظ کہ ماقبل سے ملا ہوا ہو، اس میں جائز ہے، الام غَلامی ۔ باقی وجوہ مفصلات میں درج ہیں ۔

فصل ھشتم

کسی کلمہ میں یائے مشدد لانا تا کہ اس جز کی وابستگی اس کے مفہوم کے ساتھ بتائے اس کا نام نسبت ہے، جیسے: عربی عجمی ۔
جس کلمہ میں تائے تانیث ہو نسبت کے وقت ساقط ہو جائے گی، جیسے: مـکـی، کوفی ہاں اگر موصوف مؤنث ہو تو آخر میں تائے تانیث مطابقت کے لئے بڑھائیں گے، جیسے: امرأة کوفیة ۔
الف نون تثنیہ اور واو نون جمع یا شبہ جمع نسبت کے وقت بھی گر جائے گا، مگر جبکہ اس زیادتی کے ساتھ کسی کا علم ہو، جیسے: قنّسرینی ۔
وہ یائے مشدد کے بعد میں حرف کے واقع ہو بھی واجب الحذف ہے اور اس میں منسوب اور غیر منسوب مشبہ ہو گا جیسے کرسی شافعی یوں ہی یائے اول فعیل فعلیہ فعیل کی جبکہ ناقص گر جائے گی اور دوسرے

واو سے مبدل ہوگی، جیسے: عنی عیننه سے عنوی الف ثالث واو ہوگا، جیسے عصا سے عصوی، فتی سے فتوی ۔یوہی الف رابع بھی اگر اصلی یا الحاقی ہو، جیسے:اعلیٰ ادنی سے اعلوی ادنوی، ارطی سے ارطوی اوراگر الف رابع تانیث یائے زیادتی محض کے لئے ہے، تو تین صورت جائز ہے:

ساقط ہو یا واو ہوجائے یا ماقبل واو کے الف آئے، جیسے حبلیٰ سے حُبْلِي، حبلوی سے حبلاوی ۔الف خامسہ وسادسہ نسبت کے وقت حذف ہوگا، جیسے: مصطفٰے مرتضٰی سے مصطفي مرتضي، مصطفوی مرتضوی ۔اگرچہ از روئے قاعدہ غلط ہے مگر سلف سے خلف تک شیوع الاستعمال ہے ہمزہ ممدودہ نسبت میں مثل ہمزہ ممدودہ مشتبہ ہے ۔یعنی اگر اصل ہے باقی رہے گا، جیسے: قراء ان قرائی ۔اگر تانیث کے لئے ہے، توواو ہوگا، جیسے:حمراوٰن حمراویٌّ، اگر واو یا سے بدلا ہوا یا الحاق کے لئے تو، جواز اواو ہوگا، جیسے: کساء ان علیاء ان کساوی علیاوی واو یا یا کی اخر میں بعد سکون کے ہو، بدستور باقی رہیں گے، جیسے: ظبية سے ظبوی، غزوة سے غزوی ۔اخ اب کا واو نسبت کے وقت لوٹ آئے گا اور اخوی ابوی ہوگا ۔مرکب امتزاجی میں دوسرا جز حذف ہوگا، جیسے:بعلبک سے بعلي، تابط شرا سے تابطي اور مرکب اضافی میں اگر کنیت ہے، کہ مدلول جز ودوم معلوم اور معقول بالاضافہ ہے، تو جزءاول حذف ہوگا، جیسے: ابن زبیر سے زبیری، عبدالرسول سے رسولی ورنہ جز ودوم کو حذف کریں گے، جیسے: ضیاء الدین سے ضیائی، امرء القیس سے امرئی۔

فصل نہم

لفظ میں کچھ تغیر کرنا تاکہ دلالت کرے مدلول کی حقارت یا قلت پر یہ تصغیر ہے، جیسے: عالم سے عویلم، قبل سے قبیل اور کبھی تعظیم کے لئے بھی آتی ہے، دویهة بمعنی داهية عظیمه ۔کبھی ترحم کے لئے، بُنَيَّ اُخَيَّ اسم ثلاثی مجرد کی تصغیر فعیل کے وزن پر آتی ہے، جیسے:رَجُلٌ سے رُجَيْلٌ اور ثلاثی مزید ورباعی اور خماسی کی تصغیر فُعَيْلِلٌ کے وزن پر آتی ہے، جیسے:مضربٌ سے مضيرِبٌ، جعفرٌ سے جعیفرٌ، سفرجلٌ سے سفیرجٌ لیکن اگر چوتھا حرف مدہ ہو، تو فعیلیل کے وزن پر تصغیر آئیگی، جیسے مضروبٌ سے مضیریبٌ، قرطاسٌ کی قریطیسٌ اور اسم غیر منصرف بالف ونون زائد ہیں یا جمع بروزن افعال یا وہ لفظ کہ اس میں الف تانیث ممدودہ ہو، ان سب کی تصغیر

فعیلال کے وزن پر ہوگی جیسے سکران اجمال حمراء کی تصغیر سُکیران اجیمال حمیراء بعض اسماء اشارہ و بعض اسماء موصولہ کی بھی تصغیر آتی ہے جیسے ذا اور تاکی ذُیَّا تُیّا، الذی التی کی الّذیا اللّیتا وھکذا۔

فصل دھم

فتحہ کو کسرہ کی طرف مائل کرنا کہ درمیان فتحہ و کسرہ کے تلفظ کیا جائے اصطلاح میں، اس کو امالہ کہتے ہیں۔ ہاں اگر فتحہ کے بعد الف تو اس الف کو بھی یا کی طرف مائل کرنے کی ضرورت ہوگی۔

امالہ کے اسباب سات ھیں :

(۱) الف کا ماقبل کسرہ کے لئے فصل ہونا جیسے، عالم

(۲) الف کا بعد کسرہ بفصل ایک حرف ہونا یا دو حرف ہوں بشرطیکہ ان دو سے پہلا ساکن ہو، جیسے: کتابٌ وجدانٌ

(۳) الف کا بعد یائے تحتانیہ بلافصل یا بفصل یک حرف ہونا، جیسے: سال شیبان۔

(۴و۵) الف کا واو مکسورہ یا یاء سے بدلا ہوا ہونا جیسے سال، کاد۔

(۶) یا ایسے الف کا ہونا جو کسی وقت یا سے بدل جائے، جیسے دعا حبلی کہ مجہول اور تثنیہ کے وقت یا ہو جاتا ہے، جیسے دعی حبلیان۔

(۷) موفقت امالہ سابقہ، جیسے رایتُ عمادَ یا امالہ لاحقہ، جیسے: والضحی واللیل اذاسجی ماودعک ربک وماقلی۔

منع امالہ تین چیزیں ہیں:

(۱) حروف مستعلیہ یعنی صاد ضاد طاء ظا خاء غین قاف جس وقت بعد الف کے بلافصل واقع ہوں جیسے عاصم یا بفصل ایک حرف، جیسے: شامخٌ یا بفصل دو حرف، جیسے: معاریض۔

(۲) یوں ہی حروف مستعلیہ کا قبل الف واقع ہونا بھی مانع امالہ ہے، بلافصل جیسے مغانم یا منفصل بیک حرف جیسے اضغاف۔

(۳) راء غیر مکسور کا متصل الف ہونا، جیسے: کرام ھذا حمار کا۔ امالہ اس مفرد فتحہ کو بھی کرسکتے ہیں جبکہ قبل ہائے تانیث ہو، جیسے: رحمہ حقۂ اسم مبنی اور حروف میں امالہ جائز نہیں، بجز متی انی ذابلی وغیرذلک۔

خاتمہ رزقنااللہ حسنھا

اب جملہ مباحث ضروریہ صرفیہ سے فراغت کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بعض مشکل صیغے اخیر میں درج کر دیے جائیں تا کہ تمرین الطلاب وتشہیدالاذھان ہو، اگرچہ آخر پنج گنج وخاتمہ علم الصیغہ میں بھی یہ درج ہیں اور وہیں سے میں نقل کرتا ہوں۔ مگر ازانجا کہ ان دونوں کتابوں میں صیغے میں مع جواب وتعلیل درج ہیں۔ اس لئے عموماً درس سے خارج رہتے ہیں کہ متعلم اور معلم دونوں کے خیال میں یہ آتا ہے کہ جوابات درج ہیں، تو خود طلبہ دیکھ لیں گے اس کے بعد دوسری کتاب شروع کرنے کے بعد ان کی طرف توجہ نہیں رہتی۔

بنابریں میں نے مناسب خیال کیا کہ نفس صیغے بہ ترتیب مباحث ووضع کلمات لکھ دیئے جائیں اور اعانت بالائے اعانت یہ ہو کہ ان صیغوں کے اصول بھی درج ہوں، تا کہ ایک توجہ میں طلبہ جوب دے سکیں۔ معلمین کو چاہئے کہ طلبہ جب صیغے بتالیں، تو خود انہیں سے تعلیل پوچھیں۔

ازّانَ	الّا ولاَ	ایلنَا لُوا	اثّارَتْ
اِزْتَینَ	اِثّاقلاَ	اِوْلَنَولُوْا	اِثْتَیرَتْ

ضَرَّبَتَا	انّ انَّ	اَسْتَغفَرُتَ	فَدَّارَاْ تُمْ	لُمُتنَّنِی
اِضَاْ رَبّتا	اِنْنَاْنَنَ	اِسْتَغْفَرْتَ	فَاْدّارَاْتُمْ	لَوُمْتُنَّ

خِصَّمُتُکَ	مِتْنَا	فَمَنْصُطُرَّ	یُوْثِرَ	کُنُجِدَ	قُوْلُوا
اِخْتَصَمْتُکَ	مَیْتَنَا	فَمِنْ اُ ظُطُرَّ	قُوْتِلَ	اُکُوْ نَجِدَ	قُوْلِیُوْا

اَنْ سَیکُوْنُ	قُوْلِیْنَ	یَهِدّی	وَیَتَّقُهِ	یَسْرِ	یُهْرِیْقُ	تَمْنُنَا نِی
اَنْ سَیکُونَ	قُوْتِلْنَ	یَهْتَدِیْ	وَیَتَّقِی	یَسْرِیُ	یُرِیْقُ	تَتَمَنّی

تَظَاهَرُوْنَ	لِتُکْمِلُوْا	تَدَّعُوْنَ	تَلِیْقِیْنِی	لَتَّمَلْمَلْنَ
تَتَظَاهَرُوْنَ	لِاَنْ تُکْمِلُوْنَ	تَدْتَعِیُوْنَ	تَلِیْقِیْنَ	تَتَمَلْمَلْنَ

سَتَّسَلُسَلُنَ	اَنَا سٰی	لِيَنْضَرِبَ	اِلَّمْ	اَنَّمُنَّ	نَبْغِ
تَتَسَلْسَلُنَ	اَنْ اَءْ سٰی	لِی اَنْ اَضْرِبَ	اِنْ اَ لَامْ	اَنْ نَّمُنَّ	نبغی
نُلْزِمُكُمُوْهَا	لَنْ تَرَانِی	لَنِيَّا	لَنَلْنَ	لَنِيَا	لَمْ يُقَالَ
اَنُلْزِمُكُمُوْهَا	لَنْ تَرٰی نِی	لَنْ اَوِيَ	لَنْ اَلْاٰنَ	لَنْ اَوْلٰی	يُقَالُیْ
لَمْ يَلْدَ	لَمْ تَسْطِعْ	لَمْ تَكُ	اَلَمْ تَرَ	لَمُلَّ	لَمُوقُ
لَمْ يَلِدْ	لَمْ تَسْتَطِعْ	لَمْ تَكُنْ	اَلَمْ تَرَاىْ	لَمْ اَ لَانْ	لَمْ اُءْ وِقْ

لَمِيَّ	لَمَا	لَمَالُ	لَمْ ءَ	لَمَطَ	لَتَرَوُنَّ	فَاِمَّاتَرَيِنَّ
لَمْ اِمَامِيَّ	لَمْ اَوْلِی	لَمْ اَلُوْ	لَمْ اَوْئِی	لَمْ اَطَائِی	تَرَايُوْنَ	تَرَايِيْنَ

لَنَسْفَعًا	قَالِ	اَرِنَا	لِ	رَنَا
لَنَسْفَعَنْ	تُقَالِی	اَرْأْ يِنَاَ	تَلِی	اِرْاَىُ

اَرْجِهْ	غَيْرِ	اِنَنَا	تَنُمَتَا	سَرُوْنِی	فَرُهَبُوْنِ
اَرْجِی هِ	تُغَيِّرُیْ	اِنَّنْوِی	اِتَانُمَتَا	اِسَارُوْنِی	فَرُهَبُوْنِی

كَمِيْرُیْ	كُدِنُ	اِيْنِنِیْ	فِيُ	دَارُوْهَا	قَالِيْنَ	اسَمَان
لَمُئِرِی	اُكُوْدُنِ	اِنِّیْ نِیْ	اِوْفِیُ	دَارِيُوْنَ	قَالِيِيْنَ	اَفْعَلاَنِ

یہ ستر صیغے ہیں جو یہاں درج کئے گئے یقین ہے کہ جس طالب کو یہ کتاب پوری یاد ہوگی ان صیغوں کے بتانے اور تعلیل کرنے میں اسے چنداں کوئی دقت نہ ہوگی۔ **هذا اخر ما اردنا تحريره ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا محمد واٰله وصحبه اجمعين يا ارحم الراٰحمينَ.**